

تیرے نام کی دھڑکن

2nd Part of Heart Beat

از کومل احمد

fb.com/ Komal Ahmed Novels -The Writer

اسلام علیکم!

ہمیں اپنے Blog Kitabdost

<http://kitabdostpk.blogspot.be>

اور readingpoint

<http://readingpointpk.blogspot.be>

کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز

لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ

ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)

اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں

maisrasultan@gmail.com

فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعے رابطہ کریں

ناول ”تیرے نام کی دھڑکن“ از کومل احمد

”یہ ناول اٹل اور انس کے نکاح کے کچھ مہینوں بعد شروع ہوا ہے“ اس کا اینڈ وہی ہے جو آپ پارٹ ون ”ہارٹ بیٹ“ میں پڑھ چکے ہیں۔

”مرے ساحر! بتا مجھ کو کہ میں اب تجھ پر کیا لکھوں۔۔۔
کہ میں وہ ہوں جس کو تو نے تنہائی کے جنگل سے نکالا۔
دریا، عشق میں فقط تو ہی حوالہ ہے۔ مرے ساحر! یقین مان کے میں نے زندگی
تیرے تصور میں گزاری ہے۔
تمہاری یاد مجھ کو جان سے بڑھ کر پیاری ہے۔۔۔
مرے ساحر! بتا مجھ کو کہ اب میں کیا لکھوں۔
مرے تن من میری سوچوں میں کچھ نہیں اب میرا۔
کہ اب ”میں“ نہیں مجھ میں محبت کا اجارہ ہے۔
مرے ساحر! حقیقت میں مرا سب کچھ تمہارا ہے۔ تمہارا ہے تمہارا
ہے۔۔۔۔۔!!!!“

حادث نے سفید رنگ کے کپڑے پہنے تھے۔ اور پھل کھا رہا تھا۔ ہانیہ نے دور سے اسے دیکھا اور اپنی گود میں اٹھایا بچہ گھاس پر رکھ دیا۔۔۔ اور خود پاس لگے درخت سے پھل اتارنے لگ گئی۔ مگر اس کے ہاتھ میں پھل نہیں آ رہا تھا۔۔۔
حادث نے اسے اپنے پھل دیئے اور بچہ اٹھا لیا۔۔۔ وہ بچے کو پیار کرتا لٹے دم چلتا جھیل میں گر گیا۔۔۔ پاس ”قرآن“ پڑھتے ہارون نے بس ایک نظر دیکھا۔
پھر اپنی عبادت میں مشغول ہو گیا۔۔۔ ہانیہ سب چھوڑ کر بلکنے لگی۔۔۔ میرا بے بی۔۔۔
حادث واپس کرو۔۔۔

”باہر مینا پورے زور سے برس رہا تھا۔ تین دن سے ہوتی بارش اب کسی آنے والے طوفان کی جھلک معلوم ہوتی تھی۔ لوگ اپنے گھروں میں بند ہو کر رہ گئے تھے۔ بجلی کی گرج سے ہانیہ خوف سے چیخ پڑی یا اس سے برا وہ خواب تھا۔ اپنا تنفس بحال کرتے اس نے ٹیبل لیمپ جلایا۔ شائد ہانیہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ دبا لی تھی اس لئے ہارون کی گہری نیند میں کوئی خلل نہیں پڑا۔ یا اس نے چیخ خواب میں ہی تھی۔ گہری سانس لے کر ہانیہ نے ہاتھ بڑھا کر پانی پیا۔ ایک بار پھر وہی ڈراونا خواب اس کے ذہن میں گھوم گیا۔ ہارون اتنی گہری نیند میں تھا، کہ ہانیہ کا دل ہی نہیں کیا اسکو جگائے۔ ہانیہ نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اس میں تخلیق کے عمل گزرتی زندگی کو محسوس کیا۔ ٹھنڈ سے جسم اکڑنے لگا مگر، اسے احساس ہو رہا تھا۔ کہ اس کی جسم میں پل رہی اس زندگی میں محسوس کرنا سب سے خوبصورت عمل ہے۔ پھر خواب یاد کرتے قطرہ قطرہ اسکے آنسو بہنے لگے۔ ہارون نے جب کروٹ بدلی تو اپنے بازوؤں میں ہانیہ کو محسوس نہ کر کے آنکھیں کھول لی۔ لیمپ کی چبھتی روشنی کی وجہ سے آنکھیں ملتا وہ اٹھ بیٹھا۔ طبعیت ٹھیک ہے ہانی۔؟ ہارون نے نرمی سے اسے مخاطب کیا۔ ہارون کی آواز سے اس نے پٹ سے آنکھیں کھولی اور اپنے آنسو صاف کرتی اثبات میں سر ہلانے لگی۔ پھر اس طرح کیوں بیٹھی ہو اور رو کیوں رہی ہو۔ ہارون کو یقین نہ آیا۔ وہ بے چین ہوا۔ میں نے بہت برا خواب دیکھا ہارون آنسوؤں میں بھیگی آواز میں اس نے کہا۔ ہارون اسکا نے اسے اپنے باہوں میں لیا۔ برے خواب کچھ نہیں ہوتے ہانی۔ یہ صرف پورا دن ہم جو سوچتے ہیں کرتے انکی وجہ سے کچھ خواب میں بن کر آ جاتا ہے۔ مگر انکی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اگر کوئی برا خواب دیکھیں اور سکون نہ ملے تو، دو نفل مغفرت کے پڑھ لینے چاہئے اس سے سکون ملتا ہے۔“ میں پڑھ لوں؟ ہانیہ نے سر اٹھا کر پوچھا۔ ”نہیں ابھی تم سو جاو صبح پڑھ لینا، ہارون نے اس پر کمرل درست کیا اور ہلکا ہلکا اسکی کمر سہلانے لگا۔ جب تک وہ سوئی نہیں تک وہ جاگ کر رہا ہارون ہمیشہ اسے سلا کر سوتا تھا۔ میری پرس سو گئی۔ ہارون نے آہستہ سی آواز میں پوچھا۔ تو ہانیہ کے وجود میں جب کوئی جنبش نہیں ہوئی تو اس نے خود بھی آنکھیں بند کر لی۔۔

برہان نہا کر نکلا تو بلیک جینز کے ساتھ ریڈ شرٹ پہن کر بال بنانے لگا۔ جب اسکا فون بجا۔ چڑیل کالنگ دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ کچھ دیر پہلے والی بے زاری غائب تھی۔ آہمم، وہ مصروف سے انداز میں بولا۔ تیار ہو گئے؟ آفس کے لئے یا ابھی بھی مردوں کی طرح بستر میں پڑے ہو؟ بنا سلام دعا کہ مکمل نے روعب جما کر پوچھا۔ ”ہو رہا ہوں یار۔“ تمہارے ابا کا ولیمہ ہے جو تیاری ختم نہیں ہو رہی؟ بسمل نے جس قدر جل کر کہا، برہان نے فون کو گھورا۔ کیا بکواس کر رہی ہو؟۔ برہان کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ ڈیڈ تیسری شادی کر رہے ہیں۔ ”اور ہمیں انوسٹ نہیں کیا؟۔“ برہان کی غیر سنجیدہ آواز فون پر گونجی۔ باری میں سر پھاڑ دوں گی تمہارا بندر۔۔۔ یہ انکی کونسی عمر ہے شادی کی دادا بننے والے ہیں وہ، اور تم ان پر کچھ اچھا رہے ہو۔ تم جیسی اولاد سے انسان بے اولاد اچھا ہے۔ کیا بات کر رہی ہو برہان کے صدے سے نائی باندھتے ہاتھ رک گئے۔ میں نے تو تمہیں کبھی ہاتھ نہیں لگایا۔ صرف فون پر بات کرنے سے ڈیڈ دادا بننے والے ہو گئے۔ ”باری باری“ وہ دھماڑی، ”عقل کرو۔“ میں ہانیہ بھابی کی بات کر رہی ہوں۔ دفع ہو جاو اب بات نہیں کروں گی۔ ہمیشہ گندی باتیں شروع کر دیتے ہو۔ بسمل نے فون بند کر دیا۔ میں نے کون سی گندی بات کی؟ برہان نا سمجھی سے اپنی شکل آئینے میں دیکھ کر بولا۔ چڑیل برہان منہ میں بڑبڑا کر سر جھٹک کر H2O کا پرفیوم لگانے لگ گیا۔

”سر مجھے آج چھٹی چاہئے“ ہانیہ نے ہارون کو گھڑی پہناتے شرارت سے کہا۔ کیوں؟ ہارون نے باس والے روعب سے ایک آبرو اچکا کر پوچھا۔ میرا دل نہیں کر رہا آپ جاکیں۔ ہانیہ نے منہ بسور کر کہا۔ پھر میرا دل نہیں لگے لگانا، پرنس۔ ہارون نے آئینے میں اسے دیکھ کر شرارت سے کہا۔ میں نہیں آ رہی بس، وہ ضدی لہجے میں بولی۔ ٹھیک ہے۔ ہارون کا موڈ یک دم سنجیدہ ہو گیا۔ ہانیہ کا نائی باندھتا ہاتھ روک کر خود باندھنے لگا۔ مطلب وہ خفا ہو گیا تھا۔ ہانیہ نے پرفیوم اٹھایا تو ہارون اسے اگنور کر کے دوسرا اٹھا لیا۔ ہانیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ہارون میری طبعیت ٹھیک نہیں ہے اور آپ ناراض ہو کر جا رہے ہیں۔ آپ نے ایک بار بھی صبح سے نہیں پوچھا میں نے کیا خواب دیکھا تھا۔ آپکو میری پروا ہی نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے آپ نے کسی مجبوری سے مجھ سے شادی کی ہے۔ ہانیہ روتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔ ہارون ششدر سا کھڑا رہ گیا۔ اتنی بدگمانی ہانیہ میں مزاق کر رہا تھا وہ بولتا ہوا باہر آیا مگر اسے وہ کہیں نظر نہ آئی۔

اس سے پہلے ہارون اسے مناتا وہ کمرے سے چلی گئی۔ نیچے سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے۔ وہ اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کو کھنکھارہ۔۔۔ آہم آہم ہانیہ اسکی طرف دیکھے بنا پانی اسکے سامنے رکھ دیا۔ بھابی میری کافی برہان نے بیٹھتے کہا۔ ہانیہ خاموشی سے کچن میں چلی گئی۔ واپس آئی تو دو گ ٹرے میں تھے۔ ایک برہان کو دے کر دوسرا خود لے کر بیٹھ گئی۔ ”ایم سوری پرنس! ہارون نے زرا جھک کر کہا۔ ہانیہ بنا متوجہ ہوئے کافی ختم کر کے اٹھی۔ اور اپنا موبائل اور کلچ پکڑ کر ہارون کا انتظار کرنے لگی۔“ تم رہنے دو“ ہارون نے اسکے سنجیدہ تاثرات دیکھتے کہا۔ ہانیہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور سر جھٹک کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ ہارون نے بیک ویو مرر سے اسے دیکھا جو ناخن سے انگلی سے سکھاتا رہی تھی۔ ہانیہ آگئے آ جاو ہارون نے نرمی سے کہا۔ ”لٹس گو برو“ برہان گرنے کے سے انداز میں آگے بیٹھ کر دروازہ لوک کر کے اسے دیکھنے لگا۔ ہارون نے گہری سانس لی کار ڈرائیو کرنی شروع کی۔

4 Tery Naam Ki Dharkan

آج بارش کو چار دن ہو گئے۔۔ دن میں بھی رات کا ساء تھا۔ ہوٹل روم کے گرم کمرے میں بیٹھا وہ شخص سگریٹ سلگاتے گہری سوچ میں ڈوبا تھا۔ پاس ہی لیپ ٹوپ پر ہارون عباس کی پرفائل کھول کر اسکی بایو گرافی کا جائزہ لے رہا تھا۔ وہ شخص پچھلے پانچ مہینے سے اس پر سرچ کر رہا تھا۔ مگر ہارون کو برباد کرنے کا موقع اب مل رہا تھا۔ وہ اسے وہی تکلیف دینا چاہتا تھا جو اسکی وجہ سے اسکو اور اس کے خاندان کو ہوئی۔ اس آدمی کا فون بجا میج بوکس کھول کر دیکھا جس پر میج جگمگا رہا تھا۔

“Sir the work is done!

“its time to start plan .

” اس آدمی کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔“

دھند میں لپٹی بارش کو گھورتے آسمان کو دیکھ کر اس آدمی نے ہارون کو پکارا۔۔۔ ”ہارون عباس“ تمہاری زندگی میں تب تک خوشیاں ہیں۔ جب تک یہ بارش ہو رہی ہے اس کے بعد تمہاری عزت۔۔۔ ہماری اترن ہے۔ یہ وعدہ ہے۔۔ تم سے شہباز خان کا“ اس آدمی نے نفرت سے بارش کو دیکھا اور پردے برابر کر دیئے۔۔۔۔

مما کڑی کے ساتھ چاول اور پکوڑے بھی بنانے ہیں۔۔؟؟ پرسوں سے دو دفعہ بن گئے ہیں۔۔ اٹل نے کڑی کے نیچے آگ بند کرتے پوچھا۔۔۔ مسز عباس مسکرائی۔ نہیں بچے آج کچھ نیا بناتے ہیں۔ اچھا جیسے؟۔۔۔۔، مسز عباس کی آنکھیں چمکی کیوں نابگین اور مرچ کے پکوڑے بنائیں۔ ”ہیں وہ بھی بنتے ہیں؟ وہ حیران ہوئی پنجاب میں بنتے ہیں۔ مسز عباس مسکرائی اور انس تو بہت پسند ہیں۔ آخر میں وہ شرارتی مسکراہٹ سے بولی۔ اٹل کے ہاتھ سے کانپنے کی وجہ سے چیخ گر گیا۔ وہ بلش ہوئے چہرے کے ساتھ اسے اٹھانے لگی۔ یہاں دیکھو مسز عباس نے اسکا رخ اپنی طرف کیا۔ ”ماشاء اللہ“ میرے انس کی قسمت سب سے پیاری ہے۔ اتنی پیاری اور کیوٹ وائف کسی کی بھی نہیں۔ اٹل کی نظر جھک گئی اور انار جیسے گال اور سرخ ہونے لگے۔۔ مسز عباس نے اسکی پیشانی چومی میری پیاری بیٹی۔۔۔ میری انس کی دلہن۔ اس بات پر وہ شرما کر منہ پر ہاتھ رکھے بھاگ گئی۔ مسز عباس خوشدلی سے مسکرائی۔ ”جھلی“

5 Tery Naam Ki Dharkan

میرا خیال ہے ہمیں ہمدانی گروپ کی آفر پر ہی دھیان دینا چاہیے جبکہ شہباز خانم کو ہم جانتے ہی نہیں یہ بالکل نیا نام ہے بزنس کی دنیا میں۔ ہارون نے اپنی بات مکمل کر کے تائید کے لئے برہان اور ہانیہ کی طرف دیکھا۔ برہان نے کندھے اچکائے۔۔ ہانیہ کا موڈ اوف تھا اس لئے غصے سے بولی آپکو کیا لگتا ہے سر جو لوگ نئے آتے ہیں انکو عقل نہیں ہوتی ظاہر ہے یہ آدمی چلتی کمپنی کو خرید کر آیا ہے اور سب سے پہلے ہمیں جوائن کر رہا ہے اس کمپنی کا پرانا مالک ہمیں جانتا ہے اسی نے شوگیٹ کیا ہوگا۔ ہمیں اسے ایک موقع دینا چاہئے اس وعدے کے ساتھ کے نفع میں حصہ ہوگا مگر نقصان اسکا کیا فل حال ہم اس میں حصے دار نہیں۔ ہارون نے سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھا۔ میٹنگ روم میں سب کی نظر ہارون کی طرف تھی۔ برہان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ آپ صبح صبح لڑائی ہوئی ہے کیا لو برڈز کی۔ ہانیہ نے نہایت خفگی سے اسکی طرف دیکھا۔ سوری وہ شرمندگی سے چہرہ جھکا گیا۔۔ ہارون نے گہری سانس لی۔ اس کنڈیشن پر اول تو کوئی بھی مانے گا نہیں۔ دوسرا نفع کم ہوا تب بھی ہمارا نقصان ہوگا۔ تیسرا مجھے لگتا ہے شہباز خانم کو پہلے کچھ اور کمپنیوں میں جوائنگ دینی بہتر ہے۔ میری کمپنی ٹرائل کے لئے نہیں ہے اسے میں نے بہت محنت سے بنایا ہے۔ میں یوں ہی کسی بھی خان کے شوق نشتر پورے کرنے کے لئے ڈیل نہیں کر سکتا پتا نہیں کون ہے کہاں سے آیا ہے۔۔ اور۔۔۔۔۔ یعنی ہماری بات کی کوئی رائے نہیں ہانیہ نے اسکی بات کاٹ کر کہا۔ ہم پھر یہاں کیا کر رہے ہیں جب سب فیصلے سر آپ نے ہی لینے ہیں۔ لحظہ بھر کو ہارون چپ ہو گیا۔ آپ یہ آفس ہے آپ بھائی کی انسلٹ سب کے سامنے نہیں کر سکتی۔ برہان نے تنبیہ کی۔۔ ٹھیک ہے تو یہ ڈیل آپ ہینڈ اوور کریں گی۔۔ اور برہان اور شمسہ کی آپ ہیلپ۔۔ آہم مطلب آپکو اسسٹ کریں گے۔

The meeting is over!

ہارون سنجیدگی سے کہہ کر سب سے پہلے باہر چلا گیا۔ ہانیہ کو افسوس ہوا مجھے سب کے سامنے روڈ نہیں ہونا چاہیے تھا۔

6 Tery Naam Ki Dharkan

آج گھر میں بیگن اور مرچ کے پکوڑے بنے ہیں۔ ائل کی بات پر انس کے منہ میں پانی آگیا۔ تو مجھے کیوں بتا رہی ہو؟ ائل کی ہنسی نکل گئی۔ ویسے ہی بتا رہی ہوں اصل میں ماما کے ہاتھ میں جادو ہے میں نے پوری دو پلیٹ کھائی۔ پہلے ہی ”موٹی“ ہو اور ہونا ہے انس نے خفگی سے کہا۔ ہاں تو نا کرتے اس ”موٹی“ سے نکاح کس نے کہا تھا آئیں۔ ائل کی شہد رنگ آنکھوں میں پانی بھر گیا۔ دونوں طرف چند منٹ کی خاموشی چھا گئی۔۔۔ ائل۔۔۔ ”جی“ وہ ہلکا سا بولی۔ میری مجبوری تھی آنا میں نا آتا تو میری فیملی کی بہت انسلٹ ہوتی انس نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔ دراصل یہ پکوڑوں کا بدلہ تھا۔ ائل بھک سے اڑ گئی۔ تو جو جاتے وقت اپنے مجھے پیار کیا تھا وہ؟۔۔۔ وہ کیا تھا؟ ”ائل“ روتے ہوئے پوچھنے لگی۔ وہ دراصل انس اٹکا۔ وہ میں تمہیں خوش کرنے کے لئے ٹائم پاس کر رہا تھا اب تم صبح صبح میرے روم میں رومینس ہی کرنے آئی تھی۔ ورنہ تمہیں کیا کام۔۔۔ انس کی شرارت بڑھ رہی تھی۔ ٹھیک ہے آپ واپس مت آئیں وہاں کسی گوری سے شادی کر لیں۔ ائل خفا ہوئی۔ ہاں کرلوں گا ویسے بھی جینی اچھی لڑکی ہے۔ جینی کون؟ ائل نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔ میری گرل فرینڈ ہم یہاں ایک ہی گھر میں رہتے ہیں اور گھر میں صرف ایک ہی روم ہے۔ ائل کو اسکی شرارت کی سمجھ نہیں آئی اسے ازدواجی تعلق کے بارے میں کچھ نہیں معلوم تھا ائل کے لئے شادی کا مطلب صرف پیار کی باتیں اور شرائطیں تھا اس لئے وہ معصومیت سے بولی تو آپ کیسے رہتے ہیں کیا وہاں کوئی اور جگہ نہیں ہے سونے کی صوفہ میٹرس یا کچھ اور انس نے فون کو گھورا جسے فون سے ائل کو نظر آئے گا۔ پاگل ہو میں تمہیں کہہ رہا ہوں میں اکیلا ”جینی“ کے ساتھ رہتا ہوں۔ ہاں تو پھر کیا ہوا؟ ائل نے نا سمجھی سے پوچھا۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے انس نے ڈرایا۔ کیا ہو سکتا ہے ائل نے پوچھا۔ وہی جو نہیں ہونا چاہیئے۔ کیا نہیں ہونا چاہیئے۔ بے وقوف انس نے دانت پیسے۔۔۔ کتنے سال کی ہو تم ”سولہ“ اور سترہ کی ہونے والی ہوں۔

ائل نے فوراً جواب دیا۔ حرکتیں دس سال کے بچے جتنی ہیں۔ بلکہ یہاں پر وہ بھی تم سے زیادہ سمجھدار ہیں۔۔۔ ائل سے ساری بات انکسور کر کے پوچھا آپ کتنے سال کے ہیں۔ انس بے بسی سے ہنس دیا۔ اکیس،، آپ مجھ سے پانچ سال بڑے ہیں اور تین کلاسز آگئے۔۔۔ ائل کی بات پر اسکا قہقہہ نکل آیا سچ میں پاگل ہو۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میں تمہیں یہاں ہزاروں لاکھوں میل دور بیٹھ کر

7 Tery Naam Ki Dharkan

یہ ڈسکس کرنے کے لئے فون کرتا ہوں؟ اور رہی بات تمہارے جواب کی تو ائل بے بی۔ لڑکے دیر سے چلتے بولتے ہیں اس لئے وہ لیٹ سکول جاتے ہیں۔ اور باری بھائی مجھ سے بھی بڑے ہیں مگر پیچھے ہیں۔ ائل اسکی بات سے چپ ہو گئی۔ کیا ہوا چپ کیوں ہو گئی۔ کیا بات کروں؟ اسکی معصومیت پر انس نے دانت کچکچائے۔ لڑکیوں کو بات کرنے کے لئے پوچھنا نہیں پڑھتا۔ اور تم حال پوچھ کر کھانے کی بات کر کے چپ ہو، جاتی ہو سیریلی ائل تم بہت بورنگ ہو۔ ائل نے خفگی سے اللہ حافظ بول دیا۔ یعنی اب اور کیا بات کرے وہ؟؟ حد ہے۔

سارا دن ہانیہ نے شرمندگی سے ہارون سے نظر نہیں ملائی۔ مگر وہ اسکی بیوی ہی نہیں اسکے ہونے والے بچے کی ماں بھی تھی۔ اس کے بدلتے سمٹمز ہارون کو معلوم تھے۔ اس لئے وہ اسے کچھ بھی سمجھانے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ کام کرتے گا ہے باگا ہے وہ کیمرے سے منسلک ٹیبلٹ سکرین کی طرف دیکھتا جو اسے ٹیب فریم میں کھڑا کیا تھا۔ ہانیہ کبھی کام کرتی کبھی فارغ بیٹھ جاتی پھر اپنا پرس کھنکالنے لگی۔ اس میں سے چاکلیٹ نکال کر کھاتے کام کرنے لگی۔ ہارون کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ یہ اسکی پانچویں چاکلیٹ تھی۔ چاکلیٹ کی تاثیر گرم ہوتی ہے یہ زیادہ کھانے سے نقصان دیتی ہے۔ ہارون نے میج ٹائپ کیا۔ پھر سر جھٹ کر ریمو کر دیا۔ وہ جانتا تھا غصے میں وہ الٹا کرے گی۔ اس لئے پی ون کو گرم شہد والے دودھ کے ساتھ ایلنڈ کیک کا کہہ دیا۔ اور ساتھ ہدایت دی کے ہانیہ کو دے آئے۔ وہ جانتا تھا اسکو میٹھا پسند نہیں ہے۔ مگر کچھ دن سے وہ میٹھا بار بار کھا رہی تھی۔ ہانیہ نے جب بنا چوں چراں کے معمولی تفتیش کے بعد پی ون سے دودھ اور کیک لے لیا تو ہارون بھی کام کرنے لگ گیا۔

بسل کالج گراؤنڈ میں بیٹھی چپس کے ساتھ کیچپ لگا لگا کر کھا رہی تھی۔ ساتھ ساتھ ہسٹری کی کتاب پر نظر تھی۔ ائل کے ساتھ بیٹھی مریم نے پوچھا بسل تمہاری شادی کب ہے۔ جب میرے منگیتر کو عقل آئے گی۔ "یعنی تمہاری شادی نہیں ہو گی؟۔ مریم کی بات پر اسکا چلتا منہ رک

8 Tery Naam Ki Dharkan

گیا۔ اس نے مریم کی طرف دیکھا۔ پھر کھکھلا کر ہنس دی۔ یہ بات میں نے کیوں نہیں سوچی۔۔۔
بسمل کی ہنسی پر سب لڑکیاں ہنس دی۔ پاس بیٹھا لڑکوں کا گروپ تھا جس میں سے ایک لڑکا اٹھ کر آیا۔ ہیلو گرلز۔ وہ اپنی خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ بسمل نے اسے گھورا کیا بات ہے بھائی۔
وہ دانت پیس کر بولی۔ ونا فرنڈ شپ ود می۔ اس نے بسمل کے آگے ہاتھ کیا۔ بسمل ٹشو سے ناک صاف کی۔ پھر اسکی طرف دیکھ کر اپنے دائیں ہاتھ کی تیسری انگلی کی طرف اشارہ کر کے بولی دیکھو منگنی شدہ ہوں میں۔ اور کسی ایسے ویسے بندے کی منگتر نہیں۔ باکسر چیمپئن برہان عباس کی منگیتز ہوں چلو نکلو اب۔۔۔ برہان کا نام سن کر اس لڑکے کا رنگ اڑ گیا۔ وہ لڑکا باکسر میں برہان سے مار کھا کر ہار چکا تھا اور تین مہینے ہسپتال میں تھا وہ تو معمولی کھیل تھا۔ اگر وہ بسمل کو چھڑتا تو برہان اسکا قیمہ کر کے کتوں کو ضرور کھلاتا۔ وہ پلٹنے لگا جب بسمل نے روکا۔ وہ سوالیہ نظر سے اسے دیکھنے لگا۔ یہ ٹشو ڈسٹ بین میں پھنک دینا۔ بسمل نے اسے وہی ٹیشو دیا تھا جس سے ابھی اس نے ناک صاف کی تھی۔ بسمل سنجیدگی سے کہہ کر واپس بیٹھ گئی۔ وہ لڑکا غصے سے سرخ انگارا ہوتا ٹیشو پھنک کر چلا گیا۔ تمہیں بد تمیزی مہنگی پڑے گی۔ "برہانس گرل۔۔۔" لڑکیوں کے ہنستے ٹولے کو دیکھتا وہ زہر خندہ سوچ کر چلا گیا۔۔۔

تمہیں کیا ضرورت تھی میرا نام بدنام کرنے کی برہان نے اسکی بات سن کر کہا۔ یعنی تمہیں باکسر بتانے سے تمہاری بے عزتی ہوتی ہے؟؟ گدھی میں یہ بات کہہ رہا ہوں کے لوگ کیا سوچ رہے ہوں گے میں نے تم سے منگنی کر لی؟ کیا عزت رہ گئی میری مسکراہٹ دباتے برہان نے تکیہ درست کیا۔ "باری" بسمل نے آہستہ سی آواز میں کہا۔ "ہاں باری کی جان۔ تم کل آنا کالج میں وہ مجھے روز گھورتا ہے۔۔۔ ہارون بھائی مجھے مار ڈالیں گے تمہارے کالج ٹائم میں آفس ٹائم ہوتا ہے۔ لُنج ٹائم میں آنا۔ میں لیٹ ہو جاؤں گا نا جانو برہان کا مسکا موڈ اون ہو گیا۔ ٹھیک ہے جب وہ مجھے کوئی نقصان پہنچائے گا تب خوش ہونا بسمل نے تڑخ کر فون بند کر دیا۔ کیا مطلب ہیلو وہ اٹھ بیٹھا دو بار چار۔۔۔ چھ بار۔۔۔ مگر نمبر بند تھا۔ برہان نے دانت پیسے اور تکیہ منہ پر رکھ لیا۔ بھلا تمہیں کون نقصان پہنچائے گا چڑیل۔۔۔

9 Tery Naam Ki Dharkan

ہانیہ نے دودھ کا گلاس ہارون کی سائڈ پر رکھا اور خود بال کھولتی آئینے کے سامنے برش کرنے لگی۔ ہارون کسی کلائنٹ سے فون پر بات کر رہا تھا۔ ساتھ ساتھ نظر خفا سی ہانیہ پر ڈالتا۔ ہانیہ خاموشی سے بستر کی دوسری طرف رخ کر کے لیٹ گئی۔ طویل کال کے بعد ہارون نے دودھ کا گلاس منہ کو لگایا۔ اور واش روم چلا گیا۔ واپس آتے کمرے کے لائٹ ڈم کر دی۔ تاکہ ہانیہ ڈرے مت۔ اپنی جگہ پر بیٹھ کر وہ زرا سہ جھکا۔ اسکے چہرے پر آئے بال ہٹائے۔ "سو گئی پر نس؟" ساتھ ہی اسکا گال چوما۔ وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔ ہارون سر کھجا کر لیٹ گیا۔ کیا یار ناراض ہی سو گئی۔ ٹائم ہی نہیں ملا منانے کا۔ وہ اسکی پشت کو دیکھ کر بولا اور اسکے بالوں کو انگلی میں لپٹ کر کھولنے لگا۔ مجھے نیند نہیں آئے گی پر نس تمہیں ہگ کئے بنا۔ "کافی دیر تک جب اسکی آنکھ نا لگی تو ہارون نے اسکا رخ اپنی طرف کر کے اسے خود میں بھنچ لیا۔ وہ نیند میں کسمائی سرخ گلابی ڈوروں والی آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی۔ نیند نہیں آ رہی یار عادت ہو گئی ہے تمہاری ہارون اسکے چہرے پر پیار کرتے کہا۔ ہانیہ چھڑوا کر اسکے سینے میں منہ چھپا کر سونے لگی۔ "اٹس بیئر۔۔ وہ مسکرا کر بولا اور اسکے بالوں پر ہونٹ رکھ کر آنکھیں بند کر لی۔

-The Writer

سر دو ہفتے ہو گئے بارش نہیں رک رہی کیا کرنا چاہئے؟ لگتا ہے اللہ ہارون پر بہت مہربان ہے۔۔ آخر ایسا کیا ہے اس ہارون عباس میں شہباز خانم نے غصے سے لب بھنچے۔۔۔ سر ایک بات کہوں عبداللہ بچکچایا۔ کہو شہباز نے اجازت دی میں نے ہارون عباس پر بہت سرچ کی ہے اس آدمی کا کوئی سکیئنڈل نہیں۔ میں دو مہینے سے اس کے آفس جاب کر رہا ہوں اس نے کبھی بلا وجہ اونچی آواز میں بات نہیں کی۔ وہ شخص دو کروڑ کی ڈیل چھوڑ کر نماز پڑھنے چلا جاتا ہے۔ مجھے لگتا ہے۔ وہ اللہ کے پسندیدہ بندوں میں سے ہے۔ اس لئے بارش نہیں رک رہی یاد ہے۔ جب اسکو گولی مارنے کا سوچا تو پٹل ہینگ ہو گئی۔ اسکا اکیڈنٹ کروانے کا سوچا اس دن وہ دوسرے رستے سے گھر چلا گیا۔ اسے مارنے کے لئے گنڈا بھیجا تو بانک کی بریکس فیل ہو گئی۔ آپ کو کیا لگتا ہے سر ہمیں اسے نقصان پہنچانا چاہیے۔۔۔ عبداللہ کی بات پر شہباز خانم نے قہقہہ لگایا۔ تم سمجھ رہے ہو

”یہ سب اللہ کر رہا ہے“ نہیں!!! عبداللہ یہ سب اللہ نہیں کر رہا بلکہ ہمارا اس دفعہ کا پلین سب سے ہٹ تھا۔ ہارون کو زندہ رکھ کر اسے کسک دینا۔ تاکہ وہ تڑپ تڑپ کر مرے۔۔۔ شہباز خانم نے ایک سپ شراب کا لیا اور فون بند کر دیا۔ تمہارا اللہ اور تمہارا کوئی سجدہ تمہاری عزت اور محبت کو نہیں بچا سکتا۔۔۔ شہباز خانم نے گلاس اتنی زور سے پکڑا کہ وہ ہاتھ میں ہی ٹوٹ گیا۔ آنکھیں سرخ انگارہ بنی تھیں۔ کون کہتا ہے ہارون عباس گناہ سے دور رہتا ہے۔ ہارون نے ہمارے گھر کی عزت کو ہاتھ لگا کر میلا کیا ہے۔ اسے یہ حساب دینا ہوگا۔ شہد رنگ آنکھوں میں بلا کی نفرت بھرے وہ کمرے میں موجود چار تصویروں کو دیکھ رہا تھا۔ جو دو عورتوں کی اور دو مردوں کی تھیں۔ ختم کردوں گا میں اس ہسی کو چھین لوں گا۔ اپنے خون آلودہ ہاتھ سے شہباز نے دو ہتھڑ تصویر پر مارا۔۔۔۔۔

fb.com/

خبردار آج کے بعد مجھ سے ناراض ہو کر سوئی۔ ہارون نے بال کو مٹب کرتی ہانیہ کو پیچھے سے ہیگ کرتے کہا۔ ہانیہ نے آئینے میں اسے دیکھا وہ بہت محبت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ہارون کی آنکھوں میں چمک بڑھتی جا رہی تھی۔ ہارون نے زرا سے بال ہٹا کر اپنے لب اسکی گردن پر رکھے ہانیہ نے شرم سے آنکھیں بند کر لی۔ جب ایک منٹ کے بعد بھی وہ سیدھا نہیں ہوا۔ تو ہانیہ نے لرزتی آواز میں کہا۔ ہارون ہمیں آفس جانا ہے۔ ہارون مسکرا کر اسے دیکھا اور اسکو اپنی طرف کر کے سینے سے لگایا۔ اور لب اسکی پیشانی پر رکھے۔ آئندہ ناراض ہوئی تو بہت ماروں گا۔ ہارون اسے سینے سے لگائے مصنوعی غصے سے کہا۔ میرا بیٹا آجائے میں اسے آپکی شکایت کروں گی۔ ہانیہ نے اپنے ہاتھ ہارون کے گرد باندھتے شرما کر کہا۔ نہیں میری بیٹی ہوگی۔ ہارون نے ضدی لہجے میں کہا۔ ہانیہ پہلے تو ہنس دی پھر بولی نیکسٹ ٹائم بیٹی کی دعا کیجئے گا۔ اس دفعہ بیٹا ہی ہے میں دس دفعہ ڈاکٹر سے کنفرم کروا چکی ہوں۔ آخر میں وہ پھر کھکھلائی۔ ویری بیڈ ہارون نے منہ پھلا کر کہا۔ اور اسے الگ کرتا تیار ہونے لگ گیا۔ منہ کیوں سو جا ہے وہ چونک کر پوچھنے لگی۔ ہارون نے ایک نظر اسے دیکھا پھر تیار ہونے لگ گیا۔ ہارون وہ اسکا ٹائی والا ہاتھ روک کر چیخ کر بولی۔ آپ خفا

11 Tery Naam Ki Dharkan

کیوں ہو گئے؟۔ ”یار اٹس ناٹ فیر“۔۔۔ وہ جھنجھلایا میں سیکنڈ ایئر میں تھا۔ تب سے ہر نماز میں دعا کرتا آیا ہوں کے اگر میری اولاد ہوئی تو سب سے پہلے بیٹی ہو گی۔۔۔ تم نے سب چوپٹ کر دیا۔۔۔ تو یہ بیٹا بھی آپکا ہے۔ ہانیہ نے گھورتے کہا۔ مگر مجھے پہلے بیٹی چاہئے تھی۔ ”کیوں؟ بعد میں بھی تو ہو سکتی ہے۔ وہ حیران سی پوچھنے لگی۔ ہانی وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر محبت سے بولا۔۔۔ جانتی ہو میں نے کبھی پڑھا تھا۔ ”خوش نصیب ہیں“ وہ ”ماں باپ“ جن کے ہاں اولاد میں پہلے ”بیٹی“ ہوتی ہے۔۔۔ اور میں چاہتا تھا اللہ کی تخلیق میں سے سب سے خوبصورت تخلیق مجھے پہلے ملے۔ بعد میں بیٹا یا بیٹی ہوتی مجھے اس بات سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔ ہانیہ نے اسے ٹائی باندھتے بہت پیار سے دیکھا جسکا منہ ابھی بھی پھولا تھا۔۔۔ میرے اچھے شوہر ہانیہ نے ایڑھیاں اٹھا کر اسکے گال کو چوما۔۔۔ اللہ کی مرضی پر اعتراض نہیں کرتے۔۔۔ ”گڈ پوائنٹ، اب کے اسکے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔ ویسے میرے ساتھ رہ کر تم سمجھدار ہو گئی ہو۔ ہارون نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے۔۔۔ ہمیں لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔ باقی کارومینس رات کے لئے چھوڑ دیں۔۔۔ وہ جھلا کر باہر نکل گئی۔ وہ مسکراتا ہوا آخری بار آئینے میں اپنا جائزہ لیتا باہر نکل گیا۔۔۔

”سنو ڈیٹ پر چلو گئی؟“۔۔۔ کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے برہان نے بسمل کو میج کیا۔۔۔ کس کے ساتھ؟ جواب فوراً آیا۔ اپنے بینڈ سم منگیتر کے ساتھ میری چھپکلی۔

سوری ”باری بھائی“ مجھے کپڑے لانڈری کرنے ہیں۔ اس لئے میرے پاس فضول کاموں کے لئے وقت نہیں ہے۔ برہان نے بسمل کا میج پڑھ کر دانت پیسے۔۔۔ بھائی نہیں تمہارا چڑیل اب دیکھنا نیہا کے ساتھ جاؤں گا تم لانڈری کرتی رہ جاؤ گی۔۔۔ دھوبن ہنہ۔۔۔ برہان نے بدلہ لے کر موبائل رکھ دیا۔ اس کے بعد اسکا فون بجتا رہا۔۔۔ ہانیہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ باری بھائی آپکا فون کافی بار بج چکا ہے کیا آواز نہیں آرہی؟۔۔۔ ہارون نے بھی اسے بیک یو مرر سے دیکھا۔ رانگ نمبر ہے کہہ کر اس نے فون آف کر دیا۔۔۔ چڑیل،،، رہو گی میرے بنا پھر ہی میری اہمیت ہو گئی۔۔۔ ویسے آپ کو نہیں لگتا ہنی بھائی بارش کے دن ہمیں گھر رہنا چاہئے۔ آئی مین اتنا رومینٹک موسم ہے سردی کی بارش اور آپ اپنی بیوی کو کام پر لگا رہے ہیں۔ ہانیہ نے اسکی بات پر منہ ہاتھ رکھا۔

12 Tery Naam Ki Dharkan

”اچھا تو پھر تم آفس جاو جتنے دن بارش ہے“ ہم دونوں ہنی مون پر چلے جاتے ہیں۔ ہارون نے اس کے آئیڈیے کی عزت کرتے کہا۔ ”وٹ؟ وہ سٹیٹیا ہانیہ بلش ہو گئی۔ ہارون نے کنکلیھوں سے اس کے تاثرات دیکھے اور اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔۔ اسے کہتے ہیں آئیل مجھے مار۔۔۔ برہان بڑبڑایا۔۔۔ تم نے مجھے بیل کہا۔۔؟ ہارون نے اسے گھورا۔ نا۔ نہیں بھائی برہان کنفیوز ہو گیا۔۔۔ سوری بھائی۔۔۔ خود کو کہا ہے۔۔۔

کہہ کر اپنے سر پر ہاتھ پھرنے لگا۔۔۔

”آج بھی موسم آبرو الودہ تھا۔ مگر ہلکی بوندہ باندی تھی۔۔ ہانیہ نے آج گھر رہنے کی اجازت لی تھی۔۔ کیونکہ اسے ائل کے ساتھ شاپنگ پر جانا تھا۔ ہارون اسے اکیلے کہی جانے نہیں دیتا تھا اسکا خیال تھا میری بیوی چند سوٹ اور جوتوں کے لئے مالز میں تھکے مجھے یہ مجھے برداشت نہیں۔ اس لئے وہ خود شاپنگ کرتا یا اسے خود لے کر جاتا۔۔۔ دوپہر کو وقت وہ نکلی تھی، اب شام ہو گئی۔ مسز عباس پریشان تھی۔ ہارون آنے والا تھا۔۔۔ اسی وقت پورچ میں کار رکنے کی آواز پر یا اللہ خیر پڑھتی باہر آئی۔ ہارون نے اوپر اپنے کمرے کی بالکونی کی طرف دیکھا۔۔۔ جب وہ گھر رہتی تھی تو یہاں کھڑے ہو کر اسکا انتظار کرتی تھی۔۔۔ اگر نیچے ہوتی تو بھاگ کر اسکا بیگ پکڑتی۔ آج وہ نا باہر آئی تھی نا ہی اوپر نظر وہ پریشان سی مسز عباس کو دیکھتا کہ،،،،، ”سی ایل ایل بچ اٹھا۔۔۔“ باہر اسی وقت زور دار بجلی کڑکی، بادل اس طرح گرے جیسے قیامت آچکی ہو۔۔۔ ہارون نے فون اٹھایا اور سپیکر پر کرتا ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرنے لگا۔۔۔ انس کا نمبر وہ دیکھ چکا تھا۔ ”ہیلو ائل؟، وہ پریشان سا بولا۔ ”ائیل تو نہیں ہے،۔۔۔ میں ہوں ہارون کے دل کو بے چینی لگی تھی۔ وہ کہی نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔ صبح سے اسکی یاد آرہی تھی۔ وہ بات کرتا پورے گھر میں نظر لگا رہا تھا۔ بھائی ائل سے بات کروا دیں۔۔۔ انس نے بنا حال چال پوچھے کہا۔ کیا بات ہے وہ چونکا۔۔۔ بھائی میرا دل بیٹھا جا رہا ہے ائل سے بات کروا دیں پلیز۔۔۔ ہارون اس وقت تو وہاں صبح کے پانچ بجے ہیں۔۔۔ تم پوچھو انس سے یہ اتنی صبح کیسے اٹھ گیا۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔ ماما میں ٹھیک ہوں۔۔۔ مجھے بہت برا خواب آیا ہے ایسا لگتا ہے جیسے ائل کو مجھ سے کوئی چھین رہا ہے۔۔۔ میں سو رہا تھا تو مجھے لگا میرے

13 Tery Naam Ki Dharkan

سننے سے اس کے نام کی دھڑکن نکلی ہے۔۔۔ میرے کانوں میں اسکی چیخو پکار کی آواز گونجی ہے۔۔۔ ماما پلیز آپ بات کروا دیں۔۔۔ اہل کو آواز دینے پر جب وہ نہیں آئی تو مسز عباس نے ہونٹوں کو تھوک سے تر کیا۔۔۔ وہ ہانی کے ساتھ شاپنگ پر گئی ہے۔۔۔ اس بات پر دونوں بھائی ”اچھل“ پڑے۔ میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں کہہ کر فون رکھ دیا۔۔۔ اور فوراً باہر چلا گیا۔ بیٹا آنے والی ہوں گی۔۔۔ مسز عباس نے آواز لگائی۔۔۔ آپ نے کس کی پر میشن سے میری وائف کو اکیلے جانے دیا ماما۔ آپ جانتی ہیں اسکی حالت۔۔۔ اس بات پر مسز عباس کا رنگ اڑ گیا۔۔۔ ہارون کو لگا وہ کچھ زیادہ برا بول گیا ہے۔۔۔ آئندہ وہ جتنی بھی ضد کرے، آپ مجھے بتائیں گی۔۔۔ ٹھیک ہے ماما۔ وہ انکو تسلی دیتا باہر نکل گیا۔ سی ایل ایل پر ایک بار پھر انس کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔۔

برہان فوراً نکلوا جہاں بھی ہو ہانیہ کا فون بند آ رہا ہے۔ اسکی لاسٹ لوکیشن ٹریس کرو۔ صبح سے گھر سے نکلی ہے اہل کے ساتھ اب تک نہیں ملی، اس شہر کا ہر شاپنگ مال چھان چکا ہوں۔۔۔

”برہان نے اپنے دوستوں کو اللہ حافظ کہتا فوراً اٹھا اور ٹیلی فون ایکس چینج آفس چلا گیا۔۔۔

”میری بیوی نہیں مل رہی اور آپ کہتے ہیں چوبیس گھنٹوں سے پہلے رپورٹ نہیں لکھ سکتے۔۔۔ ہارون نے جیب سے چیک نکالا اس پر سائن کئے اور بنا رقم لکھے، آفیسر کے سامنے پھینک دیئے۔ اب رپورٹ لکھیے۔۔۔“

سر، آفسر فوراً کھڑا ہو گیا۔ اور اپنی موبائل جیب نکال کر پورے شہر کے کیمرے کی ویڈیوز نکالوانے کا حکم صادر کرنے لگا۔۔۔ ہر آنے جانے والی گاڑی روک کر چیک کرو اور پورے شہر میں ناقہ بندی کر دو۔۔۔ بار بار دونوں کا نمبر ملا رہا تھا۔ پھر گھر کا ملایا۔ ”آئی دونوں۔۔۔؟؟؟“ نہیں بیٹا مسز عباس رونے لگ گئی۔۔۔ ماما انس کو فون کر دیں۔ ہر خبر کے لئے تیار رہے۔۔۔ کیا کہ رہے ہو ہارون تم اتنے سفاک کب سے ہو گئے۔۔۔ اللہ میری بچیوں کی حفاظت کرے۔۔۔ ماما اگر وہ حفاظت سے ہوتی تو اب تک گھر آ جاتی۔۔۔ میرا دل کہتا ہے کچھ بہت برا ہو چکا ہے۔۔۔ ایسا لگتا ہے دل اندر سے خالی ہو گیا ہے۔۔۔ ”اللہ بڑا نگہبان ہے“ ہارون وہ ہماری عزتوں کا ”رکھوالا“ ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے کہیں چلی گئی ہوں اور موبائل کی بیٹری ختم ہو گئی ہو۔۔۔ تم نے شاپنگ مالز میں سپیکر پر بلایا کسی میں نہیں تھی۔۔۔ کیا پتا کسی دوست کی طرف چلی گئی ہو۔۔۔ ماما ہانیہ کی کوئی دوست نہیں تھی بسکل کے سوا۔۔۔ تم نے وہاں پتا کیا۔۔۔ نہیں ماما۔۔۔ تم وہاں فون کرو۔۔۔ اوکے۔۔۔ تیسری بیل پر بسکل نے فون اٹھا لیا۔۔۔ آپ کیسی ہیں آپ کیسے ہیں ہارون کے پوچھنے سے پہلے سلام لینے کے بعد بسکل نے جب یہ پوچھا تو ہارون کے آگے آسمان گھوم گیا۔۔۔ ہارون نے فون بند کیا اسی وقت برہان کا فون آ گیا۔۔۔

بھائی ان دونوں کی لاسٹ کو لیکشن سٹار شاپنگ مال ہے اور یہ دوپہر تین بجے کی ہے اب نو بج رہے ہیں۔ وہاں

14 Tery Naam Ki Dharkan

ایک ساتھ ان کے فون بند ہوئے ہیں۔ ٹھیک ہے تم رپورٹ لے آؤ۔ ہارون نے ضبط سے آنکھیں
موند لی۔ کہاں ہو تم پر نفس ایسا بھی کوئی کرتا ہے۔ کتنی بار کہا ہے میرے بنا کبھی مت جایا کرو۔
ہارون نے موبائل پر اسکی تصویر دیکھتے لب ان پر رکھے۔۔۔

موسم کی گرج چمک ختم ہو چکی تھی۔ ہر طرف لال رنگ کے بادل کالے آسمان کو خوفناک بنا رہے
تھے۔ پندرہ دن رہنے والی مسلسل بارش سے پانی سڑکوں پر اکٹھا ہو چکا تھا۔ شہباز خانم نے ہارون ہانیہ
اٹل اور انس کی تصویر پر لال مار کر سے کر اس کس نشان لگایا۔ اور ایک کیش سگریٹ کا لیا۔ سفید کلف
دار بے شکن سوٹ میں اپنے چاروں طرف ہارون بھاری شال ڈالے وہ مسکرا رہا تھا۔ ساتھ ہی کمرے
میں اس کے فون پر گونجتی لڑکیوں کی چیخوں پکار کی وڈیو کی آواز اس کے اعصاب پر بہت اچھا اثر ڈال
رہی تھی۔ بابا سائی کے نام سے جگمگ کرتا نمبر بجا تو وڈیو رک گئی۔ وہ سرشار سا مسکرایا۔ مبارک ہو
بابا سائی کام ہو گیا۔۔۔ شاباش میرے بیٹے تم نے آج میرا خون ہونے کا فرض نبھا دیا۔۔۔ اس بات پر
شہباز کا قبہ گونجا۔ لاش کہاں ہے ان دونوں کی۔۔۔ او ہوں بابا سائی دونوں کو نہیں مارا ایک کو مارا ہے

-The Writer

15 Tery Naam Ki Dharkan

کیا مطلب وہ غصے سے بولے۔۔۔ کون زندہ ہے؟ بابا سائی اسکی عزت کو اتنی بار لوٹا گیا ہے کہ یہ اسکے شوہر کی مردانگی پر بہت کاری ضرب ہو گئی۔۔۔ دوسری کو مار کر کوڑے میں پھینک دیا ہے دو دن تک کتے اسکا گوشت کھا جائیں گے۔۔۔ اور سب سے مزے کی بات پتا ہے کیا ہے وہ سالی ہانیہ بہت پھڑپھڑا رہی تھی۔۔۔ اور پیٹ سے تھی۔۔۔ یہ زخم ہارون کی زندگی میں کبھی نہیں بھرے گا۔۔۔ اچھا ہوا دونوں ایک ساتھ گھر سے اکیلی نکل پڑی ورنہ انکو الگ الگ مارنے کا سوچا تھا۔۔۔ تم نے اسے زندہ چھوڑ کر کہانی اور ثبوت ادھورے چھوڑ دیئے ہیں شہباز خان۔۔۔۔ نہیں بابا سائیں اٹل کبھی اپنے منہ سے یہ نہیں بتا پائے گی کہ اسکے بھائی کے سامنے اسکا رپ ہوا ہے۔۔۔ یہ اتنی شرمناک بات ہے کہ وہ کبھی گنہگار کا نام بول ہی پائے گی۔۔۔

لیکن تم اس کے سگھے بھائی نہیں ہو۔ کزن ہو۔۔۔ ہاں بابا سائی مگر یہ بات اٹل نہیں جانتی اسے تو یہی لگتا ہے نا وہ ہم سب کی بہن ہے۔۔۔ اب وہ خود واپس آئے گی۔۔۔ وہ لوگ اس پر تھوک کر اسے نکال دیں گے۔۔۔ تمہیں یقین ہے وہ نہیں بتائے گی۔۔۔ میرا خیال ہے اسے تم مار دو اور لاش وہی پھینک دو۔۔۔ بابا سائی اب یہ ممکن نہیں۔۔۔ کیوں؟؟ کیونکہ میرے آدمی اس سالی بگوڑی کو اس کے سسرال کے باہر پھینک آئے ہیں۔ اس کی حالت ایسی ہے وہ لوگ دیکھتے سمجھ جائیں گے وہ لٹ کر آرہی ہے۔۔۔ کرنل فاروق نے اس پر قہقہہ لگایا۔۔۔ گندگی کی پوٹ کی عبرت ناک آواز اسکی ماں کو دیکھاؤں۔۔۔ میری ناک کے نیچے جوان بیٹی کو یار کے گھر بھیج دیا۔۔۔۔۔ ہنہ سمجھتی کیا تھی وہ وہاں عیاشی کرے گی ہم دیکھتے رہیں گے۔۔۔ یہ کہہ کر کرنل فاروق نے فون رکھ دیا۔۔۔ شہباز خان کے ہونٹ سرخ اور آنکھیں سرخ ہو گئی۔۔۔

"نیل پر ہاتھ رکھ کر بھول گیا ہے کوئی مسز عباس پہلے پریشان تھی پھر بھاگتی باہر آئی۔ جیسے ہی دروازہ کھولا لڑکھڑاتی اٹل انکے قدموں میں گر گئی۔۔۔ "اٹل"۔۔۔ ان کی چیخ ایسی تھی عباس صاحب بھی آ گئے۔۔۔ اور منظر جو سامنے تھا اس سے انہوں نے دیکھ کے رخ موڑ لیا۔۔۔ مسز عباس ششدر سی اس پر اپنی شال ڈال کر وہی گر گئی۔۔۔ ہم لٹ گئے انس ہم لٹ گئے انس تم درست کہتے تھے تمہاری اٹل ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ ہائے اللہ میرے بچے کو یہ کس امتحان میں ڈال دیا۔۔۔

16 Tery Naam Ki Dharkan

ناکام کوشش کی۔۔۔ اور بے کلی دل کی کم کرنے کے لئے صورت توبہ پڑھنے لگ گیا۔۔ جہاز
میں انس کی آواز نے جادو سا کر دیا۔۔۔**
** ** ** **
(9) سورة التوبة (مدنی، آیات 129)

بَرَاءةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ (1)

اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں سے بیزار ہے جن سے تم نے عہد کیا تھا۔

فَتَسْبِغُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۚ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ (2)

سو اس ملک میں چار مہینے پھر لو اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکو گے، اور بے
شک اللہ کامروں کو ذلیل کرنے والا ہے۔

وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِنْ تُبْتِلُوا فَتُحْذَرُ كَلِمَةٌ ۖ وَإِنْ
تُؤْتِيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۚ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (3)

اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑے حج کے دن لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اللہ اور
اس کا رسول مشرکوں سے بیزار ہیں، پس اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے، اور اگر نہ مانو تو
جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز کرنے والے نہیں، اور کامروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری
سنادو۔

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ ۚ أُولَٰئِكَ أَقْرَبُ إِلَىٰ مَقْعَدِ اللَّهِ بِرَحْمَتِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (4)

مگر جن مشرکوں سے تم نے عہد کیا تھا پھر انہوں نے تمہارے ساتھ کوئی قصور نہیں کیا اور
تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد نہیں کی سو ان سے ان کا عہد ان کی مدت تک پورا کر دو، بے
شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔

فَإِذَا نَسَخَ الْأَشْهُرَ الْحُرُمَ فَاسْلُكُوا الْمَسَارِعَ ۚ فَإِنْ كُنْتُمْ فِيهَا فَاصْرُفُوا عَنْهَا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا
الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (5)

17 Tery Naam Ki Dharkan

پھر جب عزت والے مہینے گزر جائیں تو مشر کو کوب کو جہاں باقی قتل کر دو اور پکڑو اور مہینے گھیر لو اور اس کی ناک میں ہر جگہ پیٹھیں، پھر اگر وہ توبہ کرے اور سہارا قائم کرے اور سزا کو قبول کرے تو اس کا سزا سنہ چھوڑ دو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَابْأَخَذَ مِنَ الْبَشَرِ كَثِيرًا اسْتِجَارًا لِّكَ فَاجْرُهُ حَتَّى يَنْسَیَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ ابْلُغْهُ مَا مَنَّكَ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ (6)

اور اگر کوئی مشر کہ تم سے بناوا مانگے تو اسے بناوا دے دو جہاں تک کہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امت کی جگہ پہنچا دو، یہ اس لیے ہے کہ وہ لوگ بے سمجھا ہیں۔

كَتَبْتُ بِكُفْرٍ لِّلْبَشَرِ كَثِيرًا عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولٍ إِلَّا الَّذِينَ غَاوَضْنَاهُمْ عِنْدَ الشَّجَرِ الْعَرَامِ قَالُوا اسْتِغَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الْمُتَّقِينَ (7)

بھلا مشر کو کوب کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے عہد کیونکر ہو سکتا ہے جہاں جو لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے نزدیک عہد کیا ہے، اگر وہ قائم رہیں تو تم بھی قائم رہو، بے شک اللہ پر ہیز گاروں کو پسند کرتا ہے۔

كَتَبْتُ وَأَبْأَخَذَ مِنْكُمْ لَا يُرْفَعُوا عَلَيْكُمْ إِلَّا وَلَا ذِمَّةٌ يَرْصُلُونَكُمْ وَأَقْوَاهُمْ وَأَبْنَى قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ (8)

کیونکہ صلح ہو اور اگر وہ تم پر غلبہ پائیں تو نہ تمہاری قرابت کا لحاظ کرے اور نہ عہد کا، تمہیں اپنی منہ کی باتوں سے ماضی کرتے ہیں اور اس کے دل نہیں مانتے اور اس میں سے اکثر بد عہد ہیں۔

اسْتَشْرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ إِنَّمَا قَلِيلًا مِّمَّا فَضَّلُوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (9)

انہوں نے اللہ کی آیات کو توہمیری قیمت پر بیچ ڈالا پھر اللہ کے سامنے سے روکنے ہیں، بے شک وہ برا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

لَا يُرْفَعُونَ فِي مَوْتٍ إِلَّا وَلَا ذِمَّةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُعَذَّبُونَ (10)

یہ لوگ کسی موت کے خوف میں نہ مشنہ داری کا خیال کرتے ہیں اور نہ عہد کا، اور یہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔

فَابْأَبْأَوْا قَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنُؤُوا الزَّكَاةَ فَآخُو أَنْتُمْ فِي الذِّبِ وَتَفْضُلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (11)

18 Tery Naam Ki Dharkan

اگر یہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں، اور ہم سمجھ داروں کے لیے کھول کھول کر احکام بیان کرتے ہیں۔

وَإِنْ يَكْفُرُوا بِإِيمَانِهِمْ فَمِنْ بَعْدِهِمْ جَحْدَرٌ وَعَلَيْكُمْ فِي دِينِكُمْ فَلْيُقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ هَٰؤُلَاءِ هُمُ الْمُفْسِدُونَ (12)

اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں عیب نکالیں تو کفر کے سرداروں سے لڑو، ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں تاکہ وہ باز آئیں۔

أَلَا تَتَذَكَّرُونَ قَدْ جَاءَكُمْ آيَاتُنَا بِحُجَّتٍ لَّكُمْ وَالْحَقُّ أَن تَعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۚ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قَدْ كَذَبُوا ۚ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قَدْ كَذَبُوا ۚ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قَدْ كَذَبُوا (13)

خبردار! تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور پیغمبر کو جلا وطن کرنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے پہلے تم سے عہد شکنی کی، کیا تم ان سے ڈرتے ہو، اللہ زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔

فَالَّذِينَ كَفَرُوا قَدْ كَذَبُوا ۚ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قَدْ كَذَبُوا ۚ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قَدْ كَذَبُوا ۚ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قَدْ كَذَبُوا (14)

ان سے لڑو تاکہ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے اور انہیں ذلیل کرے اور جنہیں ان پر غلبہ دے اور مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا قَدْ كَذَبُوا ۚ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قَدْ كَذَبُوا ۚ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قَدْ كَذَبُوا ۚ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قَدْ كَذَبُوا (15)

اور ان کے دلوں سے فصد دور کرے، اور اللہ جسے چاہے توبہ نصیب کرے، اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنَّ شِعْرَكُمْ سَابِقُ الْإِيمَانِ عَصَاكُمْ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا سَابِقُ الْإِيمَانِ عَصَاكُمْ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا سَابِقُ الْإِيمَانِ عَصَاكُمْ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا (16)

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے ایسے لوگوں کو جدا ہی نہیں کیا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو ولی دوست نہیں بنایا، اور اللہ تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَنْفَعُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى النَّفْسِ الْأَوْثَمِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (17)

مشرکوں کا کام نہیں کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں جب کہ وہ اپنے آپ پر کفر کی گواہی دے رہے ہوں، ان لوگوں کے سب اعمال بے کار ہیں اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

أَمَّا يَنْفَعُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ مِنْ أَمْنٍ فَلِلَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَآلِ الْاِحْكَامِ وَالْاِحْكَامِ وَالْاِحْكَامِ وَالْاِحْكَامِ وَالْاِحْكَامِ وَالْاِحْكَامِ وَالْاِحْكَامِ وَالْاِحْكَامِ (18)

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا، سو وہ لوگ امیدوار ہیں کہ ہدایت والوں میں سے ہوں۔

أَتَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَفِيٍّ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَفِيٍّ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَفِيٍّ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَفِيٍّ (19)

کیا تم نے جانچیں کاپانی پانا اور مسجد حرام کا آباد کرنا اس کے برابر کر دیا جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں لڑا، اللہ کہ ہاں یہ برابر نہیں ہیں، اور اللہ ظالم لوگوں کو راستہ نہیں دکھاتا۔

أَتَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَفِيٍّ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَفِيٍّ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَفِيٍّ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَفِيٍّ (20)

20 Tery Naam Ki Dharkan

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِيهِمْ قَوْلَ الْبَنِي إِسْرَءِيلَ قَوْلَ الْبَنِي إِسْرَءِيلَ قَوْلَ الْبَنِي إِسْرَءِيلَ قَوْلَ الْبَنِي إِسْرَءِيلَ (30)

اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے، یہ ان کی منہ کی باتیں ہیں، وہ کافروں کی سی باتیں بنانے لگے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں، اللہ انہیں ہلاک کرے، یہ کدھر اٹنے جا رہے ہیں۔

أَمْ حَسِبُوا أَنَّ خِبْرَانَهُمْ أَزْيَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ آوَمَا لَمْ يَكُنْ لَهُ دَاجِدًا إِلَّا إِلَهُهُ إِلَّا هُوَ يُشْرِكُونَ (31)

انہوں نے اپنے عاملوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا ہے اور مسیح مریم کے بیٹے کو بھی، حالانکہ انہیں حکم یہی ہوا تھا کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نَوَارَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيُنَادِيانَ اللَّهُ إِلَّا أَن يَتِيمَ نَّسُوءَ وَكَوْكِهَ الْكَافِرُونَ (32)

چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں، اور اللہ اپنی روشنی کو پورا کیے بغیر نہیں رہے گا اور اگرچہ کافر ناپسند ہی کریں۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (33)

اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ شَرَّ إِنْسَانٍ لِّمَالِ الْفِتْرِ وَالرِّجَالِ لِمَا تَلَظَّى وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَوْصِيَائِهِ وَكُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَوْصِيَائِهِ وَكُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَوْصِيَائِهِ (34)

اے ایمان والو! بہت سے عالم اور درویش لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دروناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔

يَوْمَ يُدْعَىٰ عَلَيْهِمْ فِي صُحُفِهِمْ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (35)

جس دن وہ دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیشانیں دافی جائیں گی، یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا سو اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے۔

إِنَّ عِدَّةَ الْهُجُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خُلِقَ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الْهُجُورُ الْقَدِيمُ فَلَا تَقْلُبُوا فِيهِ حُرُمًا أَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُوكُمْ كَافَّةً وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ (36)

بے شک اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جس دن سے اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے، ان میں سے چار عزت والے ہیں، یہی سیدھا دین ہے، سو ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو، اور تم سب مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں، اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُخْبِتُونَ عَمَّا أَتَوْا وَيَتَنَزَّهُونَ عَمَّا زَكَمُوا فَهُمْ يَكْفُرُونَ وَاللَّهُ يَكْفُرُ عَنْهُمْ وَلَا يُهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (37)

یہ مہینوں کا ہٹا دینا کفر میں اور ترقی ہے، اس سے کافر گمراہی میں پڑتے ہیں کہ اس مہینے کو ایک برس تو حلال کر لیتے ہیں اور دوسرے برس اسے حرام رکھتے ہیں تاکہ ان بارہ مہینوں کی گنتی پوری کر لیں جنہیں اللہ نے عزت دی ہے پھر حلال کر لیتے ہیں جو اللہ نے حرام کیا ہے، ان کے برے اعمال انہیں بھلے دکھائی دیتے ہیں، اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا كُنْتُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تُقَالُ إِلَى الْأَرْضِ ارْجِعُوا إِلَى الْأَرْضِ فَاصْبِرُوا إِنَّهَا لَمُسِيَةٌ وَلَكِن مَّا نَفِيْهَا عَنْكُمْ فِي الْأَرْضِ فَاصْبِرُوا (38)

اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوا جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں کوچ کرو تو زمین پر گرے جاتے ہو، کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو، دنیا کی زندگی کا فائدہ تو آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔

إِلَّا خِفَرُوا يُعَذِّبُهُمُ عَذَابًا أَلِيمًا فَاسْتَبْدَلُوا قَوْمًا غَيْرَهُمْ وَلَا تَفْرُقُوا شَيْئًا مِّنْهُ عَلَىٰ كُنْ شَيْءٌ قَدِيرٌ (39)

21 Tery Naam Ki Dharkan

اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کرے گا اور تم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو اس کی اللہ نے مدد کی ہے جس وقت اسے کافروں نے نکالا تھا کہ وہ دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا تو تم نہ کھائے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے، پھر اللہ نے اپنی طرف سے اس پر تسکین اتاری اور اس کی مدد کو وہ فوجیں بھیجیں جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات کو پست کر دیا، اور بات تو اللہ ہی کی بلند ہے، اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

نکلو تم بلکہ ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں لڑو، یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو۔ اگر مال نزدیک ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو وہ ضرور تیرے ساتھ ہوتے لیکن انہیں مسافت لمبی نظر آئی، اور اب اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم سے ہو سکتا تو ہم تمہارے ساتھ ضرور چلتے، اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

اللہ نے تمہیں معاف کر دیا (لیکن) تم نے انہیں کیوں رخصت دی یہاں تک کہ تیرے لیے سچے ظاہر ہو جاتے اور تو جھوٹوں کو جان لیتا۔ جو لوگ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں وہ تم سے رخصت نہیں مانگتے اس سے کہ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں، اور اللہ پر ہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔

تم سے رخصت وہی مانگتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں سو وہ اپنے شک میں بھٹک رہے ہیں۔

اور اگر وہ نکلنا چاہتے تو اس کے لیے کوئی سامان ضرور تیار کرتے لیکن اللہ نے ان کا اٹھنا پسند نہ کیا سو انہیں روک دیا اور حکم ہوا کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

اگر وہ تم میں نکلے تو سوائے فساد کے اور کچھ نہ بڑھاتے اور تم میں فساد ڈالنے کی غرض سے دوڑے دوڑے پھرتے، اور تم میں ان کے جاسوس بھی ہیں، اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

یہ پہلے بھی فساد کے طالب رہے ہیں اور بہت سی باتوں میں تمہارے لیے الٹ پھیر کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آپہنچا اور اللہ کا حکم غالب ہوا اور وہ ناخوش ہی رہے۔

اور ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ مجھے تو اجازت ہی دیجیے اور فتنہ میں نہ ڈالیے، خبردار وہ فتنہ میں پڑ چکے ہیں، اور بے شک دوزخ کافروں پر احاطہ کرنے والی ہے۔

اگر تمہیں آسائش حاصل ہوتی ہے تو انہیں بری لگتی ہے، اور اگر کوئی مشکل پڑتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنا کام پہلے ہی سنبھال لیا تھا اور خوشیاں مناتے لوٹ جاتے ہیں۔

کہہ دو ہمیں ہرگز نہ پہنچے گا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا، وہی ہمارا کارساز ہے، اور اللہ ہی پر چاہیے کہ مومن بھروسہ کریں۔ کہہ دو تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو، اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ اپنے ہاں سے تم پر کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے، تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔

کہہ دو تم خوشی سے خرقہ کرو یا ناخوشی سے تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، بے شک تم نافرمان لوگ ہو۔ اور ان کے خرقہ کے قبول ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور نماز میں سست ہو کر آتے ہیں اور ناخوش ہو کر خرقہ کرتے ہیں۔

سو تو ان کے مال اور اولاد سے تعجب نہ کرو، اللہ یہی چاہتا ہے کہ ان چیزوں کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں انہیں عذاب دے اور کفر کی حالت میں ان کی جائیں نکلیں۔

اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ بے شک تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں لیکن وہ ڈرتے ہیں۔

اگر وہ کوئی پناہ کی جگہ یا غار یا گھنے کی جگہ پائیں تو دوڑتے ہوئے ادھر جائیں۔

اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو خیرات میں تجھے طعن دیتے ہیں، سو اگر انہیں اس میں سے مل جائے تو راضی ہوتے ہیں اور اگر نہ ملے تو فوراً ناراض ہو جاتے ہیں۔

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے جو انہیں اللہ اور اس کے رسول نے دیا ہے، اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے وہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا اور اس کا رسول بھی، ہم اللہ ہی کی طرف رغبت کرنے والے ہیں۔

زکوٰۃ مفلسوں اور محتاجوں اور اس کا کام کرنے والوں کا حق ہے اور جن کی دلجوئی کرنی ہے اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے قرض میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو، یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

اور بعض ان میں سے پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص نراکان ہے، کہہ دے وہ کان تمہاری بھلائی کے لیے ہے اللہ پر یقین رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات کا یقین کرتا ہے اور تم میں سے ایمان والوں کے حق میں رحمت ہے، اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کریں، اور اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا بہت ضروری ہے اگر وہ ایمان رکھتے ہیں۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے تو اس کے واسطے دوزخ کی آگ ہے اس میں ہمیشہ رہے گا، یہ بڑی ذلت ہے۔

مناہق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ مسلمانوں پر کوئی ایسی سورۃ نازل ہو کہ انہیں بتا دے جو منافقوں کے دل میں ہے، کہہ دو ہمیں کیے جاؤ، جس بات سے تم ڈرتے ہو اللہ اسے ضرور ظاہر کر دے گا۔

23 Tery Naam Ki Dharkan

الزام ان لوگوں پر ہے جو تم سے اجازت طلب کرتے ہیں اور وہ دو تہند ہیں، اس بات سے وہ خوش ہیں کہ پیچھے رہنے والیوں کے ساتھ رہ جائیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے پس وہ نہیں سمجھتے۔ جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے تو تم سے غدر کریں گے، کہہ دو غدر مت کرو ہم تمہاری بات ہرگز نہیں مانیں گے تمہارے سب حالات اللہ ہمیں بتا چکا ہے، اور ابھی اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام کو دیکھے گا پھر تم غائب اور حاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے سو وہ تمہیں بتا دے گا جو تم کر رہے تھے۔ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف پھر جاؤ گے کہ تم ان سے درگزر کرو، سو ان سے درگزر کرو، بے شک وہ پلید ہیں، اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، اس کے بدلے میں جو کرتے رہے ہیں۔

وہ لوگ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے خوش ہو جاؤ، اگر تم ان سے خوش ہو بھی جاؤ تو بھی اللہ نافرمانوں سے خوش نہیں ہوتا۔

گنوار لوگ کفر اور نفاق میں بہت سخت ہیں اور اس قابل ہیں کہ ان احکام سے واقف نہ ہوں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں، اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور بعض گنوار ایسے ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر زمانہ کی گردشوں کا انتظار کرتے ہیں، انہیں پر بری گردش آئے، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور بعض گنوار ایسے ہیں کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے نزدیک ہونے اور پیغمبر کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں، خبردار! بے شک وہ ان کے لیے نزدیکی کا سبب ہے، عنقریب انہیں اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے گا، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو لوگ قدیم میں پہلے ہجرت کرنے والوں اور مدد دینے والوں میں سے ہیں اور وہ لوگ جو نیکی میں ان کی پیروی کرنے والے ہیں، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے اور ان کے لیے ایسے باغ تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔

پورا دن گزر گیا۔ اٹل کی طبیعت نہیں سنبھلی تھی۔ ڈاکٹرز کی رپورٹ کے مطابق اسکا گینگ ریپ ہوا تھا۔ بارون منتظر تھا وہ ہوش میں آئے اور کچھ بولے۔ کیونکہ عبداللہ کا کہیں پتا نہیں چل رہا نا ہی کسی سراغ سے ہانیہ کا پتا چل رہا تھا۔۔۔

”عشق اگر عبادت ہوتی تو ہر عاشق یوں بدنام ہو کر نامرتا۔۔۔

عشق اگر آگ ہوتی۔۔ تو مومن جہنم سے ناڈرتا۔۔“

”عشق اگر ساقی سے ہو جائے تو اس کا کوئی وجود نہیں رہتا۔۔۔۔۔

انس نے گھر میں قدم رکھا تو چار سو گہری خاموشی کا راج تھا۔۔ انس کے دل کو اتنا اندھیرا دیکھ کر کچھ ہوا۔۔

اس نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر لائٹ اون وایچ مین کو خود پتہ نہیں تھا سب کہاں ہیں۔۔۔۔۔ ماما۔۔۔ اٹل،،

انس نے آواز لگائی۔ مگر اسکی آواز ٹکرا کر واپس اس تک آگئی۔ کوئی ہے گھر میں؟؟ اب کے زرا اور اونچی

آواز لگائی۔۔ صوفے پر گرتے اس نے دھول اٹے میز کو ابر اچکا کر دیکھا۔ کیا یہاں کوئی رہتا نہیں؟؟ اس

نے جوں ہی ماما کا نمبر ملایا۔ ماما نے اسے فوراً ہسپتال آنے کو کہا۔۔۔ کیا زیادہ بیمار ہے اٹل انس نے یہی

سوچا اور کچھ ہی دیر میں وہ ہسپتال تھا۔۔ آئی سی یو۔ کے سامنے کھڑے عباس صاحب اور جانماز بچھائے بیٹھی

مسز عباس۔۔ برہان سے ریسپشن میں مل چکا تھا۔ اور انس کو دیکھ کر جیسے وہ چونکا انس بھی حیران رہ گیا۔۔۔

24 Tery Naam Ki Dharkan

اٹل کا پوچھنے پر اس نے صرف اسکا کندھا تھپک دیا۔۔۔ مگر بتایا کچھ نہیں۔۔۔ اب کے انس کے دل کو انجانے خوف نے گھیر لیا۔۔۔۔۔ عباس صاحب نے اسے دیکھتے بازو پھیلا دی۔۔۔ اسے دیکھتے ماما اور عباس صاحب پھر سے رونے لگ گئے۔۔۔ پاپا کیا ہوا ہے اٹل کو کیا کوئی ایکسیڈنٹ ہو گیا۔۔۔ یا کہیں سے گر گئی۔۔۔ وہ یہی تک سوچ سکا۔۔۔ ماما نے جیسے اسے گلے لگا کر بلک بلک کر رونا شروع کیا۔۔۔ وہ پریشان ہو گیا اور انکو چھوڑ کر کمرے میں گیا۔۔۔۔۔ اسکی آنکھیں بند تھیں۔۔۔ مگر ایک آنکھ پر نیل کا نشان تھا۔۔۔ سر پر اور منہ پر عجیب خراشیں تھیں۔۔۔ انس کو لگا کسی نے اپنے دانتوں سے اسے کاٹا ہے۔۔۔ وہ اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹک گیا۔۔۔ اسکا ڈریپ والا ہاتھ پکڑ انس نے ہونٹ سے لگایا۔۔۔ اور اسکے سر پر ہاتھ پھیرتا آہستہ سے بولا۔۔۔ اٹل۔۔۔۔۔ مگر اٹل کو ہوش کب تھی۔۔۔ البتہ ساتھ لگی مشین پر اسکی دھڑکن تیز ہونے کی نشاندہی آگئی۔۔۔ انس نے پاس رکھی میڈسن کو ایک نظر دیکھا اور کمرے میں ہر طرف نظر گھمائی۔۔۔ پھر اسکے پاس ہی بیٹھ گیا۔۔۔ آدھے گھنٹے بعد نرس آئی۔۔۔ اسکی ڈریپ چینج کر کے بی پی چیک کرنے لگی۔۔۔ انس نے اسے بلایا۔۔۔ ایکس کیوزمی نرس۔۔۔ جی وہ اسکی طرف سوالیہ نظر سے دیکھنے لگی۔۔۔ انکو کیا ہوا ہے؟؟؟ آپ ان کے کون ہیں۔۔۔ نرس نے نظر یہاں وہاں دیکھتے پوچھا ہر کسی کو تو منہ اٹھا کر وہ نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔ جی یہ میری وائف ہیں۔۔۔ نرس چونکی۔۔۔ پرسوں سے آپ کہاں تھے؟ اور گھر والوں نے آپ کو نہیں بتایا۔۔۔ میں اوٹ اوٹ کنٹری تھا۔۔۔ اور اب پلیرز بتائیں۔۔۔ نرس نے زبان سے ہونٹ ترکئے۔۔۔ اور انجیکشن لگا کر اپنے ہاتھ مسلے۔۔۔ آپکی وائف کا گینگ ریپ ہوا ہے۔۔۔ نرس بنا اس کے تاثرات دیکھے چلی گئی۔۔۔

انس کہاں جا رہے ہو۔۔۔ ماما نے اسے ایک دم باہر نکل کر کسی سے نظر ملائے بنا جاتے دیکھ کر پوچھا۔۔۔ ”انس بنا سنے چلا گیا۔۔۔ ماما پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

ہارون انٹیلی جنس آفس سے باہر نکلا تو انجان نمبر سے فون دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔ پھر فوراً اٹھا لیا۔۔۔ دوسری طرف جامد خاموشی تھی۔۔۔ پھر کسی کی سسکی کی آواز گونجی۔۔۔ ہانی کہاں ہو تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ ہارون نے فوراً دیوانہ وار پوچھا۔۔۔ ہارون مجھے لے جائیں۔۔۔ ہانی تم کہاں ہو پرسنس؟؟ ہانیہ اسکی آواز سن کر نجانے کیوں روتی چلی گئی۔۔۔ پھر کسی مرد نے فون پکڑ کر ایک گھر کا اڈریس بتایا۔۔۔۔۔

وہ درمیانے درجے کا علاقہ تھا آس پاس بہت گندگی تھی بچے کچڑ میں کھیل رہے تھے تو مرغیاں آزاد پھر رہی تھیں۔۔۔ ہارون نے مطلوبہ مکان پر دستک دی۔۔۔ چند سیکنڈ بعد ایک بڑی بی نے دروازہ کھولا۔۔۔ جی میں ہارون۔۔۔ آ جاؤ بیٹا وہ اسکے سر پر پیار دیتی اندر چلی گئی۔۔۔ ہارون انکی تقلید میں اندر جا رہا تھا جب سامنے بوسیدہ کمرے سے ہانیہ نمودار ہوئی۔۔۔ اسکی شکل دیکھ کر ہارون ڈر گیا۔۔۔ ایک لڑکی اسے سہارا دیئے تھی ہانیہ

25 Tery Naam Ki Dharkan

نے اسکا ہاتھ ہٹایا۔۔۔ باجی آپکی طبیعت ٹھیک نہیں لیٹ جائیں۔۔۔ ”ہارون“۔۔۔ ہانیہ نے آواز لگائی۔۔۔ ہارون من من کے قدم بھرتا اس تک گیا۔۔۔ مگر اس سے پہلے وہ کمزوری سے گر گئی۔۔۔ ہانی۔۔۔ ہارون نے فوراً اسے اٹھایا اور باہر چارپائی پر لیٹایا۔۔۔ ہانی تم ٹھیک ہو؟ یہ سب کیا ہے۔۔۔ ہارون ہمارا بے بی۔۔۔ ہانیہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ ہارون کے چہرے پر سایہ لہرا گیا۔۔۔ ان ظالموں نے مجھے بہت مارا، یہاں ہانیہ نے اسکا ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھا۔۔۔ میں نے ان سے بہت کہا مجھے مت ماریں میرا بے بی مر جائے گا۔۔۔ مگر وہ سن ہی نہیں رہے تھے۔۔۔ چپ ہو جاو ہانی ہارون نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔ ہانیہ نے اسکا ہاتھ ہٹایا۔۔۔ ہارون انہوں نے اٹل کے ساتھ بہت برا کیا۔۔۔ اسے خراب کر دیا۔۔۔ وہ مجھے بھی گندہ کرنے لگے تھے۔۔۔ مگر میں نے کہا میرا بچہ مر جائے گا ہمیں چھوڑ دو تو انہوں نے مجھے باندھ دیا ان میں سے ایک نے میرے اوپر پاؤں رکھ دیا۔۔۔ پھر مجھے پتھروں سے مارا۔۔۔ میں نے آپکو بہت بلایا مگر آپ۔۔۔۔۔ بس میری پرنسس۔ ہارون نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسکی پیشانی چومی۔۔۔ تم یہاں کیسے آئی۔۔۔ ہارون کو احساس ہوا وہ کسی غیر کے گھر ہے۔۔۔ اتنے میں وہ بزرگ عورت پانی لے آئی۔۔۔ ہارون نے تکلف سے پکڑ لیا۔۔۔ بیٹا، میرا بیٹا رات کام سے لیٹ آتا ہے۔ یہاں پیچھے کچرے کے ڈرم میں سے رات کسی کے کراہنے کی آواز آرہی تھی۔ اور لڑکی کی آواز سن کر وہ موبائل کی روشنی سے دیکھنے لگا۔۔۔ اس میں یہ ٹی اس وقت یہ خون سے بھری تھی۔۔۔ میری بہو نرس ہے۔۔۔ ہم میں پولیس اور ڈاکٹروں کے سوال دینے کی اوقات نہیں تھی۔۔۔ مگر خدا کا خوف تھا اس لئے گھر ہی اسکا علاج کیا آج ہی یہ ہوش میں آئی ہیں۔۔۔ تو آپ کو فون کیا۔۔۔

میں آپکا کس طرح شکریہ ادا کروں؟“ انٹی اپنی میری زندگی کی حفاظت کی۔۔۔ انٹی نے نفی میں سر ہلایا۔۔
نا بیٹا بیٹیاں سب کی سانجھی ہوتی ہیں۔۔ میری اپنی بھی بیٹی ہے وہ لوگ تو شائد اسے مردہ سمجھ کر پھینک گئے
تھے۔۔ یہ تو اس بچی کی زندگی تھی یا کسی کی دعائیں جو یہ بچ گئی۔۔۔۔ آپ کو کبھی کسی چیز کی ضرورت ہو یا کوئی
پریشانی آپ مجھے فون کیجئے گا۔ میں پھر بھی آپ کا احسان نہیں اتار پاؤں گا۔۔ یہ میرا کارڈ ہے رکھ لیں۔ اپنے
بیٹے کو دیجئے گا اور میری طرف سے شکریہ بھی کہئے گا۔۔ ابھی مجھے ہانیہ کو ہسپتال لے کر جانا ہوگا۔۔۔ ان سے
کہئے میرے آفس میں مجھ سے ملیں آکر۔۔۔ اور یہ کچھ پیسے ہیں آپ رکھ لیں۔ ہارون نے والٹ میں موجود
سارے پیسے رکھ دیئے، جو کم سے کم پچاس ہزار تھے۔۔ نا بیٹا تم شر مندہ مت کرو اور بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔
انٹی آپ کا بیٹا دیتا تب بھی ایسے کرتی۔۔ ہارون نے اتنے مان سے کہا کے انہوں نے رکھ لئے۔۔۔ اللہ تمہارے
گھر میں اپنی رحمت برقرار رکھے آمین۔۔۔۔۔

ہارون نے ہانیہ کو بازوؤں میں اٹھایا اور ہسپتال لے گیا۔۔۔۔

26 Tery Naam Ki Dharkan

ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد فوری ہانیہ کی سرجری کا کہا۔ ”کیونکہ اسکی انٹرنل بلیڈنگ کافی ہو چکی۔۔۔“ ہارون ماما کو مزید پریشان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔ ان کو صرف اس کے صحیح سلامت ملنے کی اطلاع دی۔۔۔ اسی ہسپتال کے چوتھے فلور پر ہانیہ تھی۔۔۔ ”برہان“، ہارون کی کال سنتے اوپر آیا۔ صرف اسے ہی معلوم تھا ہانیہ وہاں ہے۔۔۔ بھائی۔۔۔ بھابی ٹھیک ہیں؟؟ برہان نے پریشانی سے پوچھا۔ ہارون نے نفی میں سر ہلا کر اسکی ساری کنڈیشن بتائی۔۔۔ آپ پریشان نا ہوں بھائی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ آپ کو اولاد جانے کے دکھ سے زیادہ اس بات پر جوش ہونا چاہیے، ”انہوں نے بھابی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔ ان کی عزت سلامت ہے اتنا کافی ہے۔۔۔ اور اللہ پر یقین رکھیں وہ ٹھیک بھی ہو جائیں گی۔۔۔ ہارون نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ اور وہی بیٹھ گیا۔۔۔

”تم واپس کب آؤ گئے؟“ شہباز ہم نے اپنی حویلی میں تمہاری جیت کی شان میں جشن رکھا ہے۔۔۔ پورے کشمیر کی پریاں تمہارے قدموں میں ہوں گی۔۔۔ ”شہباز نے لب بچھے۔“ ابھی نہیں بابا سائی ابھی میں ان دونوں بھائیوں کو تڑپتا دیکھنا چاہتا ہوں۔ ابھی تو تسکین چاہیے۔۔۔ اس ہارون کی اتنی جرت اس نے ہماری حویلی کی عزت کو ہاتھوں میں اٹھا کر میلا کیا۔۔۔ اگر مر رہی تھی تو مر جاتی۔۔۔ کم سے کم اسکی لاش کی کوئی عزت تو ہوتی۔۔۔ اور انس اس نے گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کو مفت کا مال سمجھ کر اسے اپنے نام کر لیا۔۔۔ اب ساری زندگی وہ پچھتائے گا اٹل سے نکاح پر۔ ساری زندگی وہ شک کرے گا اس کے کردار پر۔۔۔ اور ہو سکتا ہے وہ دھکے مار کر اسے نکال دے۔۔۔ ابھی سیکورٹی بہت لگائی ہے ان لوگوں نے ابھی ہم پتا نہیں کروا سکتے مگر جلد یا بدیر ہم اس بد بخت تک پہنچ جائیں گے۔۔۔

انس سڑک پر چلتے چلتے جب تھک گیا تو ایک سنان گوشے میں پتھروں پر بیٹھ گیا۔۔۔ وہ مرد تھا اپنی بربادی پر رونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ مگر وہ فل حال کچھ سوچنے کی پوزیشن میں بھی نا تھا۔۔۔ انس کے پاکستانی فون پر ٹون بجی۔۔۔ اس نے فون نکالا تو کوئی ایم ایم ایس تھا۔۔۔ اس بربادی کی داستان۔۔۔ اسکا بھیک مانگ مانگ کر رونا اللہ کو انس کو پکارنا۔ اس نے ضبط سے مٹھیاں بھیج لی۔۔۔ ”پھر بھی آنسو رکے ہی نہیں۔“

اتنے دن سے فون کیوں نہیں کر رہے کہیں مر تو نہیں گئے۔؟ بسکل نے فون کر کے کچھ الگ انداز سے شکوہ کیا۔۔۔ ”ہاں بس! تمہیں کوئی کام تھا۔؟ برہان جلدی تھا۔۔۔ بسکل کھٹکی برہان اور اتنا سنجیدہ۔۔۔؟ کیا ہوا تم ابھی تک ناراض ہو۔۔۔؟ بسکل کو لگا وہ ابھی تک ڈیٹ پر نا جانے والی بات پر ناراض ہے۔۔۔ نہیں جان بس میری طبیعت ٹھیک نہیں تم بتاؤ۔ اس لڑکے نے پھر تو پریشان نہیں کیا۔ کیا ہوا ہے طبیعت کو

بسمل نے جس طرح پریشان ہو کر پوچھا۔۔۔ برہان اتنے دن بعد مسکرا اٹھا۔ ہلکا سا سر میں درد ہے۔ برہان نے سر انگلیوں سے مسلتے کہا۔ "ہوں" تم یونیورسٹی آنا وہ کڑکا مجھے روز چھیڑتا ہے۔۔۔ بسمل نے جھوٹ بولا اور مسکراہٹ دبائی۔۔۔ برہان یک دم الرٹ ہو گیا۔ ٹائم دیکھا اب تو یونیورسٹی بند ہو گئی ہو گی۔۔۔ میں کل آؤں گا۔۔۔ برہان نے اپنے جڑے بھنے۔۔۔ جس سے اسکی رگیں نظر آنے لگ گئی۔۔۔ تم۔ کل سے میرے ساتھ ہی آ جاؤ گی، اگر اکیلی کہیں نکلی تو ٹانگیں توڑ دوں گا۔ "ابھی تو ہانیہ اور ائل والا واقعہ ہوا تھا۔۔۔" اسکا پریشان ہونا فطرتی تھا۔۔۔ برہان نے فون بند کر دیا۔۔۔ بسمل حیران پریشان سی فون دیکھتے رہ گئی۔۔۔ یہ برہان ہی تھا نا اللہ۔۔۔ ایسا لگتا ہے کسی اور کے منگیتر کو فون ملا دیا۔

بارون نے ہر شہر کے ہر پولیس سٹیشن میں عبداللہ کے خلاف رپورٹ کروا دی اور سیکرٹ سروس والوں کو چوبیس گھنٹے انڈر ایکٹو کروا لیا۔۔۔ اور اپنے گھر کے ہر فرد کے لئے ہائی سیکورٹی کا انتظام کیا۔۔۔ اب کوئی پتہ بھی بارون کی مرضی کے بنا اس کے گھر والوں چھو کر نہیں گزر سکتا تھا۔۔۔

"تھوڑا سا پی لو نا۔۔۔! بارون نے جوس ہانیہ کے منہ کو لگایا۔ ہانیہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ مجھ سے نہیں پیا جاتا۔۔۔ ہانیہ کے آنسو سوکھتے ہی نا تھے۔۔۔ تم مجھے بہت پریشان کر رہی ہو، "پرنسس" اگر ایسے ہی کرو گی تو ہو اسپتال والے ہمیں کبھی گھر نہیں جانے دیں گے۔۔۔ ہمارا بے بی بارون۔ ہانیہ کی ایک راگ تھی۔ اللہ کی رضا ہانی۔۔۔ اسکی مرضی کے آگے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ بارون مرد ہونے کے باوجود کمزور پڑ گیا۔۔۔ اس سے ہانیہ کی یہ سٹریس حالت نہیں دیکھی جاتی۔۔۔ اور تم فکر مت کرو اللہ پر یقین رکھو اللہ ہمیں بہت پیارا بے بی دے گا۔۔۔ ہانیہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ میں نے ڈاکٹر کی بات سن لی تھی انہوں نے کہا ہے اب ہمارا بے بی نہیں ہو گا۔۔۔ شش۔۔۔ بارون نے انگلی اس کے سفید پڑھتے خشک ہونٹوں پر رکھی۔۔۔ ایسے نہیں کہتے یہ ڈاکٹر خدا تو نہیں۔۔۔ تمہیں پتا ہے ہانی دعاؤں سے سب مل جاتا ہے۔۔۔ "سب کچھ؟؟ ہانیہ نے بچوں کی معصومیت سے پوچھا۔ ہاں میری پرنسس، سب کچھ۔ بارون نے اسکی پیشانی چوم کر جوس اسکے ہونٹوں کو لگایا۔۔۔ بس اب مجھے گھر جانا ہے۔۔۔ دو گھنٹ پینے کے بعد ہانیہ گھسیا پیٹا ڈائیلاگ مارا۔۔۔ پچھلے ایک ہفتے سے وہ یہی کہہ رہی تھی۔ اور بارون کان لپیٹ کر سنتا رہا تھا۔ مگر جیسی اسکی مشکل سر جری ہوئی تھی۔۔۔ اسے ابھی ریٹ کی ضرورت تھی، ابھی گھر جانا بارون کو درست نا لگا۔۔۔ آپ افس کیوں نہیں جاتے ہانیہ نے اخبار میں سر دیئے بیٹھے بارون کو گھورا۔۔۔ تمہیں یہاں چھوڑ کر آفس چلا جاؤں؟ مجھے کیا ہونا ہے اب۔۔۔ جو ہونا تھا ہو گیا۔ ویسے بھی روم کے باہر بہت سیکورٹی ہے۔۔۔ آپ جائیں کتنا نقصان ہو رہا ہو گا۔ برہان ہے وہاں۔ اور ڈیڈ بھی جاتے ہیں۔۔۔ بارون نے اخبار رکھ اسکی طرف دیکھا۔۔۔ انس آگیا؟ ہانیہ نے کافی بار پوچھا سوال پوچھا۔۔۔ ہم وہ بس اتنا کہہ کر باہر کی طرف جانے لگا۔۔۔ بارون آپ مجھے کچھ بتاتے کیوں نہیں۔ ہانیہ کی آنسوؤں میں بھیگی آواز پر وہ کرنٹ کھا کر پلٹا۔۔۔ ہانی پلیرز تم ہیلو گی تو سارے سٹیپز ٹوٹ جائیں گے۔۔۔ بارون نے اسکا چہرہ تھامنا چاہا مگر اس نے بارون کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔ میں

نے آپکی بات نہیں مانی میری وجہ سے سب ہوا۔ اس لئے آپ مجھ سے اب پیار نہیں کرتے۔ ”ہانیہ۔“ اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو؟؟ میں نے ایک بار بھی تمہیں بلیم کیا؟؟ ہاں بلیم ہی تو نہیں کر رہے۔ ہانیہ نے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ لئے۔ میں کس بات میں بلیم کروں تمہیں ہانیہ؟ جس میں تمہارا قصور نہیں؟ اور یہ ایسے نہ ہوتا، تو کسی اور طرح ہو جاتا۔ مگر یہ ہو کر رہنا تھا۔ چاہے تم کچھ بھی کر لیتی۔ یہاں دیکھو میری طرف ہارون نے اسکے ہاتھ ہٹائے۔ مجھے نہیں دیکھنا مجھے ڈر لگتا ہے آپ سے، ہانیہ نے زور سے آنکھیں بند کر کے چہرہ دوسری طرف کر لیا۔ ہارون اسکی بات سے مسکرا پڑا۔ اگر تمہیں زرا بھی میرا ڈر ہوتا تو کبھی بنا پوچھے گھر سے نا نکلتی ہارون نے نرمی سے کہا اور اس کے آنسو صاف کئے۔ ابھی میں کچھ کہتا بھی نہیں پھر بھی ڈرتی ہو۔ ہارون اسکا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگایا۔ میری پرسکون کچھ نہیں کیا تم نے اب وہ اس کے بال سنوارتے نرمی اور محبت سے اسکا ڈر ختم کر رہا تھا۔ مجھے واش روم جانا ہے نرس کو بلائیں۔ ہانیہ نے نظر اسکی شرٹ کے کھلے بٹن پر رکھی۔ جہاں سے اسکے سینے کے کچھ بال نظر آ رہے تھے۔ پھر ہاتھ بڑھا کر اسے بند کر دیا۔ ہارون نے آنکھ کے اشارے سے اس حرکت کی وجہ پوچھی۔ وہ یہاں بہت ڈاکٹر اور نرس ہیں۔ صبح بھی وہ ڈاکٹر آپ کو گھور رہی تھی۔ ہارون کا قبضہ نکل آیا۔ او مائی گاڈ، ہانی تم ان فضول سی ڈاکٹر اور نرس سے جیلز ہو رہی ہو؟؟ وہ بھی اس سچویشن میں؟ یہاں دیکھو میری طرف ہارون نے اسکا چہرہ زبردستی تھما اور جھک کر بہت سارا پیار کیا۔ میں صرف تمہارا ہوں۔ ”صرف تمہارا۔“ تمہیں جیلز تب ہونا چاہیئے جب میں کہیں دیکھوں۔ میں تمہارے علاوہ کسی کو دیکھتا ہی نہیں تو بات ختم۔ مجھے واش روم جانا ہے نرس کو بلائیں ہانیہ اپنا چہرہ آزاد کروایا۔ نہیں اسکی ضرورت نہیں میں خود بھی لے جا سکتا ہوں ناٹ بیگ ڈیل۔ ہارون نے پیار سے اسے دیکھا اور اور بہت نرمی سے اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا۔

”وہ کلبز میں کبھی نہیں گیا تھا۔“ آج وہ امریکہ کے ناٹ کلب میں بیٹھا تھا۔ انس نے کبھی سگرٹ کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔ اب وہ اس زہریلی سگرٹ کے لمبے لمبے کیش لے رہا تھا۔ ساتھ ہی نظر بے ہودہ ڈانس کرتی ان لڑکیوں پر تھی۔۔۔ جن کے جسم چھپانے کی ان کو کوئی پروا نہ تھی۔ انس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔ دل سے آواز آئی انس یہ گناہ ہے۔ انس نے اس آواز کو بری طرح دبا دیا۔ تو میں نے کونسا گناہ پہلے کیا تھا؟ جس کی اتنی بڑی سزا ملی۔ کیا محبت کرنا اتنا بڑا جرم ہے۔ انس نے سگرٹ ایس ٹرے میں مسلا اور اپنے کھلے گریبان کو مزید کھولتے ایک لڑکی کے پاس گیا۔

Wanna dance with me??

انس نے اسکے آگے ہاتھ کیا۔ شیور بینڈ سم وہ آنکھ دبا کر اس سے چپک گئی۔ اس لڑکی نے بہت ڈرنک تھی۔ کچھ ہی دیر تک وہ اس پر بری طرح گر رہی تھی۔ مگر پھر بھی وہ لڑکی ڈانس کر رہی تھی۔ پھر وہ لڑکی ہاولڈ کر کے گئی اور جھولتی واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں دو گلاس تھے۔ انس نے گلاس کو گھورا تو لڑکی نے اسکے منہ کو لگا دیا۔ پھر اگلا گلاس وہ خود بھر کر لایا۔

Enjoy??

لڑکی نے سرگوشی کی۔۔۔

29 Tery Naam Ki Dharkan

All time..

انس پر اس ڈرنک کا اثر ہو گیا تھا۔۔ وہ بھی دکھ کی دنیا سے کہیں دور نکلنے لگا۔۔

Give me your one night handsome...

لڑکی نے انس کے ہونٹوں کو چھوتے کہا۔۔ انس کو ہوش ہوتا تو جانتا اسکی زندگی بھر کی عبادت لٹ رہی ہے۔۔ وہ انس کو کالر سے پکڑے اوپر ہوٹل روم تک لے گئی۔۔

جاری ہے

fb.com/

Komal Ahmed Novels

-The Writer

(نوٹ سورۃ توبہ ناول میں صفحات کم ہونے کی وجہ سے مکمل نہیں لکھی گئی ہے۔ یہ صف ۱۰۰ آیت تک ہے۔)

اسلام علیکم!

ہمیں اپنے Blog Kitabdost

<http://kitabdostpk.blogspot.be>

اور readingpoint

<http://readingpointpk.blogspot.be>

کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز

لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ

ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)

اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں

maisrasultan@gmail.com

فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعے رابطہ کریں

31 Tery Naam Ki Dharkan

اسے مارا۔۔۔ اب وہ مر جائے گا۔۔۔ ہاں تو مر جائے، جیسے کسی کی بیٹی کی عزت کرنی نہیں آتی ایسے مرد نے زندہ رہ کر کرنا بھی کیا ہے۔۔۔ برہان نے اسکی کلائی تھام کر کھنچا۔۔۔ باری کیا کر رہے ہو۔۔۔ یہ روڈ ہے۔۔۔ تم خود یہاں آئی ہو۔۔۔ وہ مسکراہٹ دبا کر بولا۔

تم بہت جلد ہو مجھے آج پتا چلا۔۔۔ نہیں ابھی تو تمہیں کچھ پتا ہی نہیں ہے میں کتنا جلد ہوں ایک بار اکیلے میں ملو تو۔۔۔ "باری" بسکل نے کتاب اسکے بازو پر ماری۔۔۔ اور اسے گھورتے چلنے لگی۔۔۔

وہ صبح ششدر سا بیٹھا بستر کی دوسری طرف اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ یہ کیا کر دیا میں نے اللہ۔۔۔ انس نے سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا۔۔۔ اب کیا ہو گا۔۔۔ وہ اپنے دکھتے سر کے ساتھ اٹھ کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔ موسم بدل رہا تھا پھر بھی ٹھنڈ تھی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اس سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔ وہ سب لٹا دینے کے بعد اب خالی سافٹ پات پر چل رہا تھا۔۔۔ میں نے بہت بڑا گناہ کیا اللہ۔۔۔ وہ معصوم لڑکی اسکا کیا قصور تھا۔۔۔ میں نے کب یہ چاہا تھا کہ میں اٹل کے ساتھ بددیانتی کروں یا اسے کی امانت میں خیانت کروں۔۔۔ انس نے کوٹ بیچ پر پھینکا اور خود بھی بیٹھ گیا۔۔۔ یہ سب کیا ہو گیا اللہ کیا میں اتنا کمزور تھا کہ اس نازک لمبے کی گرفت میں آ گیا۔۔۔ وہ اب مجھے کیسے قبول کرے گی۔۔۔ نہیں میں اس کے قابل ہی نہیں رہا۔۔۔ میں اسے چھوڑ دوں گا۔۔۔ انس نے اٹل لہجے میں اپنے دل کو فیصلہ سنایا۔

اٹل کو آج ایک مہینے بعد ہوش آیا تھا۔ اٹھتے وہ چیخنے لگ گئی۔۔۔ انس کو بلاؤ مجھے انس کے پاس جانا ہے امی میری امی کو بلاؤ۔ انس مجھے بچاؤ۔ امی ہائے امی کوئی میری کو بلاؤ۔۔۔ چھوڑ دو مجھے چھوڑ دو آہ۔۔۔ اٹل نے ساری ڈریس ہر مشین بے دری سے نوچ دی۔ مسز عباس کے لئے یہ لمحہ پریشان کن تھا۔۔۔ بسکل کو دو ہی دن پہلے ہانیہ نے بتایا تھا۔۔۔ تب سے وہ یہی تھی۔ اس کے ہونے سے برہان آفس میں پورا ٹائم دینے لگا تھا۔۔۔ وہ دونوں بے قابو ہوتی اٹل کو پکڑ رہی تھی۔۔۔ ڈاکٹرز نے اس کو نیند اوور انجیکشن دے دیا۔ نیند میں بھی وہ انس کو پکارتی رہی۔۔۔ انٹی آپ انس کو فون کریں یہ ہم سے ٹھیک نہیں ہو گی۔۔۔ مسز عباس کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا وہ خاموش ہو گئی۔۔۔ بسکل کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ آ گئی۔۔۔ بھلا کوئی بھی ماں اپنے بیٹے کے لئے ایسی بیوی کیوں تسلیم کرے گی جس کے دامن پر داغ لگ چکا ہو۔۔۔ بسکل نے برہان کو میسج کیا۔۔۔

تمہارا بھائی ائل کو تعلق دے گا؟ یا دوسری شادی کرے گا۔۔۔

ایک گھنٹے بعد برہان کا فون آیا۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو۔۔ وہ بے حد غصے میں تھا۔ ٹھیک کہہ رہی ہو اسکی بیوی یہاں مر رہی ہے اور وہ وہاں آرام سے رہ رہا ہے۔۔ یعنی اس کے لئے اس کا ہونا فضول ہو گیا۔ بسکل یہ ہمارا معاملہ نہیں ہے۔ انس کو اپنا فیصلہ خود کرنے دو۔۔ تمہارے لئے کہنا آسان ہے مگر انس کی جگہ خود کو رکھ کر دیکھو۔۔ کیا تم ہمدردی میں اتنا بڑا فیصلہ کر سکتی ہو۔۔ نہیں ہمدردی چند دن کی ہوتی ہے۔ مگر محبت ازل سے ابد تک۔۔ تم انکے بیچ میں بولو۔۔۔ بسکل نے فون بند کر کے گھورا۔۔ یہ برہان کو اتنی عقل کس وقت آئی۔۔؟؟ اور مجھے کیوں نہیں پتہ چلا۔۔

شہباز گروپ کا ٹینڈر ریجٹ کر دو۔۔ اور فل حال صرف پرانے تعلقات والے لوگوں سے ڈیل کرو۔۔۔ لاونج میں بیٹھا ہارون، برہان کو سمجھا رہا تھا۔۔ پورا وقت میں اون لائن تم سے انچ تو رہتا ہوں مگر پھر بھی تم دھیان رکھنا۔۔ اور کسی نئے ایمپلائی کو ہائیر مت کرو۔۔ تھرڈ کسی خالی کاغذ پر سگنچر مت کرنا۔۔ اور نا ہی پورا کانٹریکٹ پڑھے بنا سائن کرنا۔۔ اس وقت ہمیں ضرورت سے زیادہ چوکنا رہنا ہو گا۔۔ اتنا بڑا نقصان کوئی بلا وجہ نہیں کرتا۔۔۔ برہان نے سمجھداری سے اثبات میں سر ہلایا۔۔ اور آفس کے ایک ایک بندے پر نظر رکھو کوئی زرا بھی مشکوک لگے تو اس کی پوری انکوائری کروا۔۔ اس کے علاوہ عبداللہ کے بارے میں آفس کے لوگوں سے پوچھتے رہو۔۔ بی فرینسکل۔۔ اس نے کبھی تو کچھ تو کہا ہو گا شاید کسی کو یاد آ جائے۔۔۔ ٹھیک ہے بھائی۔۔ برہان نے اسکا ہاتھ دبایا۔۔ گڈ میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں جب تک نہ آؤں گھر پر ہی رہنا۔۔ اوکے برہان مسکرایا۔۔

'ہانی' وہ سفید شلوار سوٹ میں بالکل تیار تھا سر پر سفید جالیدار ٹوپی پہنے۔۔ جب اس نے ہانیہ کو پکارا ہانیہ باغ میں ہارون کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ اس نے پتک لمبی فراک پہنی تھی جو بہت زیادہ پھولی تھی۔۔ میری پرنس ہارون نے بازو پھیلائے۔ وہ اپنے لمبے بالوں میں تاج پہنے تھی۔ جب بھاگتی ہوئی آئی۔۔۔ اور اسکی بازو میں سما گئی۔۔ ہانی اب "حارث" نے پھر پکارا ہانیہ ہارون کے پیچھے چھپ گئی۔۔ چلو ہانیہ میں تمہیں لینے آیا ہوں دیکھو تمہارا بیٹا بھی میرے پاس ہے۔۔ نہیں میں نہیں جاؤں گی وہ ہارون کی پیچھے پوری طرح چھپ گئی۔۔ جاو ہانیہ ہارون نے اسے کہا۔۔ میں نہیں جاؤں گی پہلے وہ ہمارا بیٹا بھی لے گیا تھا۔۔ وہ کانپنے لگی۔۔ تم میری ہو ہانیہ۔۔ نہیں میں صرف اپنے ہارون کی ہوں میری لائف میں

33 Tery Naam Ki Dharkan

اور کوئی نہیں آسکتا۔ اپنے میری محبت مجھ سے چھین لی ہے بھائی۔ کیا آپ نے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔۔۔
 ہانی پر نسس ہارون نے اسکا چہرہ تھپکا۔ کیا بول رہی ہو۔ ہانیہ نیند سے جاگی۔۔ اور یک دم خواب بھول گئی۔ اور خوف اور وحشت سے کھلی آنکھوں سے خود پر بھٹکے
 ہارون کو دیکھنے لگی۔ کیا ڈر گئی ہو؟ ہارون اسکا ہاتھ سہلاتے خود سے لگایا۔۔۔ آہستہ آہستہ وہ سب یاد کرنے لگی اور ماحول سے مانوس ہونے لگی۔ پھر برا خواب۔۔۔
 ہارون... کافی دیر بعد ہانیہ نے اسکے شانے میں منہ دیئے ہی بولا۔۔۔ کیا بات ہے؟؟ میں نے پھر برا خواب دیکھا۔۔۔ ہانیہ نے آہستہ سے اسے اٹھاتا پہلا خواب بتایا۔
 جب حادثہ اس سے اٹکا بیٹا چھین کر لے گیا تھا۔ اب پھر یہ ہوا۔ ہارون نے اسے زور سے سمجھ لیا۔۔۔ یہ تمہارے دل کا وہم ہے ہانیہ جو خواب بن کر آ رہا ہے۔
 آپ مجھے کبھی اکیلا مت چھوڑنا ہارون پلیز! وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔ نہیں چھوڑوں گا میری پر نسس وہ اسکی کمر سہلانے لگ گیا۔۔ ایسا کرنے سے وہ سو جاتی
 تھی۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ باتیں کرتی سو گئی۔ ہارون نے آہستگی سے اسکی بند آنکھیں پر ہونٹ لگائے۔ ہانیہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگ گئی۔ سوئی نہیں وہ
 حیران ہوا؟ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔ دل بے چین ہو رہا ہے۔۔ میرے ہوتے ہوتے بھی؟ ہارون نے مصنوعی غصے دیکھائی۔ ہانیہ نے مکمل سرتک لے لیا۔ اب وہ
 اسی کے سینے سے لگی اسے نظر بھی نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔۔ آہستہ سے سورہ اخلاص پڑھتے وہ اسکے بال سہلانے لگ گیا۔ وہ اب تک ہارون سے چھپی تھی۔

قُلْ عُوَ اللّٰهُ اَعَدَّ

کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے

اللّٰهُ الصَّمَدُ

معبود برحق جو بے نیاز ہے

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا

وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ سَفْوَةٌ مُّكْتَسَبَةٌ

اور کوئی اس کا ہمسر نہیں.....

”میری آواز پیاری ہے نا؟؟“ ہارون نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔۔ بہت پیاری اندر ہی سے ہی آواز آئی۔۔ اور سنائیں۔۔۔ کوئی سنائیں؟؟
 سنائیں۔۔۔ ”اچھا“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلرَّحْمٰنُ (1)

رحمن ہی نے۔

عَلَّمَ الْقُرْآنَ (2)

قرآن سکھایا۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ (3)

اس نے انسان کو پیدا کیا۔

عَلَّمَهُ الْكِتٰبَ (4)

اسے پونا سکھایا۔ الْقُرْآنَ وَالْحِكْمَ (5)

سورج اور چاند ایک حساب سے چل رہے ہیں۔

وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ (6)

اور نیلیں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔

وَالسَّمَاءُ دُخَانٌ مُّسْتَقَرٌّ (7)

34 Tery Naam Ki Dharkan

اور آسمان کو اسی نے بلند کر دیا اور ترازو قائم کی۔ اَلَا تَلْعَوْنَ فِي الْمِيزَانِ (8)

تاکہ تم تولے میں زیادتی نہ کرو۔

وَأَقِمْ وَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ (9)

اور انصاف سے تولو اور تول نہ گھٹاؤ۔ وَالْأَرْضُ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ (10)

اور اس نے خلقت کے لیے زمین کو بچھا دیا۔

فَبِهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ (11) اس میں سیوے اور علاقوں والی سمجھیں ہیں۔ وَالْأَنْبُ ذُو الْعُنْفُ وَالرَّيْحَانُ (12)

اور بھوسے دار اناج اور پھول خوشبو دار ہیں۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (13)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (14)

اس نے انسان کو خشکری کی طرح جیتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ نَارِجٍ مُنْ ثَارِ (15) اور اس نے جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (16)

پھر تم (اے جن و انس) اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔

رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِينَ (17)

وہ دونوں مشرقوں اور مغربوں کا مالک ہے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (18) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔

مَرْجَ الْبَحْرِ بَيْنَ يَدَيْهِ (19)

اس نے وہ سمندر ملا دیے جو باہم ملتے ہیں۔

يَبْتَهِمُ جَهَنَّمَ لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ (20)

ان دونوں میں پردہ ہے کہ وہ حد سے تجاوز نہیں کر سکتے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (21)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔ مَرْجَ الْبَحْرِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْجَهَنَّمَ لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ (22) ان دونوں میں سے موتی اور مونک نکلتا ہے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (23)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔

وَنَجْمُ الْوُجَارِ الْفُجَارِ (24) اور سمندر میں پہاڑوں جیسے کھڑے ہوئے جہاز ای کے ہیں۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (25)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (26) جو کوئی زمین پر ہے فنا ہو جانے والا ہے۔

وَبَقِيَ وَجْدُ رَبِّكَ ذُو الْجَالِ وَالْأَكْمَامِ (27)

اور آپ کے پروردگار کی ذات باقی رہے گی جو بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (28)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔

يَرْبَاهُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ (29)

اس سے مانگتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، ہر روز وہ ایک کام میں ہے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (30)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔

سَنُفْرِغُ كَلَمًا لَّيْلَةً الْقَلْبَانِ (31)

اے جن و انس ہم تمہارے لیے جلد ہی فارغ ہو جائیں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (32) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّ اسْتَعْظِمْتُمْ أَنْ تَخْفَوْا مِنَ انْقِصَابِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْقَضُوا ۚ اَلَّا تَخَفُوا (33)

اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! اگر تم آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ، تم بغیر زور کے نہ نکل سکو گے (اور وہ ہے نہیں)۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (34)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔

35 Tery Naam Ki Dharkan

يَا رَسُولَ عَلِيمًا شَوَّاهُ قَمَرٍ نَارٍ فَافْشَاهُ فَلَا تَكْتُمِ اِنَّ (35)
تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم سچ نہ سکو گے۔

فَإِنِّي آتٍ بِرَبِّكُمْ مَخْذُومًا (36)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعت کو جھٹلاؤ گے۔

فَإِذَا انشأتهُمْ اِسْمَاءَ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ (37)

پھر جب آسمان پھٹ جائے گا اور پھٹ کر گلابی تیل کی طرح سرخ ہو جائے گا۔

فَإِنِّي آتٍ بِرَبِّكُمْ مَخْذُومًا (38)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعت کو جھٹلاؤ گے۔

فَيُؤَمِّرُهُ لَآئِنَالٍ عَنْ ذُنُوبِهِ اِنْشَاءً وَلَا يَخَافُ (39)

پس اس دن اپنے گناہ کی بات نہ کوئی انسان اور نہ کوئی جن پوچھا جائے گا۔

فَإِنِّي آتٍ بِرَبِّكُمْ مَخْذُومًا (40)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعت کو جھٹلاؤ گے۔

يُخْرِقُ الْمُجْرِمُونَ سِيْنَاهُمْ فَيُخَذُّ بِالنَّوَصِيِّ وَالْأَقْدَامِ (41)

مجرم اپنے چہرے کے نشان سے پہچانے جائیں گے پس پیشانی کے پاؤں اور پاؤں سے پکڑے جائیں گے۔

فَإِنِّي آتٍ بِرَبِّكُمْ مَخْذُومًا (42) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعت کو جھٹلاؤ گے۔

هَلْهُمْ مَخْذُومٌ اِلَّا يَكْذِبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ (43)

یہی وہ دوزخ ہے جسے مجرم جھٹلاتے تھے۔

يَكُونُونَ فِيْهَا وَيُنَادِيهِمْ اِنْشَاءً (44)

گناہ گار جہنم میں اور کھولتے ہوئے پانی میں ترپتے پھریں گے۔

فَإِنِّي آتٍ بِرَبِّكُمْ مَخْذُومًا (45)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعت کو جھٹلاؤ گے۔

وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ (46)

اور اس کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے دو باغ ہوں گے۔

فَإِنِّي آتٍ بِرَبِّكُمْ مَخْذُومًا (47)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعت کو جھٹلاؤ گے۔

ذُو اَلْبَاقِعَاتِ (48)

جن میں بہت سی شائیں ہوں گی۔ فَإِنِّي آتٍ بِرَبِّكُمْ مَخْذُومًا (49)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعت کو جھٹلاؤ گے۔

فَيُخَيِّمُهُنَّ اَعْيَانُ الْجَنِّ (50)

ان دونوں میں دو چشمے جاری ہوں گے۔

فَإِنِّي آتٍ بِرَبِّكُمْ مَخْذُومًا (51)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعت کو جھٹلاؤ گے۔

فَيُخَيِّمُهُنَّ مِنْ حُلٍّ فَاَكْبَرُ رَوْحَانِ (52)

ان دونوں میں ہر میوہ کی دو قسمیں ہوں گی۔

فَإِنِّي آتٍ بِرَبِّكُمْ مَخْذُومًا (53)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعت کو جھٹلاؤ گے۔

مُتَّعِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَاطُحًا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ ذَانِ (54)

ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے کہ جن کا استر مٹھی ہوگا اور دونوں باغوں کا میوہ جھٹک رہا ہوگا۔

فَإِنِّي آتٍ بِرَبِّكُمْ مَخْذُومًا (55)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعت کو جھٹلاؤ گے۔

فَيُخَيِّمُهُنَّ اَعْيَانُ الْجَنِّ (56) ان میں چچی لگا ہوں والی عورتیں ہوں گی، نہ تو انہیں ان سے پہلے کسی انسان نے اور نہ کسی جن نے چھو

فَإِنِّي آتٍ بِرَبِّكُمْ مَخْذُومًا (57)

36 Tery Naam Ki Dharkan

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔

کَا تُحَرِّقُ إِلَٰهًا كَثِيرًا وَتُنْجِيَانِ (58)

گویا کہ وہ یا قوت اور موت کا ہیں۔ فُتَّيْ اَللّٰہ رَبُّکُمَا جَہَنَّمِ اِن (59) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔

حَلَّ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (60) نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہے۔

فُتَّيْ اَللّٰہ رَبُّکُمَا جَہَنَّمِ اِن (61)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔ وَ مِمَّنْ ذُوْیْہِمَا جَہَنَّمِ اِن (62) اور ان دو کے علاوہ اور دو باغ ہوں گے۔ فُتَّيْ اَللّٰہ رَبُّکُمَا جَہَنَّمِ اِن (63) پھر تم اپنے رب

کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔

مُدْعٰیٰہِیْنِ (64)

وہ دونوں بہت ہی سبز ہوں گے۔ فُتَّيْ اَللّٰہ رَبُّکُمَا جَہَنَّمِ اِن (65)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔ جَہَنَّمِ اِن (66) ان دونوں میں دو خوشے ایسے ہوئے ہوں گے۔ فُتَّيْ اَللّٰہ رَبُّکُمَا جَہَنَّمِ اِن (67) پھر تم اپنے

رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔ جَہَنَّمِ اِن (68) ان دونوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔ فُتَّيْ اَللّٰہ رَبُّکُمَا جَہَنَّمِ اِن (69) پھر تم اپنے

رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔ جَہَنَّمِ اِن (70) ان میں ٹیک خوبصورت عورتیں ہوں گی۔ فُتَّيْ اَللّٰہ رَبُّکُمَا جَہَنَّمِ اِن (71) پھر تم اپنے رب کی کس

کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔

خٰوِرٍ مَّقْصُوْرٰتٍ فِی الْاِیْنٰمِ (72)

وہ حوریں جو عیموں میں بند ہوں گی۔

فُتَّيْ اَللّٰہ رَبُّکُمَا جَہَنَّمِ اِن (73)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔ لَمْ یَلْمِزْہُمْ شَیْئًا اِنْہِمْ قَبْلَہُمْ وَاَلَّا یَجَآئَ (74) نہ انہیں ان سے پہلے کسی انسان نے اور نہ کسی جن نے چھوا ہو گا۔

فُتَّيْ اَللّٰہ رَبُّکُمَا جَہَنَّمِ اِن (75)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔

مُتَّحِنِیْنَ عَلٰی رُفُوْدٍ خُضْرٍ وَّ اَبْیَضٍ (76) قالینوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے جو سبز اور نہایت قیمتی نفیس ہوں گے۔

فُتَّيْ اَللّٰہ رَبُّکُمَا جَہَنَّمِ اِن (77) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹاؤ گے۔ شٰہِدَکَ اٰمَنُ رَبِّکَ ذٰی الْاَلْبَآلِ وَالْاَحْزَامِ (78) آپ کے رب کا نام بابرکت ہے جو بڑی

شان اور عظمت والا ہے۔

”کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد ہارون نے پوچھا۔ ”بس یا اور؟“۔ مگر جواب نہیں آیا تو اس نے آہستگی سے کمر کا کنارہ اٹھایا تو وہ پر سکون ہو کر سو رہی تھی۔۔۔ بے شک سب سے زیادہ سکون اللہ کے کلام میں ہی ہے۔۔۔ ہارون نے اس کے بال چوم کر کمر واپس ڈال دیا۔۔۔

آج پھر وہ نائٹ کلب میں تھا۔۔۔ ہر طرف رنگ و بو کا طوفان تھا۔۔۔ وہ لڑکی سرخ ٹوپ جو پیٹ سے اوپر تک تھا عریاں بازو اور سفید بے نام شارٹس کے ساتھ اس تک آئی گہرا میک اپ گورا رنگ،، شہد آگہی آنکھوں والی لڑکی وہ بے حد حسین تھی۔۔۔ اس کے آنکھیں اٹل جیسی تھی نشے میں ڈوبے انس کو لگا وہ اٹل ہی ہے۔۔۔ ہائے بیند سم لڑکی اس کے جسم پر ہاتھ پھیرتے بولی۔۔۔ انس نے اسے اٹل سمجھ کر کھینچ لیا۔۔۔ وہ اسکی گود میں بیٹھ کر انجوائے کرنے لگ گئی۔۔۔ یہاں نائٹ کلب میں آنے والی لڑکیاں ایسی ہی بولڈ۔۔۔ اور اونچے خاندانوں سے تعلق رکھنے والی کال گرل تھی۔۔۔ جو ایک رات گزار کر اچھا بوائے فرینڈ ڈھونڈتی تھی۔۔۔ وہ لڑکی ضرورت سے زیادہ بولڈ تھی اس لئے وہی انس کے ساتھ شروع ہو گئی۔۔۔ اور انکو دیکھنے کے لئے کوئی فارغ تھا بھی نہیں کیونکہ وہاں ہر دوسرا کپل یہی کر رہا تھا۔۔۔ اور جو ڈانس کر رہے تھے۔۔۔ آخر میں انکا بھی انجام ہونا تھا۔۔۔ آئی لو یو اٹل آئی لو یو۔۔۔ وہ صرف یہ ہی بولتا اس لڑکی پر اپنے جذبات لٹا رہا تھا۔۔۔ وہ لڑکی اتنے میوزک میں کچھ سن نہیں یا

37 Tery Naam Ki Dharkan

رہی تھی۔۔ اس لئے وہ انس کے ساتھ فحش ہوتی گئی۔۔۔

Bad things are for bad men, and bad men are for bad things. And good things are for good men, and good men are for good things; these are innocent of all that they (calumniators) allege. For them is forgiveness and an honourable provision.

(ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے ہیں۔ اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں۔ یہ لوگ اُس سے بری الذمہ ہیں جو وہ کہتے ہیں۔ انہی کے لئے مغفرت ہے اور عزت والا رزق ہے۔) (النور)

وہ اپنی لٹی ہوئی حالت کا ذمے دار خود تھا۔۔۔ بے شک جو ائل کے ساتھ ہوا غلط تھا۔ مگر انس کو کیا حق تھا کہ وہ کسی اور بدلہ سے لے۔۔۔ میں نے ایک جگہ پڑھا تھا۔ مشکل کے وقت جب ہم غلط راستے پر چلنے لگ جائیں تب ہماری آزمائش نیکی کی جگہ پھانس بن جاتی ہے۔۔۔ اور انس کے ساتھ بھی وہی ہو رہا تھا۔۔۔ اور اب وہ کسی سے نظر ملانے کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔ انس نے کافی کا مگ چھنا کے سے سنک میں پھینکا۔۔۔۔ اسی وقت فون کی بیل ہوئی۔۔۔ ائل کو ہوش آ گیا ہے وہ تمہارا پوچھ رہی بولو کیا جواب دینا ہے؟ ممانے اسکا حال دریافت کرنے کے بعد پوچھا۔۔۔ انس خاموش ہو گیا۔۔۔ کیا وہ اس معصوم کے قابل رہا تھا؟ انس جانتا تھا جو کچھ اس کے ساتھ ہوا وہ اس سب کے ”مطلب“ سے بھی انجان ہے۔۔۔ اتنا تو وہ اس سے باتیں کرتے جان چکا تھا۔ وہ کتنی پاکیزہ ہے۔۔۔۔۔ جو کچھ ہوا، اس میں انس یا ائل کسی کا قصور نہیں تھا۔۔۔ بس یہ قسمت کی بات تھی ائل کی قسمت میں یہ داغ لکھا تھا۔۔۔ انس بچے میں تم کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔۔ کیا تم نہیں رہنا چاہتے اس کے ساتھ۔۔۔ ممانے نرمی سے پوچھا۔۔۔ حارث کو کھونے کے بعد وہ اولاد پر زبردستی کی قابل نہیں تھی۔۔۔

“is it possible mama??

انس نے تھوک نگل کر کہا۔۔۔ تمہارا فیصلہ ہی آخری فیصلہ ہوگا انس تم فکر مت کرو۔۔۔ ممانے دی اس بچی کی قسمت میں جو ہوا اسے وہی ملے گا۔۔۔ انس نے کرب سے آنکھیں موند لی اور گہرا سانس لیا۔۔۔ مجھے سوچنے کے لئے وقت چاہیے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ انس نے خدا حافظ کہہ کر فون رکھ دیا۔۔۔ اور پھر

سگرٹ کا پیکٹ دراز سے نکالا

◆ ◆ ◆ ◆ ◆

ڈاکٹر ائل کی ڈریپ چیک کر کے میڈیسن چیئج کرنے لگی۔۔ اب کیسا فیل کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ ہمدرد مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔ مگر ائل کی شہد رنگ آنکھیں اتنی ویران تھیں۔ "جیسے قبرستان کی گہری قبر" ڈاکٹر کے سوال پر جتنی وحشت سے ائل نے ان کو دیکھا۔ ڈاکٹر کے اندر سنسنی سے اٹھی۔ وہ جلدی سے میڈن لکھ کر چلی گئی۔ ممائنس نہیں آئے؟ اس نے مسز عباس کی طرف دیکھ کر ٹھنڈے لہجے میں پوچھا۔ اس کے ایگزیمینز ہیں چندا تم ٹھیک ہو جاؤ تو آئے گا۔ آپ نے اسے بتایا نہیں میرا سب ختم ہو گیا، ”مسز عباس کے چہرے پر بہت سے سائے لہرائے مگر ائل کا لہجہ سنجیدہ سرد تھا۔ ہر جذبات ہر امید سے عاری۔۔۔۔۔

نا نہیں بیٹا۔ ایسی باتیں مت کرو۔۔ تم زیادہ مت سوچو آج ہم گھر چلیں گے تم خوش نہیں ہو؟

اس بات پر اہل نے آنکھیں دوسری طرف غیر مرئی نقطے پر جمالی۔۔۔

پولیس تم سے بیان چاہتی ہے اٹل تم جانتی ہو ان کو وہ کون تھے؟؟

[illegible]

انس آپ آئے تھے۔۔ میں جانتی ہوں۔۔ میں سب سن رہی تھی۔۔ آپ کے لمس سے میسجائی ملی تھی۔۔ پھر کیوں چلے گئے۔۔ کیا آپ نے میری بڑھتی دھڑکنوں کو محسوس نہیں کیا۔۔ نکاح تو روح کا رشتہ ہوتا۔۔ تو آپ کو صرف اس جسم سے محبت تھی۔۔ جو اب آپ کے قابل نہیں رہا۔۔ میں تو قدرت کے راز سے انجان تھی۔ کیا آپ مجھے سمجھ نہ سکے؟ تو مجھے اپنی زندگی سے نکال دیں انس۔۔ بس اپنا نام مت چھنیں،، ورنہ میں مر جاؤں گی۔۔ پھر نا دھڑکن چلے گی نا سانس آئے گی۔۔ سب ختم ہو جائے گا۔۔۔۔

◆ ◆ ◆ ◆ ◆

”کھاو گے؟ بسمل نے چنے برہان کے آگئے کئے۔۔۔ جیسے ہی اس نے لینے کو ہاتھ بڑھایا۔۔۔ بسمل مٹھی بند کر لی۔۔۔ تمہارا ان سے کیا بنے گا۔۔۔ بندر تو یہ کھاتے ہی نہیں۔ وہ پارک میں واک کر رہے تھے۔۔۔ یونیورسٹی کے بعد وہ اسے کچھ بات کرنے وہاں لے آیا تھا۔۔۔ بندر کیا کھاتے ہیں پھر؟ برہان نے اچانک بریک لگاتے پوچھا۔۔۔ شرارت اسکی آنکھوں سے جھلک رہی تھی۔۔۔ بندر۔۔۔ آں بسمل سوچ میں پڑ گئی۔۔۔ بندر شاید لوگوں کی چیزیں چوری کر کے کھاتے ہیں۔ اس طرح؟؟ برہان کی گہری بھوری آنکھیں شرارت سے مسکرائی اس نے بسمل کی پھیلی ہتھیلی پر منہ سے سب چنے کھا لئے۔۔۔ وہ اپنا خالی ہاتھ منہ کھول کر دیکھتی رہ گئی۔۔۔ باری بندر میں

نے کتنی مشکل سے پھیلے تھے۔۔۔ وہ روہانسی ہو گئی۔۔۔

اور ناراض ہو کر واپس جانے کے لئے تیز تیز چلنے لگ گئی۔۔۔ وہ کمر پر ہاتھ جمائے منہ چلاتا اسے دور جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔ پارک کے باہر دو کتے تھے۔۔۔ بسل نے بلیک ڈریس پہنا تھا۔۔۔ کتے نے اسکی فراک کھینچی اور بچاؤ بچاؤ کرتی اندر واپس بھاگی۔۔۔ برہان کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا۔۔۔ باری ان کو روکو بندر بچاؤ مجھے۔ مگر وہ ہنس ہنس کر پاگل ہو گیا۔۔۔ اچانک ایک لڑکا اور بھی برہان کے ساتھ کھڑا ہو کر ہنسنے لگا۔۔۔ تو برہان کے لب سکڑ گئے۔۔۔ اور آنکھیں سرخ ہونے لگ گئی۔۔۔ پہلے تو برہان نے اس کے جبرے پر بیچ مارا پھر پیٹ کے نیچے بوٹ مارا وہ لڑکا درد سے بلبلا اٹھا اور زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ برہان نے سیٹی بجائی کتوں کی زبانیں نکل آئی اور وہ ہانپتے اس تک آئے اور اس کے پاؤں چاٹنے لگ گئے۔۔۔ بسل نے منہ کھول کر یہ تماشہ دیکھا۔۔۔ یہ تمہارے جاننے والے تھے۔۔۔ نہیں یہ تو میرے دوست ہیں برہان نے ایک گھٹنا گھاس پر لگایا۔۔۔ ”ویسے تمہاری اوقات یہی ہے“ بسل نے ہانپتے دور سے ہی خونخوار لہجے میں کہا۔۔۔ برہان نے تاسف سے سر ہلایا۔۔۔ کتے چلے گئے تو بسل پانی کی بوتل پھینک کر اس کے پاس آئی۔۔۔ تم نے کوئی بات کرنی تھی؟ ہاں وہ برہان نے اسکی طرف دیکھتے کہا۔۔۔ بسل بھی اسی کی شکل دیکھ رہی تھی۔۔۔ میں چاہتا ہوں ہماری شادی ہو جائے۔۔۔ باری وہ چیخ پڑی۔۔۔ تم ہوش میں ہو؟ میں ابھی پڑھنا چاہتی ہوں۔ تمہارا گریڈ ابھی شروع بھی نہیں ہوا ٹھیک سے۔۔۔ اور میرے گھر والے اتنی آفت میں تیاریاں نہیں کر سکتے اور وہ جو تمہاری دونوں بھانجیاں ہیں۔۔۔ ان کا خیال نہیں تمہیں آخر میں بسل نے گھورا۔۔۔ بسل،، برہان نے ماتھے پر بل ڈال کر اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔ جو بسل نے کھینچ لیا۔۔۔ برہان نے اب سختی سے پکڑا۔۔۔ سنو تو جان۔۔۔ یار میں بہت ڈر گیا ہوں۔ جو کچھ بھی ہوا۔۔۔ اس کے بعد میں تمہیں خود سے دور نہیں رہنے دے سکتا۔۔۔ تمہیں پڑھنا ہے میرے ساتھ رہ کر پڑھ لو۔۔۔ میں کبھی نہیں روک سکتا تمہیں۔ اور میرا گریڈ سٹارٹ ہے مگر برائیڈ ہے تم جانتی ہو؟۔۔۔ میں ایوننگ کالج میں جاتا ہوں تم میرے ساتھ اسے جوائن کر سکتی ہو پلیز۔۔۔ برہان نے اسکا ہاتھ اپنے چہرے پر رکھا۔۔۔ تو پہلی بار بسل کو اسکا لمس عجیب لگا۔۔۔ وہ بے ساختہ نظر جھکا گئی۔۔۔ مان جاو نا جان پلیز۔۔۔ میرے لئے زندگی آسان کر دو۔۔۔ مجھے نہیں پتا میرے امی ابو سے بات کر لینا۔۔۔ بسل نے روانی میں کہا۔۔۔ انکی فکر نہیں صرف تمہارے انکار سے ڈر لگتا تھا۔۔۔ شکر ہے تم مان گئی۔۔۔ برہان نے مسکرا کر اٹھتے ہاتھ اس کے سامنے پھیلا دیا۔۔۔ تو وہ اسکے ہاتھ پر اپنی نازک سفید ہتھیلی رکھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

بارون لیپ ٹوپ پر اپنا کام کر رہا تھا۔ پاس ہی بے شمار فائلز بکھری تھیں۔ ہانیہ نے منہ بسور کر اسے دیکھا۔ مجھے لگا آپ میری خاطر گھر ہیں۔۔۔ ہانیہ کی آنسوؤں میں بھیگی آواز بارون کے کانوں تک ٹکرائی۔۔۔ بارون نے کام سے لفظ بھر کو روک کر اسے دیکھا۔۔۔ جس کی بڑی بڑی کالی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے مگر ابھی

تک آنکھوں کے اندر ہی تھے۔۔ ہر وقت تو اس کمرے میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اب کیا چاہتی ہو کام بھی ناکروں؟ وہ حیرانگی سے پوچھنے لگ گیا۔۔ ہاں تو کریں کام آفس چلے جایا کریں۔ گھر کیوں بیٹھے ہیں زن مرید بن کر۔۔ ہانی تمہارا مطلب ہے اب میں بے غیرت بے کار شوہروں کی طرح کام چھوڑ کر گھر بیٹھ جاؤں؟ اور تمہارے پاؤں دباؤں؟؟ پاؤں مت دبائیں مگر پیار کی باتیں تو کر سکتے ہیں نا۔۔ ہانیہ نے آنسو دوپٹے سے صاف کئے اور آنکھیں بند کر لی۔۔ ہارون نے جھک کر اسکی سرخ ناک چومی۔۔۔ مجھ سے نہیں ہوتے عاشقوں کی طرح اظہار تم میری بیوی ہو اور میری زندگی کا سب سے اہم حصہ۔۔ بس یہی کافی ہے۔ ہارون نے اسکے آنسو صاف کئے اور آنکھیں چوم، کر کہا سو جاؤ تم“ اور دوبارہ کام کرنے لگ گیا۔ ہانیہ غصے سے سرخ ہوتی سو گئی۔۔۔۔۔ ”بس میرے نصیب میں ہارون عباس کا غصہ ہی لکھا ہے۔

تم اتنی جلدی واپس ابھی تو تم رکنا چاہتے تھے شہباز خانم کو دیکھ کر کرنل فاروق حیرت اور خوشی سے بولے۔۔ شہباز نے ہنس کر بتایا۔ کہ بیوی کے کھو جانے کے دکھ سے ہارون گھر بیٹھ گیا ہے۔ اور دفتر پر اسکے بھائی نے قبضہ کر لیا ہے۔۔ (یہ انفارمیشن ہارون نے پھیلائی تھی) ہمم بہت خوب اور اٹل مر گئی۔۔؟ کرنل فاروق نے ایسے پوچھا جیسے گاجر کاٹ دی۔۔ نہیں وہ ہسپتال میں ہے اور اسکا شوہر باہر دوسری عورتوں کے ساتھ سہاگ رات منانے میں مصروف ہے۔۔ اس بات پر دونوں نے بے ہودہ قہقہہ لگایا۔۔۔ یعنی وہ اس کے لئے بے کار ہو گئی ہے۔۔ کرنل فاروق نے معنی خیز بولا۔۔ اب آئے تو شمرش لالہ سے اٹل کا نکاح کروا دینا۔۔ ویسے بھی اب اسکی کوئی قیمت نہیں لگنی کشمیر میں۔۔ اور کشمیر کی عورت خاص کر حویلی کی باہر کسی غیر سے نکاح نہیں کر سکتی۔ ٹھیک کہتے ہو تم۔۔ خیر اپنی ماں سے مل لو۔۔ بڑی بے چین رہتی تھی۔۔

ماں مت کہو مجھے اپنی غلیظ زبان سے شہباز خانم کی ماں نے رخ موڑ لیا۔ کیا مطلب بی جی وہ چونکا۔۔ بی جی کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کرتی تھی۔۔ کجا کے کسی سے روٹھنا۔ ”اپنی ہی بہن کی عزت آبرو لٹوانے کے بعد بھی تم زندہ لوٹ آئے شہباز خانم“ لعنت ہے مجھ جیسی عورت پر جس نے تجھے پیدا کیا۔۔ لعنت ہے مجھ پر میں نے تجھے اپنی چھاتی کی گرمی میں پالا اپنا دودھ پلایا۔۔ میں تو تجھے کسی عورت کی طرف گندی نگاہ سے دیکھنا نہیں سیکھایا پھر تم اپنے باپ کے نقشے قدم پر کیسے چل پڑے شہباز تم تو اتنے اچھے تھے۔ پھر کیوں کیا یہ سب۔۔ شہباز خانم کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو گئی۔ ایک بار پھر اٹل کی چیخو پکار اسکی سسکیاں گونجنے لگ گئی۔۔ بی جی وہ میری سگھی بہن تو نہیں ہے چاچا کی بیٹی ہے۔۔ شہباز نے کمزور دلیل دی۔ وہ جیسا بھی جلاد تھا ماں کی عزت کرتا تھا اور محبت بھی سب سے زیادہ۔۔ شاباش بیٹے تجھے بھائی کہتی کہتی جوان ہوئی۔ تیرے ساتھ کھیلتی تھی۔ تیرے ساتھ میرے ہاتھوں سے نوالے کھاتی تھی۔ ماں تو اس بد بخت کی تین سال کی تھی تب جہان فانی سے کوچ کر گئی۔۔

[illegible]

42 Tery Naam Ki Dharkan

ہی دیا کجا ہے۔۔۔ تو شروش نے غصے سے شمسہ کی بد تمیزی بتا دی۔۔۔ اسی وقت حکیم صاحب نے شمسہ کو بلایا۔۔۔ وہ اتنی خوبصورت تو نا تھی کے شروش جیسے خوبصورت مضبوط کسرتی جسامت والے خوب رو خان سے اپنی حفاظت کرتی۔۔۔ ہاں اسکی نظر ابھی بھی جھکی تھی اس نے نظر بھر کر بھی خان کو دیکھنے کی گستاخی نہیں کی۔۔۔ حکیم گامے نے اسکو بہت ڈانٹا اور شروش کے پیر پکڑ کر معافی مانگنے کو کہا۔۔۔ شروش جانتا تھا۔ اس نے پہلے اپنے باپ کا حکم مانا تھا اب وہ لڑے گی کہے گی۔۔۔ آپ ہی دروازہ کھولنے سے منع کیا تھا مگر۔۔۔ وہ فوراً بیٹھ گئی اور معافی مانگنے لگ گئی۔۔۔ پھر حکیم کے کہنے پر دودھ لینے گئی۔۔۔ جبکہ حکیم صاحب نماز پڑھ رہے تھے وہ ویسے ہی آئی جھکی آنکھیں اور کھڑی گردن کے ساتھ تو شروش نے اس سے پوچھا تم نے معافی کیوں مانگی تم بولی کیوں نہیں۔۔۔؟ اس وقت شمسہ نے ایک سیکنڈ کی نظر اٹھائی۔۔۔ شروش کی شہد رنگ آنکھوں میں وہ گلابی لائینوں والی ملنیز آنکھیں اٹھی اور جھک گئی۔۔۔ شروش مبہوت رہ گیا۔۔۔ کیا اتنے رنگ بھی ہوتے ہیں کسی کی آنکھوں میں۔۔۔ یہ بھی میرے بابا کا حکم تھا۔۔۔ وہ پیر چاٹنے کو کہتے میں وہ بھی کرتی۔۔۔ اور شروش نے سوچا یہ واقعہ انمول ہے اگر یہ کسی خان سے اپنی حفاظت کرتی ہے تو اسے ضرور کرنی چاہیے۔۔۔ پھر ایک ہفتے بعد شمسہ شروش کی ہو گئی۔۔۔ بابا سائیں نے اسکا نکاح تو کروا دیا۔۔۔ مگر ساتھ ہی باور بھی گروا دیا اٹل اسکی منگیتر ہے۔۔۔ مگر وہ بہت چھوٹی ہے اور میں شادی شدہ ہوں اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا ہوں آپ شہباز سے اسکی شادی کروا دیں۔۔۔ اسکی بات پر بابا سائیں نے قہقہہ لگایا۔۔۔ برخوردار بیوی سے محبت نامرد کرتے ہیں۔ خیر تمہیں کرنی ہے تو کرو ہمیں اعتراض نہیں مگر اٹل کی شادی تم سے ہو گئی۔۔۔ اسکا حصہ ہم باہر نہیں دے سکتے۔۔۔ وہ بچی ہے بابا سائیں۔۔۔ مجھ سے پندرہ سال چھوٹی ہو گئی۔۔۔ تمہیں اس کے چھوٹے ہونے پر اعتراض ہے؟؟ مجھے دوسری شادی پر اعتراض ہے۔۔۔ شہباز بھی تو کر سکتا ہے وہ کر لے شروش نے جان چھڑوائی۔۔۔ برخوردار تم نے ہمیں پاگل سمجھا ہے کیا۔۔۔ شہباز کی شادی تمہارے ماما جی کے ہاں ہو گئی۔۔۔ انکا کوئی بیٹا اور وارث نہیں اب بیٹی باہر دے کر جائیداد کی تقسیم کریں گے یہ میں ہونے نہیں دوں گا۔۔۔ بابا کی سوچ پر شروش نے تاسف سے سر ہلایا۔۔۔ سوری بابا سائیں۔۔۔ میں یہ نہیں کر سکتا آپ کچھ اور سوچ لیں۔۔۔ اور ٹھیک چار سال شروش کے مسلسل انکار کے بعد جب اٹل سولہ سال کی ہوئی تو اسے بیچنے کا پروگرام بنالیا گیا۔۔۔ شروش تک جب یہ خبر پہنچی تب تک اسکی لاڈلی بہن اس خوفناک حویلی سے جا چکی تھی۔۔۔ وہ گدی کا وارث تھا وہ اٹل کو بچا سکتا تھا مگر اس نے شائد کسی پر یقین کرنا اب مناسب نہیں سمجھا اور چلی گئی۔۔۔ مگر اسکی بد نصیبی وہاں بھی اسکا پیچھا کرتی پہنچ گئی۔۔۔

میں نے یہ مگ نیا لیا ہے اور دیکھو اس پر ہم دونوں کا نام بھی ہے۔۔۔ انس نے مسکراتے اسے سکاپ پر مگ دیکھایا ڈیپ ریڈ خوبصورت مگ پر بلیک کلر میں ان دونوں کا نام جگمگا رہا تھا۔۔۔ اٹل شرمائی۔۔۔ پیارا ہے نا۔۔۔ یہ آپ نے کہاں سے لیا۔؟ اٹل نے نظر جھکائے ہی پوچھا وہ انس کے کہنے پر سکاپ پر بات کر تو لیتی تھی مگر شرم سے بلش

43 Tery Naam Ki Dharkan

ہوتی رہتی اور نظر اٹھانا اس کے لئے مشکل ہوتا اب بھی صرف مگ کو دیکھنے کے لئے اس نے نظر اٹھائی تو نظر صرف انس کے ہاتھ تک رہی۔۔ میں نیویارک گیا تھا نائیچیپس سٹڈی ٹور پر لاسٹ ویک وہاں سے خود بنوایا۔۔ جب میں واپس آوں گا تو تم بھی یہی یوز کرنا۔۔ صرف ایک ہی لیا اٹل نے پوچھا۔۔ ہاں ایک ہی کافی ہے۔۔ انس نے سکون سے کہاں اٹل نے پہلے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ لئے پھر اسکے قہقہے پر کیمرہ اوف کر دیا۔۔۔ اگر تم نے کیمرہ اون نہیں کیا تو میں یہ مگ جینی کو گفٹ کر دوں گا۔ جی نہیں! اٹل نے فوراً کیمرہ اون کر دیا مگر اب وہ رخ موڑ کر بیٹھی تھی۔۔ ناٹ فئر اٹل۔۔ میں اتنی دور ہوں اور تم میرے ساتھ یہ سب کرو گی۔۔ مجھ سے نہیں دیکھا جاتا آپ ہنستے کیوں ہیں۔۔ اپنی بیوی کو نا دیکھ کر ہنسوں تو کیا دوست کی بیوی کو دیکھو؟؟ انس نے خفا ہو کر کہا۔۔ اگر اتنا برا لگتا ہے میرا ہنسنا تو اب میں بولوں گا بھی نہیں سارا موڈ خراب کر دیتی ہو۔۔ اٹل بے حد خفگی سے پلٹی اور گھٹنے پر تھوڑی گرا کر سکرین کے سامنے بیٹھ گئی۔ نظر ابھی بھی جھکی تھی۔۔ کافی پیو گئی؟ انس کی بات پر اٹل کی مسکراہٹ واپس آ گئی۔۔ وہ اتنی سی بات پر ہی مان جاتی۔ منہ کھولو۔۔ انس کی انوکھی بات پر وہ دلکشی سے ہنس دی۔۔ انس کو یہ ہنسی سب سے پیاری لگی۔۔ آپ مجھے پڑھائیں اب۔۔ وہ مصنوعی خفگی سے مگ کو سکرین پر دیکھتے بولی۔۔ جس میں

موجود کافی باتوں سے ٹھنڈی ہو گئی تھی۔۔ انس نے ٹوٹے ہوئے مگ کو دیکھا اور اپنی آنکھوں سے اشک صاف کئے۔۔ وہ دوزانوں بیٹھ کر مگ سے اٹل کا نام ڈھنڈنے لگا۔۔ اٹل کا نام بہت بری طرح خراب ہوا تھا انس نے ان ٹکروں کو مٹھی میں دبا دیا۔۔ ان ہی ہاتھوں سے جان بوجھ کر پھینکا ہے میں نے یہ۔۔۔ انس نے خود کو مگ توڑنے کی سزا دی۔۔۔ کیتھرین نے تاسف سے انس کو دیکھا۔۔ وائے یو کرائے مین؟ وہ کیتھرین کو دیکھ کر سر جھٹک کر صفائی کرنے لگا۔۔ ڈونٹ ڈو میں کر لوں گی۔۔ کیتھرین وہی لڑکی تھی۔ جو دو بار اسے کلب ملی تھی۔ اب وہ جب مرضی اس کے گھر آ جاتی وہ ایک کال گرل تھی مگر بے حد پیاری۔۔ دلکش۔

ہانیہ کی طبیعت میں دن با دن بہتری آرہی تھی اسکی وجہ ہارون کا پیار اور مکمل توجہ تھی۔۔ آج وہ اسکی فرمائش پر اسے باہر لایا تھا۔۔ ہانیہ نے کافی بار کہا اسے گارڈز کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ ساتھ ہیں مگر ہارون نے کان لپیٹ لئے۔۔ بار بار کہنے پر جب ہارون کا دماغ گرم ہوا تو اس نے بے حد خفگی سے اسے گھورتے دیکھ کر کہا۔۔ میں تمہارے لئے فلم کا ہیرو بن کر گنڈے موالیوں سے نہیں لڑ سکتا۔

اس لئے بہتر ہے جب تک مجرم ناپکڑا جائے تم پروٹیکشن میں رہو گی۔۔ اگر باہر جانا چاہو تو ٹھیک ورنہ میں اکیلا بھی فوٹرس جاسکتا ہوں۔ ہانیہ نے برا سامنہ بنایا اور مان گئی۔۔ آخر اس نے شاپنگ کرنی تھی۔۔ وہ کبھی ہارون کے ساتھ شاپنگ کا مزہ خراب نہیں کر سکتی تھی۔۔ کیونکہ ہانیہ کے مقابلے ہارون کی چوائس زیادہ خوبصورت تھی۔۔ وہ شوکیس کے سامنے کھڑی جیولری کیس دیکھ رہی تھی جب ایک نو عمر لڑکی ایک آدمی کی بازو سے لٹکی ضد کر رہی تھی۔۔ بھائی مجھے وہی سوٹ لینا ہے۔۔ نہیں چندا اس کی قیمت بہت زیادہ ہے ایسا سستا سوٹ بالکل اسی ڈیزائن میں انارکلی سے مل جائے گا۔۔ مگر یہ برانڈڈ ہے اور میں لوکل چیز سکول پہن کر نہیں جاؤں گی لڑکی کافی ضدی تھی۔۔ میری سب دوستیں مزاق بنائیں گی۔۔ ہانیہ کو اپنا بچپن یاد آ گیا۔۔ کالی بڑی بڑی آنکھوں والی ہانیہ ابھی کل ہی تو بات لگتی ہے۔۔ جب بھائی کے کندھے پر چڑی آئی تھی۔۔ اس نے سوٹ مانگا تھا اور لاکھ ضد پر بھی بھائی نے نہیں لے کر دیا۔۔ اور جب بھابی آئی تو جانے کہاں سے بھائی پیسے لاتے مگر سوٹ لے آتے۔۔ ہانیہ کو اسکی کزن وغیرہ اپنے کپڑے کچھ دفعہ پہننے کے بعد بھیج دیتی وہ ایل بی سے لائی جینز کے ساتھ کاٹ کر ہر شرٹ پہن لیتی۔۔ ہاں عید پر وہ پچھلی عید پر کزنز کی اترن پہنتی۔۔ ہانیہ کی آنکھوں سے جھرنا بہنے لگا۔۔ اسے لگا ایک اور ہانیہ اپنی بھائی کی لاپرواہی اور بھابھی کے تشدد کا نشان بن جائے گی۔۔ وہ آنسو صاف کرتی اس آدمی کے پیچھے گئی۔۔ ہارون فون سے نظر ہٹا کر چونکا۔۔ ہانی وٹ نہیں مگر ان سنی کرتی اس تک گئی۔۔ اور اس آدمی سے کچھ کہہ رہی تھی۔۔ جب تک ہارون پاس آیا ہانیہ اسے اپنے پرس سے اچھی خاصی رقم نکال کر دے چکی تھی۔۔ یہ کیا تھا ہارون نے کمر پر ہاتھ جمائے پوچھا۔۔ کچھ نہیں وہ نظر چرا گئی۔۔ نہیں مجھے پوچھنے کا حق دیں گی۔۔ میری محنت کی کمائی کس خوشی میں لوٹا کر آئی ہیں؟۔۔ ہانیہ کے آنسو پھر نکل آئے۔۔ وٹ نان سنس۔۔ پرس میں نے کچھ کہا تو نہیں۔ ہارون نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔ لاہور فوٹرس کی سڑک پر گزرنے والے لوگ اس پیارے سے کپل کو دیکھ کر گزر رہے تھے۔۔ اس لئے نہیں رو رہی ہانیہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔۔ پھر کیوں رو رہی ہو۔۔ اور کون تھا وہ؟ وہ اس بچی کا بھائی تھا۔۔ مجھے اسے دیکھ کر بس بھائی یاد آ گیا۔۔ کم اون پرس تم ملنے جانا چاہتی ہو ان سے؟ نہیں ہانیہ نے اسکے شانے سے

الگ ہوتے قطعی لہجے میں کہا۔ ان کی زندگی میں میری کوئی جگہ نہیں میں ان کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ نیگٹو۔۔۔ ہارون نے منہ بڑھایا۔۔۔ اگر تم ٹھیک ہو تو رونا بند کرو ہم رونا نہیں شاپنگ پر آئے ہیں۔۔۔ یس ہانیہ نے مشکل سے موڈ اون کیا۔۔۔ اور اسکی بازو پکڑ کر شاپنگ کرتی رہی۔۔۔ مگر اس کی ہر چیز میں بے دھیانی ہارون دیکھ چکا تھا۔۔۔ جتنی وہ اکسائٹ تھی اب اتنی ڈل ہو گئی تھی۔۔۔

گھر جاتے ہی ہانیہ سر منہ لیٹ کر لیٹ گئی۔۔۔ ہارون نے سر جھٹکا اور نماز پڑھنے لگا۔۔۔ دعا کے بعد اس نے دیکھا وہ ابھی تک اونڈھی لیٹی تھی۔ نماز نہیں پڑھنی پر نس ہارون نے اسے بال ہٹا کر گردن کو چوما مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔ کیا بات ہے کوئی چیز رہ گئی تمہاری پسند کی جو میں نے لے کر نہیں دی۔۔۔؟؟ وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا۔۔۔ ہانیہ نے زرا کسما کر سر ہارون کی ران پر رکھ لیا۔۔۔ "اوں ہوں، پہلے نماز پڑھ کر آؤ۔۔۔ ہانیہ انھی تو اسکا چہرہ اور آنکھیں بے حد سرخ ہو رہی تھی ہارون نے ایک نظر اسے دیکھا اور پاس رکھا کیچر پکڑ لیا۔۔۔ ہانیہ بھی نماز پڑھنے چلے گئی۔۔۔ پھر وہ نماز پڑھ کر سجدے میں بے انتہار رونے لگی۔۔۔ اتنا کہ اسکا سانس پھول گیا۔۔۔ ہارون اسے بازوؤں میں اٹھا کر لایا اور اپنی گود میں ہی گلے لگا لیا۔۔۔ کیوں پریشان ہو ہانی؟ ہمارا بے بی۔۔۔ ہانیہ نے سسکتے کہا۔۔۔ بس میری پر نس تمہیں تو فخر ہونا چاہیے اپنے بیٹے پر۔ اس نے اپنی جان دے کر تمہاری عزت کی حفاظت کی ہے اور تم رو رہی ہو۔۔۔ ہانیہ کے رونے میں اور تیزی آگئی۔ بس پر نس! ہارون نے اس پیار سے خود میں سموتے کہا۔۔۔ اللہ پاک ہمیں بہت پیاری بیٹی دے گا۔ اب تم دعا کرو جب وہ آئے تو لمبی زندگی لے کر آئے۔۔۔ پھر ہم اسے بہت سارا پیار کریں گے۔۔۔ میری تو جان ہو گی وہ۔۔۔ نہیں بلکہ میری پر نس ہو گئی۔۔۔ ہانیہ نے بچکیوں سے روتے بے حد خفگی سے اسے دیکھا جو اسکی گود میں تھی۔۔۔ ہارون مسکراتے ہوئے اپنی ٹانگوں پر کمر ڈالا۔۔۔ کیا کچا چباو گی؟ گھور کیوں رہی ہو۔۔۔؟ ہماری کوئی نہیں بیٹی ہونی بیٹا ہو گا پہلے اگر بیٹی ہوئی جب بھی آپ نے اسے پر نس کوئی نہیں کہنا۔۔۔ ہانیہ نے انگلی اٹھا کر کہا۔۔۔ ہارون نے اسکی انگلی پکڑ کر نیچے کی اور کلائی پکڑتے بالکل اپنے قریب کر لیا۔۔۔ تم جیس ہو رہی ہو؟ میری بیٹی سے۔۔۔؟ "ہرگز، نہیں ہانیہ نے خفگی سے کہا۔۔۔ نہیں تم بہت جیس لڑکی ہو۔۔۔ ہارون نے بے حد محبت سے کہتے شرارت

کی۔۔۔ ہانیہ کی آنکھیں شرم سے بند ہو گئی۔۔۔ اور گال دکھنے لگے۔۔۔ بس اتنا ہی دم تھا؟ ہانیہ نے اسکی گردن میں بازو باندھ کر اسی کے شانے میں چھپ کر پناہ لی۔۔۔ ”بہت خراب ہیں آپ.... ہارون نے جان دار قہقہہ لگایا اور اپنے دل کے قریب کر لیا۔۔۔

7 انچ کی ہیل کی ٹک ٹک کی آواز گہری خاموشی میں ارتش پیدا کرتی۔ کہیں کہیں کسی کیمین سے ٹائپنگ کی آواز گونجتی یا صفحہ پلٹنے کی آواز آتی۔۔۔ پیروں تک آتے بھورے سٹائلش فراک کے اوپر اس نے پنک کڑھائی کے رنگ کا سکارف لیا تھا۔ ایک کندھے پر گرم شال ڈالے وہ موبائل پر کچھ ٹائپ کرتی چلتی آرہی تھی۔۔۔ اس کے آگے دو گارڈ تھے دو پیچھے۔۔۔ ایک نو عمر لڑکا لاتعداد فائلز اٹھائے اس کے پیچھے بھاگ کر برابر چلنے کی کوشش میں تھا۔۔۔ ہارون اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے لئے یہ منظر دنیا کا سب سے خوبصورت منظر تھا۔ گہری لپ سٹیک کے ساتھ کالی بڑی بڑی آنکھوں میں کالج لگایا تھا جس کی زرا زرا لکیر باہر نکلتی تھی۔۔۔ ہاتھ میں پکڑے فون کی قیمت کم سے کم پاکستانی تین لاکھ تھی۔۔۔ اس کے ساتھ بیٹھا آدمی نم آنکھیں لئے ہانیہ کو دیکھ رہا تھا جو موبائل سے نظر ہٹا کر کسی ایمپلائی سے کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔ اور پھر کچھ آگے رک کر اس نے کسی لڑکی سے فائل لی اور کوئی ہدایت دے رہی تھی۔۔۔ اسکی چال میں کوئی لڑکھڑاہٹ نہیں تھی۔ وہ جہاں سے گزرتی لوگ اسے آدب سے سلام کر رہے تھے۔۔۔ اس آدمی کے پاس بیٹھی عورت کا منہ کھولا تھا۔۔۔ اور آنکھیں بھٹی۔۔۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں سونے اور ہیرے کے چمکتے زیور اسکی شان بتا رہے تھے۔۔۔ ہارون کے آفس کے بالکل ساتھ والے آفس کا گلاس ڈور اس کے لئے ایک گارڈ نے کھولا۔۔۔ دوسرے نے اندر جا کر سب چیک کیا۔۔۔ پھر وہ اندر گئی۔۔۔۔۔ یہ یہ یہ یہ ہانیہ تھی۔۔۔ بمشکل اسکی بھابی صرف اتنا ہی بول سکی۔۔۔ ہارون نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔ ”جی نہیں یہ مسز ہارون ہیں۔۔۔“ محبت اسکی آنکھیں اور لہجے سے ٹپک رہی تھی۔۔۔ ہانیہ کے بھائی نے اپنی آنکھیں صاف کی۔۔۔ میری گڑیا تو بہت پیاری ہو گئی۔۔۔ میرے ہی گھر رل گئی تھی۔۔۔ وہ ہانیہ کا پہلا حلیہ اور حال یاد کر کے اللہ کے آگے شرمندہ سے ہو گئے۔۔۔ بھلا کیا جواب دوں گا میں اللہ کو اپنی ماں کو جو اسے مجھے دے کر گئی تھی۔۔۔ ہارون نے ان کے کندھے پر دباؤ ڈالا اور اپنے آفس لے گیا۔۔۔ اندر سے ٹیب اون کیا جو ہانیہ کے آفس میں لگے کیمرے سے منسلک تھا۔۔۔ اپنی مخروقی ہیرے انگلیوں والا ہاتھ گال پر جمائے وہ اپنی جگہ پر بیٹھی لپ ٹوپ سکرین پر کچھ دیکھتی ایک لڑکے کو نوٹ کر رہی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ میں

دو انگوٹھیاں تھیں۔ جن کے ہیرے اپنے چمک سے اپنی ویلو بتا رہے تھے۔۔۔ گارڈز اس کے کمرے کے دروازے پر دو اندر اور دو باہر کو کھڑے تھے۔۔۔ ہانیہ نے کافی کامنگ منہ کو لگا کر رکھا اور اپنی سیٹ درست کی۔۔۔ ہارون مجھے اس سے ملو دو نا۔۔۔ بھائی نے اسے دیکھتے کہا۔۔۔ ہاں آپ چلیں آپ کا اپنا آفس ہے۔۔۔ اسکا بھائی فوراً اٹھنا چار بھابی کو بھی اٹھنا پڑا ورنہ جس قدر وہ جل رہی تھی۔۔۔ اسکا ئی حساب نہ تھا۔۔۔ دروازے پر گارڈ نے ان کو روک لیا۔ پہلے میڈم سے پوچھ لیں۔ گارڈ نے گھوری سے نوازا۔۔۔ میڈم آپ کے بھائی ہیں۔۔۔ وہ سمجھی برہان ہے۔۔۔ ہاں بھیج دو ہانیہ نے سر اٹھائے بنا با۔۔۔ بھائی اندر آئے تو ہانیہ نے منہ سے پین نکال کر جیسے ہی سر اٹھایا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں تعجب سر گیا۔۔۔ جی آپ لوگ؟؟ ہانیہ کی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی رمق نہیں تھی۔۔۔ ہانیہ اپنے بھائی سے نہیں ملے گی؟ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ میرے دو بھائی ہیں انکا نام برہان اور انس ہے۔۔۔ اس کے علاوہ میرا کوئی بھائی نہیں۔۔۔ ہانیہ نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔ ہانیہ تم پیسہ دیکھ کر بھائی سے بدتمیزی پر تر رہی ہو؟ بھابی نے انگلی اٹھا کر کہا۔۔۔ بھائی کی آنکھیں بھر آئی۔۔۔ یاد رکھنا تمہاری شادی ہارون سے ہم نے کروائی تھی۔۔۔ اب تڑوا بھی سکتے ہیں۔ بھابی کو شائد کوئی بھول تھی وہ پہلے والی ڈری سہمی ہانیہ ہے۔۔۔ وہ ہارون کی محبت اسکی شدت وہ جانتی تھی اس لئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔ آپ لوگ خود جائیں گے یا گارڈ سے کہہ کر باہر کروں۔۔۔ بھابی کا منہ کھل گیا۔۔۔ بھائی اپنی بچپن سے لے کر اب تک کی ہر زیادتی جانتے تھے۔۔۔ انہوں نے صرف اسے بوجھ سمجھا تھا۔۔۔ ہر چیز سے وہ ترس جاتی تھی نا اسکے پاس کھیلونے ہوتے نا اچھے کپڑے جو اسکی کزنز پہننے کے بعد پھینک دیتی وہ نیہ ملتے اس لئے وہ جینز کے ساتھ ہر شرٹ کو ایڈجسٹ کر لیتی تھی۔۔۔ باہر کی کوئی چیز نا گھر آتی نا سر کی کوئی چیز باہر کھانے جا سکتی تھی۔۔۔ خود وہ دوستوں کے ساتھ کھا آتا پھر بیوی آئی تو اس کو لے جاتا۔۔۔ مگر کبھی گھر میں اپنی یتیم بہن کا خیال نا آیا یہی وجہ تھی کے حادث کے ساتھ پہلی بار پی سی یکھنے کے بعد وہ کنفیوز ہو کر چپ ہو گئی تھی۔۔۔ اپنی کزن کی اترن پہنے اس وقت ہانیہ احساس کمتری میں چلی گئی۔۔۔ اللہ نے ہارون اسکی تقدیر میں لکھ کر ہر زخم بھر کر، ہر خواہش پوری کر دی تھی۔۔۔ رون کے ساتھ نے اس کی ذات کو معتبر کیا تھا۔۔۔ وہ بھابی کا پہلے دن سے لے کر آخر تک اپنے ساتھ بنایا رویہ بھولی نہیں تھی۔۔۔۔۔ کبھی مارتی سر پھٹ جاتا تو رات کو بھائی سے کہہ دیتی باہر لڑ آئی بھائی بنا پوچھے اسے ڈانٹ دیتے یہ بھی نا سوچتے یہ وہ بہن ہے جس کا نام انہوں نے رکھا ہے۔۔۔ پندرہ سال کی عمر میں وہ اس ننھی پری کے ماں باپ بن گئے تھے۔۔۔ گارڈ نے انکو باہر نکالا تو وہ اس

لڑکے کو اور گارڈز کو باہر جانے کا کہہ کر اکیلی ہو کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ ہارون جو تب سے اسکا رویہ دیکھ رہا تھا اب درمیانی دروازے سے فوراً اس کے پاس گیا۔۔۔۔ ہانی۔۔۔۔ پر نفس چپ ہو جاو ہارون نے اس کے منہ کو پانی لگایا۔۔ اٹھو گیومی ہگ ہارون نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔۔ وہ اسکے سینے سے لگی۔۔۔۔ لمبے سانس لیتی رونے لگی۔۔۔۔ پھر کچھ دیر تک خود ہی آہستہ آہستہ رک گئی۔۔۔۔ بس؟؟ ہارون نے اسکی تھوڑی اٹھا کر پوچھا۔۔۔۔ ہانیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ ہارون نے بے حد نرمی سے اسکا چہرہ صاف کیا۔۔۔۔ ہارون نے اس سے کچھ نہیں پوچھا۔۔۔۔ وہ چاہتا تھا وہ خود اپنے دل کی بات کہنا سیکھے۔۔۔۔ مگر وہ ہانیہ ہی کیا جو اپنا دل جلا جلا کر خون کالا نا کرے۔۔۔۔

"مسز عباس" عباس صاحب کے ساتھ ہسپتال کے ڈیوڑ کلینر کرنے گئی تھی جب انکے بیگ سے فون بجائیل نے بیگ سے فون نکالا تو انس کا نمبر جگما رہا تھا۔۔۔۔ ائل کی آنکھیں چھلک اٹھی دل نے شدت سے کہا اس دشمن جان کی آواز سن لو ائل نے منہ پر ہاتھ رکھ کر فون رسیو کیا۔۔۔۔ مگر انس نے کیسی ہیں ماما بول کر کہا۔۔۔۔ ماما میں کیتھیرین سے شادی کرنے لگا ہوں شی از پر گنٹ میں نے آپ کو بتایا تھا نا۔۔۔۔ ماما آپ جانتی ہیں نا میں یہ کیوں کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ ماما کچھ بول کیوں نہیں رہی کیا خفا ہو گئی ہیں؟۔۔۔۔ ائل کے ہاتھ سے فون گر گیا اور وہ زمین پر جس طرح گری اسکا سر پتھر کی زمین سے زوردار طریقے سے ٹکرایا۔۔۔۔ ہیلو ماما یہ شور کیسا تھا کیا ہوا؟۔۔۔۔۔۔ خون کی ایک لمبی دھار کمرے سے واش تک گئی۔۔۔۔ انس۔۔۔۔۔۔ صرف اتنی ہی آواز اس کی زبان تک آسکی۔۔۔۔

مسز عباس کمرے میں ائل کو لینے آئی تو وہاں پورا فرش خون آلودہ دیکھ کر چیخ پڑی۔۔۔۔ ائل لہلہلہ یہ کیا کر دیا بچے۔۔۔۔ ہاں سی گئی۔۔۔۔ فوری چیک ڈاکٹرز کو بلا کر اسکا چیک اپ کے بعد معلوم ہوا دماغ کے ایک حصے میں زور سے ضرب لگنے سے وہ کوما میں چلی گئی ہے۔۔۔۔ یہ نیوز سب کے لئے بہت شاکنگ تھی۔۔۔۔ انس کو کسی نے فل حال نہیں بتایا تھا۔۔۔۔ ہانیہ اور شیزہ نے رو رو کر برا حال کر لیا تو ہارون کے لئے ان سب کو سنبھالنا مشکل ہو گیا۔۔۔۔ اچھی بھلی ٹھیک ہو گئی تھی میں بالکل ٹھیک چھوڑ کر گئی تھی میرے سامنے خود چل کر صوفے تک گئی اور بیٹھی پھر یہ کیسے ہو لیا؟ مسز عباس دونوں ہاتھ آپس میں ملتی بولی۔۔۔۔۔۔ برہان نے ان کے گرد بازو پھیلا کر ان کے سر پر بوسہ دیا۔۔۔۔ آپ کوئی غلطی نہیں ماما، "ہو سکتا ہے چکر آگیا ہو اور گر گئی۔۔۔۔" بس کرو تم اپنی طبیعت کیوں خراب کر رہی ہو ہارون نے ہانیہ کو سرگوشی میں ہلکا سا ڈانٹا۔۔۔۔ ہانیہ نے آنسو میٹھو سے صاف کر لئے وہ جانتی تھی وہ اگر چپ نا ہوئی تو وہ سب کے سامنے بنا لحاظ کئے ڈانٹ دے گا یا گھر لے جائے گا۔۔۔۔

49 Tery Naam Ki Dharkan

برہان نے جتنا ٹھہرے اور سکون لہجے میں انس کو بتایا ”اٹل تو ما میں چلی گئی ہے۔“ وہ اتنا ہی شک میں چلا گیا۔ انس نے فون خوف سے ہاتھ ب میں پھینک کر پانی چلا دیا اسے لگا اب پاکستان سے فون آیا تو کوئی کہہ دے گا اسکی اٹل مر گئی یہ سنتے وہ بھی مر جائے گا۔ کیتھرین نے برہان کا بخار چیک کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو اس نے جھٹک دیا۔ ڈونٹ ٹچ می۔۔ وہ سلگتے لہجے میں بولا۔۔

Comeon Anas i m ur g'f dont be formal!!!

"you not my girlfriend u silly call girl please leave my home.."
انس ایم پر گنٹ وہ غصے سے بولی۔۔ انس نے پیلو کے نیچے سے دس ہزار ڈالر نکالے اور کیتھرین کے منہ پر پھینک دیئے۔۔
U need Aboshan..

i think its not my baby because i have no memory about any night.. who i spend with..u...

کیتھرین غصے سے سرخ ہو گئی اس نے پاس رکھا پانی کا جگ گرایا اور سارے پیسے اکٹھے کئے۔۔
U sick man u r right its not ur baby...

کیونکہ تم نے میرے ساتھ کبھی کچھ کیا ہی نہیں مجھے تو لگتا ہے تم اس لائق ہی نہیں ہو ہر روز اتنی پی لیتے ہو کے میری کوشش کے باوجود تم میرے قریب نہ آ سکتے تم تو بستر پر گرتے بے ہوش ہو جاتے تھے۔۔ ہنہ پاکستانی مرد۔۔ پہلی بار کوئی مسلمان لڑکا ملا تھا وہ بھی نامرد کیتھرین غصے سے کھول اٹھی اور چلی گئی۔ انس نے اللہ کو پکارا ان دو مہینوں میں اس نے کوئی نماز نہیں پڑھی تھی اسے لگا اس نماز بھول گئی ہے۔ کیا اللہ مجھے اپنے سامنے کھڑا کرنا پسند نہیں کرتا کیا غلطی ہوئی مجھ سے اللہ پاک؟ جو مجھ سے سجدے کا حق چھین لیا۔ انس نے اللہ کو پکارا پھر اسی طرح بے ہوش ہو گیا۔۔

جاری ہے

50 Tery Naam Ki Dharkan

تیسری قسط: ”تیرے نام کی دھڑکن“

از ”کومل احمد“

ہفتے مہینوں میں اور مہینے سالوں میں گزرنے لگے۔ مگر نا انس نے پاکستان کوئی رابطہ کیا نا ہی ہارون نے اس کا نیا ایڈریس کسی کو دیا۔ دو سال بعد اسکا ایڈریس ہارون کو بہت مشکل سے ملا تھا مگر وہ ابھی کسی مصلحت سے چپ تھا۔ وہ انس کو اسکا ٹائم دینا چاہتا تھا تاکہ وہ خود گھر رابطہ کرے۔ مگر انس تھا کہ اب تک نہ سنبھلا۔ اس میں اب تک ہمت نا ہوئی کے اللہ کے سامنے سجدہ کر سکے کبھی کبھی اسے لگتا اسکی نماز اور عبادت کو نظر لگ گئی ہے۔ کبھی وہ سوچتا کونسا ساری دنیا نماز پڑھتی ہے۔ شراب کا نشہ اب اسے بے ہوش نہیں کرتا وہ اب بھی نائٹ کلب جاتا مگر اس نے اپنے اعصاب پر قابو پانا سیکھ لیا تھا۔ وہ اب کسی کیتھرین کے کسی جال میں نہیں آتا اب بھی ایک خوبصورت لڑکی دیکھ کر انس کی آنکھیں چمکی، انس کی ویسل کی آواز پر وہ لڑکی کھینچی چلی آئی۔ انس نے اسکی چمکتی سلور گاؤن کو گھورا۔ ساتھ بیٹھے دینائل کے نے اسے ٹوکا دیا۔ یار یہ مجھے چاہیے مگر پہلے میں نے دیکھی تھی۔ انس نے کہا اور کار کی چابی گھماتا باہر آیا لڑکی اتنے خوبصورت مرد کو دیکھ کر خود پیچھے آگئی۔ انس کی بھوری آنکھوں میں بہت چمک تھی اپنے سلکی، ہلکے بھورے بالوں کو منہ سے اڑایا جو واپس اس کے چمکتے سنہری ماتھے پر گر گئے۔ شرارت سے آنکھ دباتا وہ اپنی ریڈ لینڈ کروز میں بیٹھا لڑکی بھی اسی کی تقلید میں بیٹھ گئی۔ کار زن سے ایک اپارٹمنٹ کے سامنے رکی۔ لڑکی کی گرین آنکھیں چمک گئی۔ اسے ایک امیر خوبصورت بے حد وجاہت سے بھرپور بوائے فرینڈ مل گیا تھا۔ انس کے پیچھے وہ بھی اندر داخل ہوئی۔ گیٹ بند کر کے انس نے فنگر لاک اون کیا۔ لڑکی ایپریس ہو گئی۔ انس نے پورا گھر دیکھانے کے بعد بتایا کہ یہ ہر طرف سے لوک ہے نا باہر سے کوئی اندر آ سکتا ہے۔ نا ہی اس کے انگوٹھے کے بنا کوئی باہر جا سکتا ہے۔ لڑکی حیران ہو گئی اسکی اس بات سے۔ انس نے اپنی شرٹ اتاری۔ ”وہ سامنے لاندری ہے۔“ تم دیکھ چکی ہو“ وہاں سارے کپڑے لاندری کرو۔ اور پھر کچن صاف کرنا۔ صفائی تم صبح کر لینا۔ وہ آڈر دیتا اپنے بیڈروم میں چلا گیا۔ لڑکی بے حد غصے سے کھول اٹھی اور توڑ پھوڑ کرنے لگی۔ مگر کام کوئی نہیں کیا۔

صبح جب انس اٹھا تو توقع کے عین مطابق توڑ پھوڑ ہوئی تھی۔

51 Tery Naam Ki Dharkan

مگر کام کوئی نہیں ہوا تھا۔۔۔ میرا بریک فاسٹ لاو۔ وہ آڈر دیتا تھا وہ اون کر کے بیٹھ گیا۔۔۔ ایم ناٹ یور سرونٹ۔۔۔ تو پھر یہاں میرے پیچھے کیوں آئی تھی؟ انس نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔ یو باسٹر اوپن دی ڈور۔۔۔ لڑکی نے چیخ کر کہا۔۔۔ پہلے میرا نقصان بھرو اور میرے گھر میں رات گزارنے کا رینٹ پے کرو۔ انس نے کمال بے نیازی سے کہا۔۔۔ ہاؤ میچ لڑکی نے کہا۔۔۔ جسٹ ون لاکھ ڈالر۔۔۔ آر یو کریزی لڑکی چیخ پڑی۔۔۔ کیوں تم نے میرے گھر کے اندر آنے سے پہلے باہر بورڈ نہیں پڑھا۔ چیخ چیخ۔۔۔ انس نے تاسف سے کہا۔۔۔ باہر صاف صاف لکھا ہے آپ ایک سال کا رینٹ ایک ساتھ دیں گے۔ ”چاہے آپ ایک سال رہیں“ یا ایک دن۔۔۔ اب تم دوگی یا میں پولیس کو بلاؤں؟ باہر لگے کیمرے کے مطابق تم رات سے ہو یہاں۔۔۔ اور جو تم نے تور پھوڑ کی ہے اس کا بھی پے کرنا۔۔۔ انس نے ہاتھ باندھ کر آرام سے کہا۔۔۔ لڑکی غصے سے لال ہو گئی۔۔۔ اور اپنے پرس سے چیک بک نکال کر اس پر اسکی پیمنٹ لکھی۔۔۔ تھنک یو انس نے چیک کو چوما۔۔۔ تم بہت پیاری ہو چلو آؤ تمہیں تمہارے گھر ڈراپ کردوں۔۔۔ انس نے کہا۔۔۔ لڑکی نچار اٹھ گئی۔۔۔ مگر کار کسی گھر کے بجائے بینک کے باہر رکی۔۔۔ لڑکی چونک گئی۔ شاباش اس کو کیش کروا کر لاو انس نے پھر آڈر دیا۔۔۔ لڑکی پیر پٹختی گئی اور آدھ گھنٹے میں پاؤنچ میں پیسے لے آئی۔ انس نے پیسے لئے اور کار کو فل سپیڈ سے آگے کر دیا۔۔۔ کار ایک سنسان علاقے میں رکی۔۔۔ اترو انس نے کہا۔۔۔ ”یہاں کیوں؟ وہ چونکی۔۔۔ آئی سیڈ اترو لڑکی اتری تو انس نے کار فل سپیڈ سے ریورس میں بڑھا دی۔۔۔ سوری ڈارلنگ تمہیں تو یہاں کوئی بھی بوائے فرینڈ مل جائے گا۔۔۔ مگر مجھے آفس جانا ہے۔۔۔ وہ آنکھ دبا کر چلا گیا۔۔۔ ”سائیکو جاہل“ لڑکی کی خوبصورت آنکھیں بھر آئی۔۔۔

انس نے پیسے اپنے اکاؤنٹ میں جمع کروائے اور آفس چلا گیا۔۔۔ اپنی کرسی پر بیٹھے انس نے ہاتھ سر کے پیچھے باندھے اور سر گرا کر قہقہہ لگایا۔۔۔ اف گاڈ سٹوڈ امریکن گرلز یو میک می ریج۔۔۔ بابا بابا بابا بابا۔۔۔ دینائل نے اس کے سر چت لگائی۔۔۔ ویسے تو وہ اسکا باس تھا۔ مگر دوست سب سے اچھا تھا۔۔۔ لوٹ آئے اسے سالے۔۔۔ دینائل نے دانت پیسے۔۔۔ انس نے اسے دور سے کس دی۔۔۔ سالے کیا تھا اگر یہ کس رات مجھے وہ لڑکی دے دیتی۔ ہائے کتنی پیاری تھی اور کتنا روئی ہو گئی۔۔۔ انس نے پین کی نب اس کے ہاتھ پر گاڑھی۔۔۔ اوج وہ کراہا۔۔۔ تجھے دیتا تو۔۔۔ تم پیسے لٹا کر آتے۔ مجھے تو وہ ہاتھ سے دے کر گئی ہے۔۔۔ ویسے کتنے میں جان چھڑوائی اس نے تم جیسے جن سے؟ ”صرف

52 Tery Naam Ki Dharkan

پاکستانی ایک کروڑ اور کچھ لاکھ وہ بات گول کر گیا۔“ اور کان مسلتے کہا۔ دینا کل کو ایک آتے آتے رہا۔ تم، تم، تم، کمینے مزاق کر رہے ہو۔؟ ہر گز نہیں انس سنجیدہ ہو گیا۔ چلو نکلو مجھے کام کرنے دو۔ انس تمہیں اللہ پوچھے گا کمینے۔ اللہ کے نام پر انس کا چلتا ہاتھ لخطہ بھر کو رک گیا۔ پھر سر جھٹک کر لکھنے لگا۔ مگر اس کے ماتھے پر پسینہ ابھی بھی چمک رہا تھا۔

بارون اپنے آفس میں کام کر رہا تھا۔ جب اس کا دھیان باہر ہونے والی بل چل پر گیا۔ کون ہے پہلے اس نے ہانیہ کے آفس سے منسلک کیمرے کی طرف دیکھا ایک آدمی ہاتھ میں پھول کے بوکے اٹھائے آ رہا تھا۔ بارون کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ کس کی اتنی ہمت ہو گئی بارون عباس کی بیوی کو لال پھول بیچے۔ بارون بے حد غصے سے اٹھا اور درمیانی دروازے سے گیا۔ لڑکا چونک کر رک گیا۔ کس نے بیچے ہیں یہ پھول؟ بارون نے سختی سے پوچھا۔ وہ جی کشمیر سے کر لیں ہوئے ہیں۔ بارون کے ماتھے پر پڑی ٹکنوں میں اضافہ ہو گیا۔ پھر لڑکے کے ہاتھ میں پہننے گلف کی طرف دیکھا۔ اتنی گرمی میں یہ کیوں پہننے ہیں؟ ہانیہ نے ہاتھ بڑھائے مجھے دیکھ تو لینے دیں کتنے پیارے ہیں۔ شٹ اپ جسٹ شٹ اپ بارون نے غصے سے قدرے اونچی آواز میں کہا۔ ہانیہ کی آنکھیں پھٹ گئی وہ آدھ سیکنڈ میں باہر چلی گئی۔ اور تم پولیس کو بلاؤ یا بچ بولتے ہو؟ بارون نے موبائل پر نمبر ڈائل کرنا شروع کیا۔ مم مجھے نہیں پتا صاحب مجھے بس ایک رائگ کال آئی۔ جس سے پتا چلا مجھے یہ کام کرنا ہے۔ اس کے پیچھے پہلے مل گئے۔ کس نے کروایا میں نہیں جانتا۔۔۔ تم نے یہ گلف کیوں پہننے ہیں۔؟ بارون نے آنکھیں سکر کر گھورا۔ وہ جی آپ مجھے جانے دیں۔“ اوہ سن اوف بچ“ بول کیوں آیا تھا یہاں؟ بارون نے اسکا کار پکڑ کر اسے اونچا کر دیا۔ صاحب نیچے اتاریں میں بتاتا ہوں۔ بارون نے اسے پھینکنے والے انداز میں اتارا۔ ان پھولوں میں ایسی زیر بلی دوا ہے جو سو گھنٹے سے وہ نٹھوں سے اندر جاتی ہے اور کیمیکل سب کاٹ دیتا ہے۔ اس سے دو دن تک انسان کی موت ہو جاتی ہے اور کسی کو پتا بھی نہیں چلتا کہ انتڑیاں پھٹی کیسے۔ تم میری بیوی کو مارنے آئے تھے؟ بارون نے بوٹ اس کے پیٹ پر رکھا۔ صاحب مجھے جانیں دیں معاف کر دیں۔ آئندہ نہیں ہوگا میں بہت غریب آدمی ہوں ماں بیمار ہے دو بہنوں کی شادیاں کرنی ہے چھوٹے بھائی کو پڑھانا ہے۔ نوکری سے پیٹ مشکل سے بھرتا ہے کچا کے جہیز اور دوائیاں لانا بھائی کو پڑھانا۔ میں نہیں جانتا مگر اس آدمی نے میری سب مشکلیں حل کرنے کے بدلے یہ کام دیا۔ مجھ جیسے مجبور بیٹے اور بھائی کے لئے کیا مشکل تھا۔۔۔ وہ بارون کے پیر پکڑ کر بولا۔ بارون کو اسکی آنکھوں میں سچائی لگی۔ میں اس لیے جانتا ہوں کہ کشمیر سے ہوا کیونکہ جو آدمی مجھے زہر دینے آیا تھا نقاب پوش اس کی جیب سے نکلت گری تھی۔ تب میں نے اچانک پڑھ لیا۔ وہ اس نے فوراً پکڑ لی اور چلا گیا۔ بارون نے پاؤں اس کے سینے سے اٹھایا اور اوپر اٹھانے کے لئے ہاتھ دیا۔ وہ لڑکا جھجکتا اٹھ گیا۔ کتنے میں بکے ہو؟ پچاس لاکھ میں لڑکے نے زبان ترکی۔ میں تمہیں ایک کروڑ دوں گا اس آدمی سے کہنا ہانیہ بارون عباس مر گئی ہے۔ اور تم اس سے ملنا چاہتے ہو کیونکہ تم اس کے نوکر بن کر رہنا چاہتے ہو۔ لڑکے نے اثبات میں سر ہلایا۔ کوئی ہوشیاری نہیں بارون نے اسکے کار سے کھنچا وہ سیدھا بارون سے نکل آیا۔“ نہیں کروں گا صاحب۔“ میرے آدمی تم پر نظر رکھیں گے۔ اگر تم نے زرا بھی ہوشیاری کی تو تمہیں جان سے مار دیا جائے گا۔ پھر تمہارے خاندان کا کیا ہوگا یہ تم بہتر جانتے ہو۔ چلو اب جاو بارون نے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ جانے لگا سنو اپنے یہ پھول لے کر جاو اور کسی ایسی جگہ دفن دینا جہاں کوئی معصوم جاندار نہ سونگ سکے۔ یاد رکھو تمہارے ان پھولوں سے کتے کا بچہ بھی مر گیا تو شکل بگاڑ گا تمہاری“ ناوگٹ لاسٹ۔“ لڑکے نے پھول اٹھائے اور چلا گیا۔ کون ہو سکتا ہے یہ کشمیر سے بارون نے پیشانی مسلتے سوچا۔ اب نیا دشمن کون بیٹھے بٹھائے نکل آیا۔؟ بارون نے سوچتے ایک نظر ہانیہ کے آفس کو دیکھا اور لیپ ٹوپ اوف کر کے آفس لاک کر دیا۔ کیونکہ وہ موبائل ٹریکر پر دیکھ چکا تھا ہانیہ کی لوکیشن گھر کی آ رہی تھی اس کے کمرے کے واش

53 Tery Naam Ki Dharkan

روم میں۔۔۔ یقیناً رو رہی ہو گی بیوقوف لڑکی۔۔۔ ہارون نے سر جھٹکا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

مسز عباس نے مٹن کا سوپ بنایا اور ائل کے کمرے میں لے گئی۔۔۔ مٹن کی ٹک ٹک سے ائل کو خوف آتا تھا۔۔۔ مگر وہ ایک ماں تھی ائل میں ائل کو نجانے کیوں انس نظر آتا وہ مجبور تھی۔ اس زندہ لاش کی خدمت کرنے پر۔۔۔ انہوں نے خوراک کی نالی لگائی اور اس میں ایک سرنج سے سوپ ڈالنے لگ گئی۔۔۔ پتا ہے آج کتنی گرمی تھی اف پھر بھی میں کچن میں گئی اور اپنی بیٹی کے لئے یہ بنا کر لائی ہوں۔ تمہیں پسند آیا۔۔۔ مسز عباس نے دوسری سرنج میں میڈیسن بھرتے پوچھا۔۔۔ وہ جانتی تھی وہ ناسن رہی نابول سکے گی نا وہ سمجھ سکے گی مگر وہ پھر بھی بولتی تھی اس امید سے کبھی تو اس وجود میں جنبش ہو گئی کبھی تو یہ زبان اٹھ کر پوچھے گی ماما میرا انس کہاں ہے۔؟ اور انس اگر وہ آگیا اور اس نے پوچھا آپ ایک بار بھی میری ائل کی حفاظت نا کر پائی نا اسکی عزت کی نا سکی جان کی تب وہ کیا کہیں گئی؟۔۔۔ مسز عباس نے بال ملازمہ کو دے کر سرنج پھینکی۔۔۔ اور ہاتھ دھو کر ائل کے ہاتھ اور منہ سہنج سے صاف کرنے لگی۔۔۔ اٹھ جاو ائل اب تو مجھے تمہاری آنکھوں کا رنگ بھی بھول گیا ہے۔۔۔ کتنی پیاری آنکھیں ہیں تمہاری کسی کا میں نے وہ شید نہیں دیکھا تھا۔۔۔ وہ افسردہ ہو گئی

آہم۔۔۔ ہارون نے ہانیہ کے تنے ہوئے تاثرات دیکھے۔ جو بیڈ جھاڑتی درمیان میں تکیہ لگا کر لیٹ گئی ہارون کی طرف اسکی پشت تھی۔۔۔ میں اس تکیے کو ہگ کر کے نہیں ہو سکتا ہارون نے اسے منانے کی خاطر کہا۔ مگر ہانیہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ آج وہ لیٹ آیا تھا پھر ائل کا ڈاکٹر آیا تھا وہاں وقت لگ گیا تھا۔ اس کے بعد اسکی کالز کا تعویل سلسلہ شروع ہوا جو ختم ہوتے وہ سونے کے لئے لیٹ گئی۔۔۔ ہارون نے اسکی چوٹیا کھولی اور اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے پوچھا ناراض ہو؟ گو کے یہ سوال بیوہ قوفوں والا تھا اس وقت “مگر وہ اسے پھولوں کا سچ نہیں بتا سکتا تھا۔۔۔ ٹھیک ہے مت بات کرو، ہارون نے اسی تکیے کو ہگ کر لیا۔۔۔ آدھے گھنٹے بعد ہانیہ نے

54 Tery Naam Ki Dharkan

موڑ کر دیکھا وہ آرام سے سویا تھا ہانیہ نے سائڈ اس کی طرف کر لی اب وہ اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔ اگر اتنا ہی پیارا لگتا ہوں تو ناراض کیوں ہوتی ہو؟ پاس آ جاو۔۔۔ بیس منٹ بعد جب ہارون نے بند آنکھوں سے ہی کہا تو ہانیہ نے یک دم آنکھیں بند کر لی تاکہ اسے پتا نہ چلے وہ جاگ رہی ہے۔۔۔ ہارون نے تکیہ دور اچھالا اور اسکی بازو سے کھینچ کر اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔ تم تو سچ میں سو رہی ہو۔ مگر مجھ بچارے پر ترس کھاؤ۔ جس کی صرف تم ہی بیوی ہو۔۔۔ ہانیہ ابھی بھی سونے کا ڈرامہ کر رہی تھی۔۔۔ ہارون نے اسکے بال مٹھی میں بھر کر سر کو اٹھایا۔۔۔ اور اس کے ہونٹ چھوئے۔ میری وائف کو کوئی غیر مرد پھول بھیجے اور میں پیار اور نرمی سے رہوں یہ تم کبھی توقع مت کرنا اب اس نے آسکی آنکھیں چومی ہانیہ ابھی بھی سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی ہارون نے اب اسے مسکرا کر دیکھا اور اسکی گردن پر جھک گیا۔۔۔ ہانیہ نے اسے ہٹانا چاہا تو ہارون نے اسکی دونوں کلائیاں ایک ہی ہاتھ میں جکڑ لی۔۔۔ تم تو سو رہی ہو سوئے بندے کو کیا کچھ بھی ہو۔۔۔ آپ بہت برے ہیں کسی کے بھی سامنے ڈانٹ دیتے ہیں۔ ہانیہ نے بازو اسکی گردن میں باندھ لئے۔۔۔ تو تم بھی تو عقل استعمال نہیں کرتی کسی سے کچھ بھی لے لیتی ہو چاہے ان پھولوں میں زہر ڈال دیتا کوئی۔ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ کو لیدر آفس میں نہیں سی آئی ڈی میں ہونا چاہیئے تھا۔ ”سوچو گا“ فل حال! تو مجھے تم پر بہت پیار آ رہا ہے اتنا پیارا غصہ کرتی ہو اتنی کیوٹ لگتی ہو۔ ریڈ نوز کے ساتھ پھر پیار بھی نہیں کرنے دیتی۔۔۔ ہانیہ نے سٹپٹا کر اس دیکھا جو جذب سے اسے چوم رہا تھا۔۔۔ اور اسکی باہوں وہ ساری ناراضگی بھول گئی۔۔۔۔

55 Tery Naam Ki Dharkan

ہائے بیوٹی فل انس نے اپنی سپورٹس بانک نائٹ کلب کے باہر روکی، "ہی تھی کے اسے اس کے مطلب کی لڑکی نظر آگئی۔۔ ہائے بینڈ سم وانا ڈیٹ وومی انس نے آنکھ دبا کر کہا۔۔ دینائل عیش عیش کر اٹھا۔۔ شیور۔۔ چل اتر گردن گھما کر انس نے دینائل سے کہا۔۔ دینائل نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔ میں گھر کیسے جاؤں گا۔۔؟ یہ تمہارا مسئلہ ہے انس نے کندھے اچکائے۔۔ خبیث انسان میں تجھے نوکری سے نکال دوں گا۔۔ کیا سچ میں؟ انس نے ایک ابرو اچکا کر پوچھا۔۔ اس کی بھوری آنکھوں میں بلا کا غرور چمک رہا تھا اس وقت وہ بھول گیا غرور اللہ کو پسند نہیں۔۔ تم کل ملنا پھر بتاؤں گا وہ دانت پیس کر اتر گیا۔۔ لڑکی انس کے پیچھے بیٹھ گئی۔۔ انس نے سرسری سا لڑکی سے اسکا تعارف لے کر یقین کیا کہ وہ اس کے کام کی ہے بھی یا نہیں؟ پھر اس سے پوچھا تمہیں پتا ہے ہم کس جگہ جا رہے ہیں۔۔ لڑکی نے کندھے اچکائے۔۔ میں یہ رستہ پہلی باری دیکھ رہی ہوں۔ وہ انگریزی میں بولی۔۔ انس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔ لڑکی کو اندر لے آنے کے بعد اس نے انگوٹھے سے گھر لاک کیا شرٹ اتاری حکم صادر کرتا کمرے میں چلا گیا۔ لڑکی حقیقی کبی وہی کھڑی رہ گئی۔۔

تمہیں نہیں لگتا اب ہمیں شادی کر لینی چاہیے؟ برہان نے بسمل کی چھلی سے ایک بائٹ لیتے کہا۔۔ تم ہی کھا لو بھوکے اگر کچھ لے ہی دیا ہے۔ اس میں بھی ٹھونگے لگانے لگ جاتے ہو۔۔ اور اپنا یہ شادی نامہ بند کرو بسمل نے دانت پیسے پچھلے دو سالوں سے سن رہی ہو اب تو میری پڑھائی بھی ختم ہو گئی۔ مگر شادی کے امکان دور دور تک نہیں ہیں۔۔۔ برہان کا منہ کھل گیا۔۔ تمہیں اتنی جلدی تھی شادی کی تو کہہ دیتی، اس طرح خون کیوں جلا رہی ہو؟۔۔ ہنہ بسمل نے تڑخ کر رخ پھیرا۔ میرا تو دل کرتا ہے تم سے منگنی ہی توڑ دوں۔۔ ہاں منگنی توڑ دو اور نکاح کر لو برہان نے آنکھوں میں شرارت بھر کر کہا۔۔ ون ویک

56 Tery Naam Ki Dharkan

تک شیزہ کی انگلیجمنٹ ہے اس کے بعد میں بات کروں گا ماما سے۔۔ ”کر ہی نا لو تم بات بسمل نے دانت پیس کر غصے سے کہا۔۔ تم میرے ہاتھ لگو پھر بتاؤں گا۔۔ مجھے گھر چھوڑ آو اس سے پہلے کے تمہاری ساس میرے لئے سوالوں کا پرچہ سوچ لے۔۔ میری قسمت میں اس عورت کے منہ ماری کرتے فوت ہونا ہی لکھا ہے۔۔ برہان نے نفی میں سر ہلایا۔۔ ٹرسٹ می جانو جلدی نکال لو گا تمہیں اس ڈائن کی قید سے۔۔ نکال ہی نا لو وہ چھلی پھینکتی اٹھ گئی۔۔۔

شیزہ کی انگلیجمنٹ کے بعد برہان کی شادی کی ڈیٹ فیکس ہو گئی سب کی خوشی میں ایک خلش بھی تھی۔۔ انس کے نا ہونے کی اٹل کے مسلسل کوما کی اور ہانیہ کی خالی گود کی۔۔ بہت عرصے بعد عباس خاندان کے لوگ ایک ساتھ خوش ہوئے تھے پھر یہ خوشی ادھوری تھی اس میں ایک کسک تھی اور یہ کسک کس نے دی تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

اور کتنی شاپنگ کرو گی برہان نے دانت کچکچائے۔ شادی صرف ایک بار ہوتی ہے اس میں بھی شرما شرما کر شاپنگ نا کروں؟ گی بسمل نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔ کل پھر آ جانا ابھی چلو برہان نے بیس پچیس شاپنگ بیگ کار میں پھینکے اور اسکا بازو پکڑ کر اسے کار میں پٹھا۔۔ مجھے تم سے شادی نہیں کرنی بسمل کو غصہ آ گیا۔۔ ابھی میں نے لیا ہی کیا ہے جو تم تھک گئے۔۔۔ برہان نے کان لپیٹ کر کار ڈرائیو شروع کی۔۔۔ باری مجھے جوتے لینے دو، میں ابھی تک ایک بھی جوتا نہیں لیا۔۔۔ تمہارے پاس پہننے کو جوتے بھی نہیں ہیں؟ برہان کو حیرانگی ہوئی۔۔۔ پہننے کو ہیں وہ تو میں تمہارے سر میں مارنے کے لئے لینے ہیں۔۔۔ بسمل نے اتنی معصومیت اور سنجیدگی سے کہا کہ برہان کی کار یک دم جھٹکے سے رکی۔۔۔ وہ اسے خونخوار نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔ بسمل نے شرما کر منہ پر دوپٹہ ڈال لیا۔۔۔

57 Tery Naam Ki Dharkan

”ہائے اللہ“ برہان اب تم بیچ سڑک کار روک مجھے دیکھو گے۔۔ پاگل اتنا پیار کرتے ہو۔۔؟ بسمل کی بات پر برہان کا دل کیا کوئی چیز اپنے سر پر مار لے۔۔۔

کاش ائل ہی برہان کی شادی میں ہوتی مجھے لگتا کہ میرا انس آگیا ہے مسز عباس نے تاسف سے مشینوں میں جکڑی ڈھانچہ بنی ائل کو دیکھ کر کہا۔۔ پتا نہیں میرا بچہ کس حال میں ہے اور کیسے رہ رہا ہو گا۔۔ ہارون نے دل میں اپنا سر پیٹا۔۔ آپکا بچہ امریکوں کو نچا رہا ہے ممالیکن میں مجبور ہوں میں کم سے کم یہ نہیں چاہتا وہ یہاں آئے اور ائل کو دیکھے اور ہماری طرح تڑپے اسکا تڑپنا مجھ سے برداشت نہیں ہو گا نا آپ سے ہارون نے دل میں ہی کہا اور ائل کی میڈیسن چیک کرنے لگا مسز عباس چلی گئی تو ہارون کا فون بجا۔۔ کیا بکواس کر رہے ہو انس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا مگر کیسے وہ بات کرتا باہر آگیا۔۔ دو سال اور چار مہینوں بعد ائل کے وجود میں حرکت ہوئی تھی۔۔ ائل نے آنکھیں کھول کر پھر بند کر لی۔۔ کیا بہت چوٹ آئی ہے اسے ہارون اپنے کمرے سے سٹڈی میں چلا گیا وہاں اسکی بات کوئی نہیں سن سکتا تھا۔۔ جس گاڑی نے اسکی بانک کو ٹکرا ماری ہے میری اجازت ہے۔ تمہیں ”قدیر“ اس گاڑی کا وہ حشر کرو کہ اسکا مالک اسے پہچان ہی نہ پائے اور انس کے آس پاس ہی رہنا اسے کسی چیز کی ضرورت ہو تو فوراً اسکے کام آنا۔۔۔ پتا نہیں اب ٹوٹی ٹانگ کے ساتھ اکیلا کیسے رہے گا۔۔ اسے بھی کیا ضرورت تھی سر پھیرے سے ریس لگانے کی۔۔ پتا نہیں کیا کیا کرتا پھر رہا ہے یہ لڑکا میری تو سمجھ سے باہر ہے ابا نے یہ پیس لیا کہاں سے ہے۔۔

آہ انس کراہا۔۔ دینائل نے اسکی پلاسٹر والی ٹانگ پر دل بنا کر اپنا نام لکھا۔۔ ابے سالے کیا کر رہا ہے۔۔ دینائل نے اسے گھورا رسی جل گئی مگر بل نہیں گئے۔۔ اوہ چول چھوڑ وہ

58 Tery Naam Ki Dharkan

”چھوڑ وہ دیکھ پریتا آرہی ہے۔۔۔ پریتا ان کے ساتھ کام کرنے والی ایک ہندو لڑکی تھی۔ جس کو انس کی بھوری آنکھوں پر کرش تھا۔ مگر وہ ایک معمولی ایمپلائی تھی اس لئے انس کے کسی کام کی نہیں تھی۔۔۔ دیناگل نے جلدی سے اسکی پلاسٹر زدہ ٹانگ پر آئی لو پو پریتا لکھ دیا۔۔۔ اور مسکراہٹ دبا کر انس کو دیکھا۔ جس کا دھیان پریتا کے ہاتھ میں موجود پھولوں اور گفٹ پر تھا۔۔۔ آہ آہ انس نے اونچی آواز میں ہانک لگائی جیسے درد سے جان نکل رہی ہو۔ پریتا سانولی سی چھوٹے قد کی لڑکی تھی مگر نیچر اور کردار کی بہت خوبصورت تھی۔۔۔ اس نے انس کو پھول دے کر حال پوچھا تو جیسے ہی نظر اس کے پلاسٹر پر لکھے آئی لو پریتا پر گئی شرم سے سرخ ہو گئی۔۔۔ انس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ دیناگل نے مسکراہٹ دبا کر پریتا کی لائی چاکلیٹس پکڑ کر کھولی۔۔۔ اور تم یہ کھانے میں کیا لائی ہو۔۔۔ انس نے پوچھا۔۔۔ ”سلاس بوگ اور ریڈ رائس۔“ اس نے شرماتے بتایا۔۔۔ فٹے منہ تمہارا پریتا۔۔۔ امریکی بد مزہ کھانا تم ہی کھانا انس نے دانت پیسے اور منہ میں بر بڑایا۔۔۔

میں نکالوں؟ پریتا نے پوچھا۔

کیا؟ انس نے آنکھیں کھولے بنا پوچھا۔۔۔

کھانا۔۔۔ ”نہیں بلکہ اپنے کھانے سمیت دفع ہو جاو“ انس نے بنا مروت کے اردو میں کہا۔۔۔ پریتا ہندو ہونے کی وجہ سے اردو جانتی تھی اس لئے حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ انس تم کس بات پر ناراض ہو گئے یک دم وہ اس کے سینے پر گر گئی۔۔۔ او گاڈ دیناگل کا قہقہہ نکل گیا۔ اس نے فوراً پک بنائی۔۔۔ انس نے دانے کچکچائے ادھ میری بہن اٹھو مجھے تنگ نہ کرو میں پہلے بہت اوزار رہتا ہوں یہ نہ ہو تم بھی باقی لڑکیوں کی لسٹ میں شامل ہو جاو۔۔۔ پریتا نے اٹھ کی اسکی ٹانگ تھپڑ مارا میں بہن ہوں تو یہ کیا ہے۔۔۔ کیا ہے؟ انس کو نظر نا آیا۔۔۔ پریتا نے اس کی ٹانگ اوپر کی۔۔۔ ہائے ہائے ہائے ہائے انس کی چیخ نکل گئی۔۔۔ اور اس پر لکھے سنہری اقوال کو دیکھ کر آنکھیں پھٹ گئی۔۔۔ پریتا نے اسکی ٹانگ

59 Tery Naam Ki Dharkan

پھینکی اور اپنی چیزیں پکڑی دینا نکل جو آدھی چاکلیٹ کھا چکا تھا وہ بھی کھنچی اور باہر چلی گئی دینا نکل کی ہنسی کو بریک لگ گیا۔ اس نے بے یقینی سے اپنے خالی ہاتھ کو دیکھا اس بار اس نے قہقہہ لگایا ساتھ ہی دینا نکل کا بھی نکل گیا۔

کتنا ٹائم لگاتے ہیں ہارون سب مہمان آگئے ہیں اور آپ اب گھر آئیں ہیں؟ ہانیہ نے خفگی سے کہا آپ کا سب لوگ پوچھتے ہیں اور میرے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا۔ ہارون نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اسکی کلائی تھام کر اپنے ساتھ لگایا۔ ہارون پلیز بعد میں ابھی آپ تیار ہوں۔ ہارون نے اسکی کلائیوں میں پھول پہنائے اور دونوں ہاتھوں کو چوما جن پر پہلے ہی مہندی اور چوڑیوں کی کھنک تھی۔ تھنک یو۔ ہانیہ نے بلش ہو کر کہا اور اسکے شانے سے لگ گئی۔ اب تم لیٹ کر رہی ہو۔ ہارون نے مصنوعی خفگی سے کہا۔ ہانیہ دلکشی سے نس دی۔ کبھی کبھی تو آپکو مجھ پر پیار آتا ہے۔ وہ بھی نا انجوائے کروں۔ بہت خوب وہ ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا ہوں تمہیں اس بات میں پیار نظر نہیں آتا۔ ہارون نے خفا لہجے میں کہا۔ ہاں ہر وقت باس بن کر کام کرواتے ہیں کبھی رومینٹک ہوئے وہاں۔ ہانیہ نے اسے سفید شلوار سوٹ پہننے کے لئے دی۔ تمہیں میں ٹین ایجر بوائے لگتا ہوں جو آفس میں بھی رومینٹس کرے ہارون نے سفید لٹھے کی قمیض پہنی۔ ہانیہ نے اسے صرف فجر کے وقت قمیض شلوار پہنتے دیکھا تھا۔ جو وہ آتے ہی اتار دیتا تھا کبھی نظر بھر کر اسے دیکھنے کا موقع نہیں ملا تھا اب وہ اتنا ہینڈ سم لگ رہا تھا ہانیہ سے رہا نا گیا اور خود اس کے بٹن بند کرنے لگ گئی۔ ہارون نے بال سیٹ کئے ہانیہ نے اسکی واچ اسے

اسلام علیکم!

ہمیں اپنے Blog Kitabdost

<http://kitabdostpk.blogspot.be>

اور readingpoint

<http://readingpointpk.blogspot.be>

کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز

لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ

ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)

اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں

maisrasultan@gmail.com

فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعے رابطہ کریں

سب سے مل کر اور ہانیہ کا سن کر ہارون پریشان ہو گیا۔۔۔ وہ دو دن سے بخار میں جل رہی تھی نا کچھ کھاتی تھی نا پیتی صرف ہارون کو پکارتی تھی۔۔۔ بخار سے سلگتی ہانیہ کی پیشانی پر ہارون نے بوسہ لیا۔۔۔ میں دو دن فون کرتا رہا ہوں ایک بار بھی نہیں اٹھایا اور یہاں میری جدائی میں بیمار ہو گئی میری پرنس۔۔۔ اس کے سلگتے وجود سے زبردستی اپنی بانہوں میں لے کر وہ اس سے مل رہا تھا۔ جو اسے دور کر رہی تھی۔۔۔ کیا بات ہے میری پرنس کو میرے بنا رہنا آ گیا ہے کیا؟ وہ خفگی سے بول کر اسکا ستا ہوا رویا رویا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔ ”ہارون“ ہانیہ نے نیم واہ لب کھولے۔۔۔ جی پرنس۔۔۔ ہارون ڈائری کا آخری صفحہ کہاں ہے؟ وہ بمشکل بول پائی، ہارون کی گرفت اس کے گرد ڈھیلی ہو گئی۔ چہرے سے محبت کے سب رنگ ختم ہو گئے یک دم وہ اسے چھوڑ کر اٹھا لائبریری کھولی اور میز کھولی۔۔۔ ہر چیز بے ترتیب تھی۔ تم نے کس سے پوچھ کر میری غیر موجودگی میں لائبریری کھولی؟ ہارون غصے سے دھاڑا کہاں ہے ڈائری؟ ہانیہ نے سائنڈ ٹیبل کی دراز سے ڈائری نکال کر دی تو ہارون نے چھن لی، اور لائبریری جا کر اندر سے لاک کر لیا۔۔۔ ہانیہ کے آنسو قطرہ قطرہ تکیہ بھگوتے گئے۔۔۔ میرے جذبات سے کھلتے رہے آپ ہارون اگر کی منگنی ہو چکی تھی تو مجھ سے شادی کیوں کی۔۔۔؟ اسی سے کر لیتے۔۔۔ مجھ پر ترس کیوں کھایا۔ رہنے دیتے مجھے میرے حال پر۔ آپ کتنے جھوٹے ہیں آپ نے کہا میں آپکی زندگی میں آنی والی پہلی لڑکی ہوں کیوں جھوٹ بولا ہارون کیوں میرے جسم کی تذلیل کرتے رہے اسے پانے کے لئے جھوٹ بولا آپ نے۔۔۔ اگر آپ سچ کہہ بھی دیتے تو میں پھر بھی آپ سے محبت کرتی مگر اب نہیں ہانیہ نفی میں سر ہلا کر کمبل منہ تک لے گئی۔۔۔ رات قطرہ قطرہ گزرتی گئی بارش ایک بار پھر ہر منظر کو بھگو گئی۔۔۔ فجر کے وقت ہارون باہر آیا تو وہ کھلی آنکھوں سے چھت کو دیکھ رہی تھی چہرے پر آنسوؤں سے بھری لکیریں تھی۔۔۔ ہارون کو اس پر بے ترس آیا۔۔۔ یہ تم نے اپنا کیا حال کر لیا؟ پرنس اسی دکھ سے بچانے کے لئے تم سے سب چھپایا تھا، ہارون نے دل میں کہا پھر نماز پڑھنے لگ گیا۔ تھوڑی دیر تک ہانیہ نے بھی اسکے قریب نماز پڑھی اور بالکونی میں چلی گئی۔۔۔ بارش ابھی بھی ہو رہی تھی ہانیہ ایک بار پھر رونے لگی۔۔۔ میں تمہیں کچھ کہتا نہیں اسکا مطلب یہ نہیں تم میرے بے بی کو ڈسٹرب کرو، ہارون نے اسکے بھگے وجود کو اٹھایا اور اندر لے گیا۔۔۔ ہانیہ میں احتجاج کی بھی طاقت نہ تھی۔۔۔ ٹاول سے اسکا چہرہ اور ہاتھ صاف کئے، ہانیہ نے بے رخی سے منہ موڑ لیا۔۔۔ چلو یہ کپڑے اتار کر آؤ ہارون نے غصے سے آؤر دبا حد ہو گئی میں اتنے پیار سے بات کر رہا ہوں اور یہ غصہ دیکھا رہی ہے۔۔۔ ہانیہ

60 Tery Naam Ki Dharkan

پہنائی پھر پرفیوم لگایا۔ پھر اپنے مہندی اور پھولوں اور چوڑیوں سے سجے ہاتھوں سے اسکا چہرہ تھاما اور اڑیاں اٹھا کر اسکی پیشانی چومی۔۔ وہ جب بھی کھڑے ہو کر اسکی پیشانی چومتی ہارون کو جھکنا پڑھتا کیونکہ بمشکل اسے سینے تک آتی تھی۔۔ تم کہو تو میں باہر ہی نہیں جاتا ہارون نے شرارت سے کہا۔۔ نہیں خیر اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہانیہ نے اسے محبت سے دیکھتے اسکا ہاتھ چوما۔۔ چلیں مسز ہارون باہر سب ویٹ کر رہے ہوں گے ہارون نے اسے اپنے بازو کے گھیرے میں لیا اور دونوں باہر نکل گئے جہاں برہان اور شیزہ کی مہندی تھی۔

fb.com/

Komal Ahmed Novels
-The Writer

61 Tery Naam Ki Dharkan

آگلے دن دودھ پلائی پر ہانیہ نے برہان کو خوب لٹا وہ جو یہ سوچے بیٹھا تھا اسکی کوئی سالی نہیں ہے اس کے دماغ سے ہانیہ نکل گئی۔۔ وہ صرف دانت پیس کر رہ گیا۔۔۔

پھر دروازے پر بھابی بن کر کھڑی ہو گئی۔۔ ہنی بھائی یہ عورت مجھے آج کنگال کر دے گی۔ اسے کہیں لے جائیں پلیز۔۔ ہرگز نہیں ہانیہ نے آنکھیں دیکھائی۔۔ مجھے اور شیزہ کو ننگ چاہئے مگر شیزہ تو بچاری کمرے میں چھپی ہے۔۔

کل اسکی شادی ہے آپ ہی لوٹ رہی ہیں مجھے۔۔ لوں میاں ابھی تم نے اپنی بیوی کا گھونگھٹ نہیں اٹھایا ورنہ جتنی وہ پیاری لگ رہی ہے تم تو سارے پیسے دے کر بھاگ جاتے۔۔ بس کرو ہارون نے ٹوکا۔۔ نہیں یہ موقع بار بار نہیں ملتا مجھے چاہئے پیسے۔۔ یہ لو ہارون نے اپنا والٹ اسکے ہاتھ پر رکھا۔۔ ہانیہ نے خفگی سے اسے دیکھا۔۔ اب مجھے رستہ دیں بھابی جی۔۔ تم جب تک اپنی جیب سے پیسے نہیں نکالو گئے میں نہیں جاؤں گی۔ برہان نے دانت کچکچائے اور بیس ہزار نکال کر اسے دیا۔۔ یہ تم ننگ دے رہے ہو یا بھیک؟ میں نہیں لینے یہ ہانیہ نے واپس کر دیئے۔۔ کتنے چاہئے ہارون نے پوچھا۔۔ جتنے اس وقت اس کے پاس ہیں سب۔۔ وہ چمکتی آنکھوں سے بولی۔۔ برہان واپس پلٹ گیا۔۔ میری طرف سے آپکو اجازت ہے آج رات آپ ہی اپنی دیورانی کم بہن سے پاس جائیں۔۔ مجھے کوئی جلدی نہیں ہانیہ کا منہ کھل گیا۔۔

62 Tery Naam Ki Dharkan

چلو پرسنس وہ ناراض ہو گیا ہے اب چلو۔۔ ہانیہ نے منہ بنایا اور برہان کے ہاتھ سے بیس ہزار کھینچے۔۔ شکریہ! برہان نے مسکراہٹ دبائی۔۔ ہانیہ خفگی سے جانے لگی جب برہان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک باکس نکالا جس میں بہت پیارے ٹاپس تھے۔۔۔ باری تم مجھے تب سے تنگ کر رہے تھے وہ خوشی سے بولی۔۔ ہاں آپی مجھے آپکے اور شیزہ کے ہاتھوں حلال نہیں ہونا تھا۔۔ دوسرا باکس دے کر اس نے کہا یہ اسے دے دیجئے گا۔۔ بھائی کی برات پر مہندی کا سوٹ پہن کر گھومتی رہی ہے۔۔۔

پاگل کل پہنے گی نہ تمہارے ویسے پر دلہن بنے گی۔۔۔ اور تم صدا خوش رہو ہانیہ نے اسکے گال پکڑے۔۔ میرا پیارا بھائی برہان نے نم آنکھوں سے اسے سینے سے لگا لیا۔۔ ہاں میں آپکا بھائی ہوں وہ جانتا تھا ہانیہ اس سے بہت پیار کرتی ہے۔۔ ہارون نے برہان کے بالوں سے پکڑ کر اسے ہٹایا۔۔ اور ہانیہ کی بازو پکڑ کر اپنے پیچھے کر لیا۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو گلے لگانے کی۔۔ ہارون ہانیہ نے اسکا بازو کھینچا یہ آپکا بھائی ہے۔۔ میری طرف سے میرا باپ ہو آئی ڈونٹ کنیر۔ برہان نے نفی میں سر ہلایا۔۔ آپ لوگ بس میرا ٹائم ویسٹ کر رہے ہیں کبھی کوئی تماشہ لگا کر کبھی کوئی۔۔ وہ تاسف سے دیکھتا اندر چلا گیا۔۔ ہانیہ کا کھلا منہ ہارون نے بند کیا اور اسے اپنی باہوں میں اٹھایا۔۔ چلو کے اب ساری رات یہی رہنا ہے۔۔ ہانیہ نے اسکے گردن میں بازو ڈال لئے۔۔ آج آپ بہت پیارے لگ رہے ہیں۔۔ ”جزاک اللہ“ ہارون نے دل لوٹ لینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور پاؤں سے کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔۔

63 Tery Naam Ki Dharkan

اس میں تمہاری رونمائی کا گفٹ ہے برہان نے اس کے سچے سنورے
روپ کو دیکھ کر کہا جن سے نظر ہٹانا اس مشکل لگ رہا تھا۔ بسمل نے جیسے
ہی باکس کھولا اچھل پڑی

"ہائے اللہ" برہان کا ہنس ہنس کا برا حال ہو گیا۔ بندر کہیں کے بسمل
کو پتہ چل گیا چھپکلی نکلی ہے۔ پکڑ کر اس پر پھینک دی۔ دفع ہو جاو تم
کبھی اصلی مردہ کا کروچ دیتے ہو کبھی میرے پیچھے کتے چھوڑ دیتے ہو۔۔۔
اور منہ دیکھائی میں نکلی چھپکلی۔۔۔ وہ ناراض ہو گئی اور روٹھ کر بیٹھ
گئی۔ اچھا سنو آج تم نے اتنی پیسٹری بن کر کیوں آگئی۔ تم نے مجھے
پیسٹری کہا۔ بسمل نے اسے گھورا۔ دفع ہی ہو جاو اب تم کمینے آدمی۔۔
لعنت ہے مجھ پر جو میں نے تم سے شادی کی۔ تمہارا "ہائے اللہ" سننے
کے لئے مزاق کرتا ہوں ورنہ مجھ جیسا رومینٹک اور سنجیدہ انسان کوئی
نہیں۔۔ برہان نے اسکے ہاتھ میں ہیرے کا بریسلیٹ پہنایا۔ اور ہاتھ
پکڑ کر ہونٹوں سے لگایا۔ "ہائے اللہ" بسمل نے بے ساختہ کہا اور ہاتھ
کھنچا۔۔ برہان کے قہقہے پر وہ جھنپ گئی۔

یہ دیکھو برہان نے اپنے کسرتی بازو بسمل کو دکھائے۔ کیا ہے باری تنگ
نہ کرو۔ اور محترمہ چڑیل جو یہ ناخن مارے ہیں ان کا کیا۔ بسمل نے "ہائے اللہ"
کس بندر سے شادی ہو گئی کہہ کر منہ موڑ لیا۔ برہان ہنستے

ہوئے شرٹ پہننے لگ گیا۔۔۔ دروازہ پٹنے کی آواز پر بسمل نے اسے گھورا۔۔۔ برہان نے دروازہ کھولا تھا سامنے بہت ساری لڑکیاں تھیں۔۔۔ فرمائے وہ گردن باہر نکال کر بولا۔۔۔ اسلام و علیکم بھائی میں مریم ہوں بسمل کی دوست ایک لڑکی نے دانت نکوستے کہا۔ پہلی بات میں تمہارا بھائی نہیں ہوں اور دوسری بات یہاں کوئی بسمل نہیں رہتی۔۔۔ آپ دلہا بھائی نہیں ہیں ایک لڑکی نے آنکھیں سکڑ کر پوچھا؟ میں ہی دلہا ہوں الحمد للہ مگر بھائی نہیں ہوں مگر میری شادی ایک چڑیل سے ہوئی ہے۔۔۔ برہان کی بات پر سب ہنسنے لگی۔۔۔ بسمل اندر صرف دانت پیس کر رہ گئی۔۔۔

سب کی زندگی اپنی ڈگر پر چل رہی تھی ایک بار پھر دن ہفتوں میں ڈھلنے لگے ہفتے مہینوں میں۔۔۔ اور مہینے سالوں میں برہان کا ایک بہت پیارا بیٹا تھا جس کی شرارتیں اور قلقاریاں پورے گھر میں گونجتی ہانیہ نے بہت بار ہارون سے کہا وہ کہیں سے بچہ اڈاپٹ کر لیں مگر وہ اسے ہر بار کہتا تمہارا یقین اللہ پر کمزور ہے اس لئے تمہیں ہر چیز اللہ دیر سے دیتا ہے۔۔۔ مگر

65 Tery Naam Ki Dharkan

مجھے فکر نہیں مجھے پتا ہے وہ بہتر جانتا ہے ہو سکتا ہے ہم اولاد کے قابل ہی نہ ہوں۔
اس بات پر وہ شدت سے رو دیتی۔۔۔ ہانیہ تم دوسروں سے حسد کرنا چھوڑ دو اور سب
بھول جاؤ ہمیں جب اولاد ملنی ہوئی مل جائے گی۔۔۔ تمہیں پتا ہے حضرت حارث اپنے
ماں باپ کی پہلی اولاد تھے اور یہ شادی کے بیس سال بعد پیدا ہوئے تھے تب ان کے
باپ نے نبی پاک سے کہا یہ کیسے ممکن ہے میری بیوی بانجھ ہے اور اب بوڑھی ہو چکی
ہے تب نبی پاک مسکرائے اور بولے یہ اللہ پاک کی مرضی ہے وہ جب جسے چاہے
نوازے اللہ نے تمہیں صبر کا صلہ دیا ہے۔۔۔ میں چاہتا ہوں ہانیہ تم بھی صبر کرو۔۔
ویسے بھی علی تمہیں بڑی ماما کہتا ہے۔۔۔ پھر تم کیوں اس طرح مایوس ہو جاتی ہو۔۔۔ ایم
سوری ہانیہ نے اپنے آنسو صاف کئے۔۔۔ اہل کو آج ہاتھ دلوانا تھانرس آگئی ہو گی میں
آج آفس لیٹ آؤں گی۔ ہانیہ نے کہا۔۔۔ ٹھیک ہے پرس اپنا خیال رکھنا۔ ہانیہ نے
اس سے ملتے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔ آج مجھے بھائی کی طرف لے جائیں گے؟۔۔۔ ہانیہ اور
اسکے بھائی کے اختلافات گزرے سالوں میں ہارون نے ختم کروا دیئے تھے تاکہ کچھ غم
اور پریشانیاں تو اسکی پرس کی لائف سے ختم ہوں۔۔۔ تم آج کچھ بنا رہی ہو ان کے
لئے؟؟ ”ہانیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔“ ٹھیک ہے لے جاؤں گا اور تم گارڈز او ڈرائیو
کے ساتھ آنا خود مت ڈرائیو کرنا ہارون نے مصنوعی گھورتے اسکی پیشانی چومی اور باہر
چلا گیا۔۔۔

جاری ہے

قسط نمبر چار:

تیرے نام کی دھڑکن۔

از کومل احمد

پانچ سال گزر گئے مگر آج تک ہانی تم پر تشدد اور ائل کے ساتھ زیادتی کرنے والا ایک بھی شخص ہاتھ نہ لگا۔ ناہی انس کا پتا چلا مسز عباس ائل سے ملنے اس کے کمرے میں آئی تھی تو ہانیہ کو دیکھ کر کہا۔ ہانیہ نے ان کا ہاتھ دبایا۔ ماما آپ کیوں آج پھر افسردہ ہو گئی۔ اب تو ائل بھی ٹھیک ہو رہی ہے ہانیہ نے اسکی کھلی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا۔ ائل کی صرف آنکھیں کھلی تھیں مگر جسم بے جان ہی تھا۔ نہ بول سکتی تھی نہ کھا سکتی تھی۔ ڈاکٹرز کہتے تھے وہ سن اور سمجھ سکتی ہے اس لئے اس کے پاس قرآن کی تلاوت کیا کریں۔ اس سے قوما کا مریض جلدی صحت یاب ہوتا ہے۔ ہارون ہر روز صبح نماز کے بعد ائل کے پاس کھڑے ہو کر تلاوت کرتا۔ اسے لگتا وہ ہی اس کا گنہگار ہے وہی تو لایا تھا اسے اس گھر میں۔ اس بہتر وہ آسان موت تھی جب ائل پانی میں گری تھی۔ نہ ہی ائل آتی ناہی انس اس طرح سب سے خفا ہو کر چھپ کر غلط راستے پر چلتا۔ آج انس اور ائل کے نکاح کی سالگرہ ہے ہانی۔ مسز عباس کے آنسو نکل آئے۔ ہانیہ کی بھی آنکھیں چھلک گئی۔ دونوں جب رو کر فارغ ہوئی تو چونک گئی کیونکہ ائل کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل رہے تھے

اور اس کے لب کپکپا رہے تھے۔ ہانیہ ڈاکٹر کو بلاو میرے انس کی دلہن ٹھیک ہو گئی ہے۔۔ مسز عباس خوشی سے بولی۔۔ انل نے ان کی طرف دیکھا۔۔ ان ان انس۔۔ تم ٹھیک ہو جاو تو انس بھی آ جائے گا مسز عباس نے اسکی پیشانی چومی۔۔ اور آنسو صاف کئے۔

انل اس موٹو کو پکڑو میری جان کھائی ہے اس نے بسمل نے علی کو گھورا اور انل کی گود میں پھینکا جو پتا نہیں اکیلی بیٹھی کونسی گھتیاں سلجا رہی تھی۔ فزیکل تھراپی اور ایکسائز سے اب وہ بہت بہتر ہو گئی تھی۔ مگر چلنے میں اسے دیر لگتی تھی۔ مسز عباس اس کی خوراک ہر چیز کا اتنا دھیان رکھتی جس کی وجہ سے اسکے گال ایک بات پھر انار جیسے گلابی ہونے لگے تھے۔۔ مگر شہد رنگ آنکھوں میں اداسی بھر گئی تھی۔۔

مجھے چاکلیٹ دو علی نے خفگی سے کہا۔ اپنے باپ سے لینا وہ تڑخ کر بولی اوف میری کمر میں اتنی درد ہے سارا دن یہ لڑکا مجھے بھگا بھگا کر پٹاتا ہے۔۔ ایسا ہی رہا تو جو بیچاری یا بچارہ آنے والا ہو گا۔۔ وہ وہی سے دفع ہو جائے گا۔۔ اللہ نہ کرے کیسی بکواس کر رہی ہو اندر آتی ہانیہ نے خفگی سے کہا۔۔ میرے بیٹے نے چاکلیٹ کھانی ہے آو دوں۔۔ ہانیہ علی کو پکڑ کر لے گئی۔۔ اللہ جی۔۔ بسمل صوفے پر گری جس سے انل ڈر گئی۔۔۔ بسمل کی ہنسی نکل گئی تم کیوں ڈر گئی۔۔ آپ ایسے بیٹھی مجھے لگا گر گئی

ہیں۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا کی ہنسی نکل گئی۔۔ برہان کو بھی پہلے یہی لگتا تھا میں گر گئی وہ تو میں نے اسے بتایا مجھے ایسے بیٹھنے میں مزہ آتا ہے۔۔ ائل نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ تمہارا دل نہیں کرتا پڑھنے کو ہسل نے سرسری سا پوچھا اتنی چھٹیاں کر کے بھی تم نے ایک بار جو خود سے کہا ہو میں نے پڑھنا ہے۔۔ ائل کا حیرانگی سے منہ کھل گیا۔۔ وہ کونسا ہولی ڈے لے کر پیرس گئی تھی۔۔ چلو آج باری آتا ہے تو اس سے بات کرتی ہوں تمہیں کالج ایڈمیشن لے دے۔۔ مجھے نہیں پڑھنا ائل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔ کیوں جاہل رہنا ہے ہسل نے غصے سے دیکھا۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے باہر جانے سے بھابی پلینز مجھے نہیں پڑھنا۔۔ ہسل نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔ ایسے نہیں ڈرتے پاگل کوئی دیکھے تو اسکی آنکھ پھوڑ دو ہاتھ لگائے تو ہاتھ توڑ دو بلکہ تمہیں میں ایک پوکٹ نائف اور سپرے لا کر دوں گی جو تنگ کرے یا وہ مرچوں والا سپرے اس کے منہ پر کر دیا۔ یا چاقو پیٹ میں ڈال دینا۔۔ آپ اتنی خطرناک باتیں نہ کریں ائل نے روہانسی ہو گئی۔۔ مجھے بس باہر نہیں جانا۔۔ تمہیں پتہ ہے باری کے ہاتھ پر جو کٹ کا نشان ہے وہ میں نے ڈالا تھا جب پہلی بار اس نے مجھے چھیڑا تھا۔۔ ائل نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔ برہان بھائی ایسے تو نہیں۔۔ چل ہٹ وہ نکما ویلا اور جتنا بے ہودہ تھا میں ہی جانتی ہوں میں نے اسے کیسے ٹھیک کیا ہر سال فیل ہو جاتا تھا۔۔ ”جاہل“ ہسل نے دانت پیسے۔۔ پھر آپ نے بھائی سے شادی کیوں کی۔۔؟ ”مجبوری تھی۔۔ ہسل نے آہ بھری۔۔“ کیسی مجبوری؟ اس لیچر نے مجھے اتنا چھڑا اتنا تنگ کیا کہ میں گھر میں یونیورسٹی میں باتھ روم میں مارکٹ میں حتہ کے نیند میں بھی اسی کو سوچتی اور دیکھتی رہی

پھر مجھے پتا ہی نہیں چلا مجھے کب اس بد تمیز سے پیار ہو گیا۔ پھر اس نے مجھے پرپوز کیا میرے لئے اچھے نمبر لئے۔۔ (فرسٹ آیا یہ بتانا ضروری نہیں ورنہ یہ بتانا پڑے گا کہ میں سیکنڈ تھی) پھر میں نے ہاں کر دی۔۔۔ ”سوٹ“ انل مسکرائی۔۔ ہاں سوٹ تو ہے وہ مگر بندر ہے۔۔ اور گدھا بھی۔۔ اور الو بھی پیچھے سے برہان نے ایک چت اس کے سر پر لگائی۔۔ تمہیں کتنا پتا ہے اپنے بارے میں ”جان بسمل“ ”بسمل نے مسکرا کر کہا جی بس جانو عادت ہو گئی آپ کے منہ سے اپنی تعریف سن سن کر۔۔ ایک گلاس پانی ملے گا۔۔ وہ انل کی طرف مخاطب ہوا ابھی لاتی ہوں بھائی اور مسکرا کر گئی اسے اس گھر کے لوگوں کا ہر کام کرنا بہت اچھا لگتا تھا۔۔ برہان بسمل کے پاس بیٹھ گیا۔ طبعیت کیسی ہے ”ٹھیک ہوں۔ علی کہاں ہے برہان نے اسے اپنے ساتھ لگاتے پوچھا۔۔ اسکی بڑی ماما اسے لے گئی ہے۔ ویری گڈ یعنی تم فارغ ہو؟ برہان نے شرارت سے کہا۔۔ بالکل نہیں وہ بدکی۔۔ ”پلیز میری جان،، باری بندر ہی رہنا سر پھاڑ دوں گی تمہارا وہ اس کے بازوؤں کو ہٹا کر خفگی سے بولی۔۔ انل پانی لے آئی تو وہ پی کر تھنک یو بول کر چلا گیا۔۔ دفع دور جن نہ ہو تو جنگلی وحشی بسمل نے قدرے اونچی آواز کہا۔۔ تاکہ وہ یہ تعریف سن لے۔۔

”میری طبیعت نہیں ٹھیک سر بھاری ہوا ہے ہانیہ نے کہا۔“ جب ہارون نے اسے ”امریکا“ جانے کا کہا۔۔ او ہو ابھی تھوڑا جانا ہے کچھ دن تک جائیں گے۔۔ نہیں ہارون پلیز میری کافی دن سے یہی حالت ہے آپ چلے جائیں۔۔ مجھے بالکل عادت نہیں ہے۔۔ پچھلی بار جب ہم گئے تھے تب بھی میں بیمار ہو گئی تھی۔۔ اپنی پرنس کے بنا ایک سیکنڈ بھی نہیں رہ سکتا تم جانتی ہو۔۔ ہاں تو مت جائیں یہ ڈیل کینسل کر دیں۔۔ ”نہیں پرنس! اس سے ہمارے بزنس کو بہت فائدہ ہوگا، تم جانتی ہو۔“ اور میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جاتا ہوں جب تک جانا ہے تم ٹھیک ہو جاو گی۔“ اوکے ہانیہ کو مانتے ہی بنی۔۔“

اسے بھی کب عادت تھی۔ اتنے دن اس کے بنا رہنے کی۔۔ جب سے اس کے ساتھ وہ برا واقع ہوا تھا۔ تب سے ہارون نے ایک دن بھی اسے اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔ پتا نہیں کونسا ڈر اسکے دل میں کنڈی مار کر بیٹھ گیا تھا۔۔ اس لئے وہ اسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔۔ بہت دن سے اسکی طبیعت خراب تھی۔۔ کبھی کسی چیز کو دیکھ کر ابکائی کر دیتی۔۔ کبھی آدھی رات اٹھ کر اوٹ پٹانگ مانگنے لگ جاتی۔۔ اور اسکی ضد پر ہارون کو اسے لے کر آدھی رات سڑکوں پر گھومنا پڑھتا۔۔

آپ کی وائف فور منتھ پر گننٹ ہے ڈاکٹر نے کہا۔۔ ہارون کا دل خوشی سے پاگل ہو گیا۔۔ اس نے ہانیہ کو بازوؤں میں اٹھا لیا۔۔ جگہ کی پروا کئے بنا۔۔ اسکی ہر دعا آج قبول ہو گئی تھی۔۔ اس کے صبر کا صلہ اسے مل چکا تھا۔۔ اب میں اپنی پرنس کو ایک قدم بھی چلنے نہیں دوں گا۔۔ ہارون نے نم سی آواز میں کہا۔۔ ”تھنک یو اللہ“ ہانیہ نے اپنے پیارے شوہر کو دیکھتے اللہ کا شکر ادا کیا۔۔ اتنا پیارا ہمسفر دینے کے لئے اس کی نسل کو اسکی گود میں ڈالنے کے لئے وہ اپنے عظیم الشان رب کی شکر گزار تھی۔۔

اگر جانا ضروری نہ ہوتا تو میں بالکل نہ جاتا ہارون نے اس ہاتھ دبایا۔۔ ہانیہ نے آنسو صاف کئے۔ میں آپ کو بہت مس کروں گی۔۔ ”میں بھی“ جلدی آؤں گا! ہارون نے اسکی ہاتھ پر ہونٹ رکھے۔ آفس مت جانا نا ہی باہر۔۔ میں آؤں گا تو خود لے کر جاؤں گا۔ جہاں کہو گئی۔۔ ہانیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ کسی کو تنگ بھی مت کرنا۔۔ ”ہارون کی بات پر اس کی سرخ ہوتی ناک خفگی اور سرخ ہو گئی“۔۔ میں صرف آپ کو تنگ کرتی ہوں۔۔ اس نے اپنی صفائی پیش کی۔۔ ہارون نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ میری آخری سانس تک کرو تمہیں اجازت ہے۔۔ ہارون کی بات ہانیہ کو بہت پیار آیا۔۔ وہ کسی جذبے کی روح میں بہک کر ہارون کا چہرہ تھام چکی تھی۔۔ اسکی دل کی آرزو سمجھ کر وہ خود جھک گیا۔۔ ہانیہ نے اسکے گالوں پر پڑھتے ڈیمپل اپنے ہونٹوں سے چھوئے۔۔ جس سے اسکے گڑھے مسکرا نے اور گہرے ہو گئے۔۔ ہانیہ کو لگا اور خوبصورت مرد کی حقدار کیونکر بنی۔۔ اللہ نے جانے اسے یہ کیوں دیا تھا۔۔ نا ہی وہ اس کی طرح خوبصورت تھی۔۔ نا اسکی طرح بہت زیادہ پڑھی لکھی نا ہی اس کی عبادت میں گرم جوشی تھی جو ہارون کی عبادت میں اس نے محسوس کی تھی۔۔ وہ پہلے بھی نماز پڑھتی تھی مگر نہ اسے پردے کی عقل تھی اور کبھی کبھی نماز چھوڑ دینے سے ہارون کی طرح پریشان نا ہوتی جس طرح اسکی نماز چھوٹ جانے پر وہ اسے اگلے کئی دن تک بلکتا دیکھتی اس نے آج تک ایسا انسان نہیں دیکھا تھا۔ جو بعد میں نماز پڑھ کر بھی اللہ سے معافی مانگتا رہے۔۔ ہانیہ نے بہت بار اسے بہت بڑی ڈیل اور بہت بڑا نقصان برداشت کرتے دیکھا تھا۔۔ وجہ صرف یہ ہوتی کے اسے وقت پر ہی نماز پڑھنی ہے۔۔۔۔۔

ہانیہ کے اس طرح اس یک ٹک دیکھنے سے ہارون کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ آگئی۔۔ تمہارا موڈ نہیں مجھ سے دور ہونے کا تو نہیں جاتا۔۔ وہ اپنے چہرے کے گرد ہانیہ کے رکھے ہاتھ ہٹاتا اپنی گردن میں ڈالنے لگا۔۔ ہانیہ شرمندہ ہو گئی۔۔ وہ اسے دیکھنے میں اتنی

مگن تھی یہی بھول گئی اس نے جانا ہے۔۔۔ اسکی شرمندگی اور خاموشی پڑھ کر ہارون نے کہا۔۔

”میری بیٹی کا بھی خیال رکھنا۔۔“ ہانیہ نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔۔ چلو اب تم آرام کرو۔۔۔” مجھے بھی ایئر پورٹ جانا ہے۔ ہانیہ نے خفگی سے کہا۔۔ ”بلکل نہیں! تم گھر ہی رہو گی۔۔ میں دو ہفتوں کے لئے جا رہا ہوں دو سال کے لئے نہیں۔۔ ہانیہ نے منہ پھلایا۔۔ ”ویری بیڈ“ ہارون نے بھی اسے خفگی سے دیکھا۔ اچھا نا اب جائیں۔۔ میرا بیڈروم خالی کریں۔۔ اسے چڑانے کو ہانیہ نے کہا۔۔ جی خوش ہو جائیں آپ کو دو ہفتے اچھی نیند آئے گی کوئی تنگ کرنے والا ہی نہیں ہو گا۔۔ ”بلکل“ ہانیہ متفق ہوئی۔۔ اپنا خیال رکھا ہانیہ نے اسکی پیشانی چومی۔۔ وہ سر ہلا کر اٹھ گیا۔۔ اور بازو سے اسے کھڑا کر کے اسے الوداع پیار کیا۔۔ ”فی ایمان اللہ پر نس“ (تمہیں اللہ کی امان میں دیا۔۔) وہ اتنے سالوں میں پہلی بار ایک دوسرے سے الگ ہو رہے تھے ہانیہ کے حلق میں آنسو پھنس گئے۔۔ پتا نہیں کیسے گزریں گے یہ دو ہفتے۔۔ وہ اسکی جگہ پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔ بند ہوتے دروازے کو بے مقصد تکتے لگی۔۔ ہارون نے بھی پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا وہ اپنے آنسو سے اس کے راستے روک لے گئی۔۔ مگر اب اسے اپنے ماں باپ کی خوشی کی خاطر انکی بگڑی اولاد کو سدھارنے جانا تھا۔۔ ہانیہ ٹھیک ہوتی تو وہ اسے ضرور ساتھ لے جاتا اور شاید اب اس راز میں شریک بھی۔۔ مگر وہ منہ سے کچھ نکال نہ دے اس لئے اسے نہیں بتایا۔۔ پہلے وہ انس کو سننا چاہتا تھا۔ اسکا دل پڑھنا چاہتا تھا۔۔

”انس نیند سے جاگا، تو سامنے پنک فرائک میں خوبصورت لڑکی رو رہی تھی۔۔ انس کو بہت افسوس ہوا۔ تم روتی کیوں رہی ہو؟ میں نے سب کام کر لیا ہے تو آپ مجھے جانے دیں۔ مجھے نہیں رہنا یہاں! وہ لڑکی صرف پندرہ سال کی تھی۔ اچھا میسے دو اور جاو۔۔ ٹرسٹ می

”میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔“ جیسے جانتے نہیں اس کے ساتھ رات گزار لی آئی ہے۔
 خالی ہاتھ آگئی تھی کلب میں۔۔۔ انس نے دانت پیسے۔۔۔ تمہارا کوئی بوئے فرینڈ تھا میں۔۔۔ یا
 شوہر جو منہ اٹھا کر چلی آئی۔۔۔ تم نے خود بلایا تھا۔۔۔ وہ سہم کر بولی۔۔۔ اسی وقت باہر بیل
 ہوئی۔۔۔ اندر چلو اگر آواز آئی تو سانس پی لوں گا۔ وہ اپنی بلو آنکھوں میں خوف سمائے اندر
 چلی گئی۔ انس نے دروازہ کھولا تو سامنے ہارون کو دیکھ کر منہ کھل گیا۔۔۔ اوپر کا سانس اوپر
 اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔۔ ہارون بلیک لیڈر جیکٹ اور بلیک جینز میں تھا آنکھوں پر گوگلز لگائے
 تھے اپنی خوبصورت مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا۔ جس سے اس کے ڈیمپل واضح ہو رہے
 تھے۔۔۔ آپ؟ انس کا سکتہ ٹوٹا۔ اندر نہیں بلاؤ گئے کیا چلا جاؤں وہ ایک ابرو اچکا کر پوچھنے لگا
 ساتھ ہی مڑ گیا۔ بھائی انس نے اس کو موڑا اور اس کے گلے لگ گیا۔۔۔ کافی دیر دونوں گلے
 لگے رہے تھے ہارون سے اس کے پیشانی چومی تمہیں کیا لگا تھا میں ڈھونڈ نہیں پاؤں گا تمہیں؟
 تم ڈیڈ کو دوکھا دے سکتے ہو چھپ کر مگر مجھے نہیں۔ اپنے ان ہاتھوں میں کھلایا ہے تمہیں،
 ایک دن بھی میں تم سے غافل نہیں ہو سکا۔۔۔ اور تم یہ جانتے ہو۔۔۔ تم میری اولاد کی طرح
 مجھے عزیز ہو۔۔۔ انس نے ہارون کو خفگی سے دیکھا۔۔۔ اور جو جاسوس میرے پیچھے چھوڑے ہیں
 وہ؟ جینا حرام کیا تھا میرا، کہیں جانے سے پہلے سو بار سوچنا پڑھتا تھا۔۔۔ مگر مجھے آپ سے
 یہ امید نہیں تھی۔ آپ خود بھی میری جاسوسی کو پہنچ جائیں گے۔۔۔ ہارون نے قہقہہ لگایا۔۔۔
 کافی سمجھدار ہو گئے ہو۔۔۔ دونوں مسکراتے اندر آئے۔ یہ تمہارا گھر ہے اتنا صاف ہارون
 حیران ہوا۔۔۔ جبکہ انس شرمندہ۔۔۔

پنک لیڈی نے کیا ہے۔۔۔ پنک لیڈی کون ہے؟ تمہاری نئی پین گسٹ۔۔۔ اس بار انس بنا
 شرمندہ ہوئے ڈھائی سے ہنسا۔ دو دن سے بند ہے بچاری سارا کام کر لیتی ہے مگر پیسے دینے
 کو تیار نہیں۔ انس تم شروع سے اتنے کمینے تھے یا امریکہ کی ہوا کھانے کے بعد ہوئے؟ گھر
 دیکھتے ہارون نے سرسری پوچھا۔۔۔ کیتھرین کو پیسے دینے کے بعد ہوا۔۔۔ وہ دھیرے سے ہنسا

دو دن سے بند ہے بچاری سارا کام کر لیتی ہے مگر پیسے دینے کو تیار نہیں۔ انس تم شروع سے اتنے کمینے تھے یا امریکہ کی ہوا کھانے کے بعد ہوئے؟ وہاں تو مجھے پوری دنیا میں معصوم لگتے تھے۔۔۔ گھر دیکھتے ہارون نے سرسری پوچھا۔۔۔ کیتھرین کو پیسے دینے کے بعد ہوا۔۔۔ تب معصومیت ختم ہو گئی۔۔۔ وہ دھیرے سے ہنسا اسکی ہنسی کھوکھلی تھی۔۔۔ ہارون نے ایک دروازہ کھولا وہاں چھوٹے سے پنک فرائک میں لڑکی تھی اور مسلسل رو رہی تھی۔۔۔ چلو تم آزاد ہو بھاگو ادھر سے، ہارون نے باہر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ بھائی کیا کر رہیں ہیں اتنے بڑے گھر کی بچی ہے۔۔۔ اس کے باپ کے پاس بہت مال ہے۔۔۔ ہارون نے اسے گھورا میرے ہوتے یہ سب نہیں چلے گا۔۔۔ بٹ یہ ہاتھ آئی مرغی۔ بتاؤں تمہیں انسانوں کو مال اوع مرغی بنا رہے ہو تم سچ میں میرے بھائی ہو؟۔۔۔ انس ہنس دیا بھائی تو ہوں۔۔۔ مگر برہان کا۔۔۔ آپ کا تو بیٹا ہوں۔۔۔ لڑکی جھجکتی ہوئی باہر کو گئی ہارون نے ڈور کھولا وہ فوراً اپنے جوتے پکڑ کر بھاگ گئی۔۔۔ تم میرے بیٹے ہوتے تو یہ سب نا کرتے وہ تاسف سے بولا۔۔۔ مگر ساتھ ہی لہجے میں نرمی رکھی وہ جاتے اسکی کھنچائی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

خیر مجھے آرام کرنا ہے مجھے بیڈ چاہیے۔۔۔ بھائی ویسے اچانک کیسے آ گئے۔۔۔؟ تمہیں کوئی اعتراض ہے واشروم کا دور کھولتے ہارون نے پوچھا نہیں بس ایسے ہی پوچھا۔۔۔ ہارون نے کندھے اچکائے۔ وہ فریش ہو کر آیا تو فون پکڑ کر پہلے ہانیہ کو فون کیا۔۔۔ کیسی ہے میری پرنسس؟ وہ بیڈ پر گرتے پوچھنے لگا۔ آئی مس یو ہارون آنسوؤں میں ڈوبی ہانیہ کی آواز آئی۔۔۔ ”اتنی جلدی۔۔۔“ وہاں تو بیڈروم خالی کروا رہی تھی۔۔۔ ہارون ہنس دیا۔۔۔ آپ واپس آ جائیں۔۔۔ مجھے نیند نہیں آئی کل رات۔۔۔ مجھے ڈر لگتا رہا۔۔۔ علی کی بلی بھی رات کو مجھے ڈرا رہی تھی۔۔۔ تو بسکل کو سلا لیتی ساتھ یا ائل کو۔۔۔ ائل ساتھ ہی تھی علی بھی تھا۔ مگر پھر بھی آپ نہیں تھے تو بہت ڈر لگا۔۔۔ تم تلاوت کر لیتی کسی سورہ کی۔۔۔ مجھے آپکی آواز میں سن کر سننے کی عادت ہے۔ ”بیڈ گرل“ اس طرح تو تم میری بیٹی کو بھی بگاڑ دو گی۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے میں نے تمہیں لاڈ اور پیار میں بگاڑ دیا ہے۔ انسان میں صبر بھی ہونا چاہیے۔۔۔ مجھے

کچھ نہیں پتا آپ واپس آئیں۔۔۔ انس اس کے لئے سنیکس اور کافی لے آیا۔۔۔ علی ہے تو بات کروا دو میں اس سے کہوں تمہارا خیال رکھے۔۔۔ ابھی تو شام ہے اور وہ اپنے ماما بابا کے ساتھ باہر گیا ہے، پارک میں۔۔۔ ”ٹھیک ہے! اسے بہت سارا پیار کرنا میں پھر فون کروں گا ابھی مجھے بہت نیند آئی ہے۔ آئی لو یو۔۔۔ ہارون ہانیہ نے روہانسی آواز میں کہا۔۔۔ می ٹو پرنس۔۔۔ می ٹو کیا ہوتا ہے ٹھیک سے بولیں۔ ہارون کھانسنے لگ گیا۔ کیونکہ سامنے انس بیٹھا تھا میں میج کرتا ہوں۔ کیوں فون پر بولیں۔۔۔ یار پرنس تم اتنی ضدی کیوں ہو۔۔۔ مجھے نہیں آپ سے بات کرنی۔۔۔ ہانی۔۔۔ ٹون ٹون ٹون فون بند ہو گیا۔ ہارون دھیرے سے ہنس کر میج لکھنے لگا۔۔۔ آپ بھابی کو بھی لے آتے۔۔۔ نہیں اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی ورنہ کے کر آتا۔۔۔ علی کون ہے آپ کا بیٹا ہے۔ انس نے خوشی سے پوچھا۔۔۔ نہیں برہان کا بیٹا ہے بہت پیارا ہے۔۔۔ باری بھائی کی شادی ہو گئی۔۔۔ ”اچھا وہ کھو گیا۔۔۔ شیزہ کی بھی ہو گئی۔۔۔ ہارون نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ اسکے بھی بہت پیارے دو بچے ہیں۔۔۔ میرا تو دل کرتا ہے اسکی بیٹی کی شادی علی سے کر دیں۔۔۔ آپ اپنے بیٹے سے بھی تو کر سکتے ہیں۔۔۔ کیا آپکا بیٹا نہیں؟؟؟؟ انس نے چونک کر کہا۔۔۔ ہارون کے پہلے سایہ لہرایا۔۔۔ پھر یک دم اسکے چہرے پر سنجیدگی اور مسکراہٹ بیک وقت تھی۔۔۔ میرا کوئی بے بی نہیں ہے ابھی مگر ڈونٹ وری جلدی ہو جائے گا۔۔۔ تم دعا کرو۔۔۔ کہہ کر اس نے سنیکس چیک کئے۔۔۔ ”کیا مطلب بھائی؟؟؟ وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا۔۔۔ بھابی تو۔۔۔ وہ جھجک کر بات آدھوری چھوڑ گیا۔۔۔ ورنہ اسے تو ائل نے بتایا تھا۔۔۔ گو کے اسنے بچکانے طریقے سے بتایا تھا۔ مگر وہ اسکی سمجھ گیا تھا۔۔۔ ہارون نے گلا کھنکارا اس دن ائل اکیلی نہیں تھی۔۔۔ ہانیہ بھی کڈنیپ ہوئی تھی۔ اور جب واپس آئی تو اسکا دامن خالی تھا۔۔۔ مگر جو ہوا وہ میرے اللہ کی مرضی تھی۔ مجھے اس پر صبر کرنا ہی تھا۔۔۔ ہارون کی بات اسے چابک کی طرح لگی۔۔۔ انس کے چہرے پر سایہ لہرا گیا۔۔۔ میں چلتا ہوں آپ ریٹ کریں وہ اس بات کو کرنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ وہ ائل کا نام سن کر اپنے زخم ہرے نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ پہلی عورت تھی اسکی ماں کے بعد جس کے

اٹل پہلی عورت تھی جس کے لمس سے انس کو پتہ چلا عورت کی محبت کیا ہوتی ہے۔۔ اس کا وجود کس طرح مرد کو اپنی محبت کے حصار میں کھینچ لیتا ہے۔۔ اور اٹل تو ان باتوں سے انجان انس سے پاک محبت کرتی تھی۔۔ انس کو یاد تھا۔۔ وہ کس طرح اسکی معنی خیز باتوں پر سر ہلا دیتی یا مطلب پوچھنے لگ جاتی جن باتوں پر لڑکیاں شرماتا جاتی ہیں۔ اٹل ان لفظوں سے بھی واقف نہیں تھی۔۔۔ وہ انس کے لئے ایک تحفہ تھی۔۔ بعض دفعہ انس اسے تنگ کرنے کو ایسی بات کرتا جس سے وہ جیسلس فیل کرے۔ مگر جب وہ کہتی آگئے کیا ہوا؟ تو اس کی معصومیت پر انس کبھی خفا ہو جاتا اور کبھی وہی باتیں یاد کر کے ہنستا۔۔ اب بھی وہ باہر خاموشی سے چلا گیا کیونکہ اسے لگا وہ تھوڑی دیر اور رکے گا تو ہارون اسے کہہ دے گا اٹل مر گئی۔ ”اور انس بھی اسی وقت مر جائے گا۔“ کیونکہ انس تو خالی جسم تھا اسکی روح تو اٹل میں تھی۔۔ ”جس سراب سے وہ بھاگ رہا تھا۔۔ وہ اس تشنگی، میں ہی زندہ رہنا چاہتا تھا جو اسے کرب ناک عذاب بن کر ملا تھا۔۔“ اس نے اللہ کو خفا کیا تھا اور یہ سزا تو بہت کم تھی۔۔ اسے لگا اسے اب معافی نہیں ملے گی۔۔ ”کیونکہ بہت دیر ہو چکی ہے۔۔۔“ وہ یہ سب آج تک دینائل جیسے مخلص دوست سے بھی نہیں کر پایا تھا۔۔

”اسکے خاموشی سے باہر جانے پر ہارون نے سر جھٹکا فل حال اسے انس سے یہی امید تھی۔۔“ ہارون نے کافی ڈھانپ کر لائٹ اوف کر دی ابھی وہ صرف آرام کرنا چاہتا تھا اتنی لمبی فلائٹ کے بعد وہ بہت تھک چکا تھا۔۔ اسکا کمزور دل اسے ایسے سفر کی اجازت کم ہی دیتا تھا۔۔ یہ بات ہانیہ نہیں جانتی تھی۔ اگر جانتی تو اسے کبھی نہ آنے دیتی۔ اور ہارون کبھی غلطی سے بھی اسے ایسی بات نہیں بتاتا تھا جس سے اسکی ”پرنس زرا بھی پریشان ہو۔۔“

علی نے چاکلیٹ ”مانگ، مانگ“ کر بسمل کا سر درد کر دیا۔ تو وہ ہانیہ کے کمرے میں چلی گئی۔ اسی نے علی کو بگاڑا تھا۔۔ برہان نے چاکلیٹ کچن کیمبن نکالی ہاف منہ میں ڈالی تھی، واپس پلٹ رہا تھا۔ ”جب علی کے پھینکے کیلے کے چھلکے سے پھسل گیا۔۔“ ”ستیاناس ہو تمہارا برہان“ نیچے آتی بسمل تنگی وہی اٹل پریشان ہوئی تو ہانیہ کی دبی سی ہنسی نکل گئی۔۔۔ چاکلیٹ سے بھرے منہ سے وہ اپنے گرد چکراتے ستارے دیکھ رہا تھا۔۔۔ علی کو چاکلیٹ بہت پسند تھی وہ اس کے منہ پر جھک کر وہی سے کھانے لگ گیا۔۔۔ اللہ مجھے اٹھا لے۔۔ ہانیہ نیچے آئی تو ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی۔۔ باری بھائی کتنا کیوٹ لگ رہا ہے میرا سونا بسمل دیکھو تو۔۔ بسمل نے ہنہ کر کے کہا۔ اس کے ساتھ یہی ہونا چاہیے۔ کہہ کر فریج میں گھس گئی۔ مجھے نہیں لگتا یہ میرا بیٹا ہے۔ ہسپتال والوں نے چیونچ کر دیا ہے۔۔ جب سے پیدا ہوا ہے میں ہی گرتا رہتا ہوں تم تو ایک بار نہیں

گری میں ہی گرتا رہتا ہوں تم تو ایک بار نہیں گری۔۔ اندھے ہو کر مت چلا کرو۔ آنکھیں نام کی چیز آپکی بوتھی شریف پر ہے اس کو استعمال کریں۔ وہ گھور کر سر سہلاتا اندر چلا گیا۔۔ میری تو حسرت ہی رہ گئی ہے میں پھسلوں اور یہ مجھے پکڑے یہاں یہ گرتا ہے مجھے اٹھانا پڑتا ہے۔۔ ہانیہ پیٹ پکڑ کر ہنس دی۔۔ ہائے اللہ یہ کیا جل رہا ہے بسمل نے ناک چڑائی۔۔۔ میرے سینڈوچ۔۔ بسمل کو یک دم یاد آیا تو کچن میں بھاگی۔۔ ہانیہ علی کو اپنے پاس بلانے لگ گئی۔۔ وہ اپنے چھوٹے چھوٹے پیروں پر قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا۔۔۔ ہانیہ کے لئے یقین کرنا مشکل تھا دو سال کا بچہ اتنا شرارتی ہے۔۔ اگر وہ برہان کی نیچر نہ جانتی ہوتی تو علی کو ایلین سمجھتی۔۔

ہارون اور انس واک کر رہے تھے قریب ہی عبادت گاہ پر نظر پڑتے ہارون نے کہا آؤ نماز پڑھ لیں۔ ”نماز۔۔۔۔۔؟؟؟؟“ انس نے لفظ نماز بولا۔۔ ”کیا ہوا؟ وہ چونکا۔ انس نے سر جھٹکا میں نماز نہیں پڑھتا آپ جائیں۔۔ کیوں نہیں پڑھتے کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ پتا نہیں میرا دل نہیں کرتا۔ مجھے لگتا ہے اللہ مجھے پسند نہیں کرتا۔ اللہ اپنے سب بندوں کو پسند کرتا ہے ہارون نے کندھے سے اسے تھاما۔۔ اور اندر لے گیا۔ بھائی آپ جائیں مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔ انس تم تھپڑ کھاؤ گئے یا سیدھی طرح چلو گے۔

لیکن مجھے نماز بھول گئی ہے۔۔ اب کے ہارون چونکا۔ پھر اسکا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا۔۔ دونوں نے وضو کیا اندر کوئی بھی نہ تھا۔ ہارون نے پہلے اذان دی۔۔ پھر نماز پڑھائی جب نماز پڑھا کر فارغ ہوا تو وہاں بہت لوگ تھے مسلمان ہندو سکھ امریکن مختلف ملکوں کے لوگ تھے اور سب نے جماعت ادا کی تھی۔۔ وٹ از دس مین ایک انگریز نے پوچھا اٹس ریلی امیزنگ سونگ ایک اور لڑکی بولی۔۔ ہارون کی آنکھیں نم ہو گئی اللہ کے نام میں اتنی کشش تھی کے سب خود چلے آئے تھے۔۔۔۔۔ یہ بہت کول تھی ایک ہندو نے کہا۔۔ ہاں یہ بہت کول ہے ہارون نے تائید کی۔۔ آپکی آواز بہت پیاری ہے میں آپکی فین ہو گئی ایک لڑکی نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ ہارون اسکا سکارف جو مفطر کے طور پر اس نے گلے میں ڈالا تھا سر پر دیا۔۔ اسے ہمیشہ سر ڈھانپ کر پڑھتے ہیں۔۔ لٹل گرل۔ ہارون باہر آیا تو باہر پولیس کھڑی تھی۔۔ بلڈی امریکن انس منہ بڑبڑایا۔۔ آپ چلیں میں آتا ہوں ان دیکھ کر ہارون چلا گیا وہ جانتا تھا انس کیا کرنے والا ہے۔۔

انس نے بے تحاشہ روتے خود پر ٹھنڈا پانی ڈالا کچھ بھی تو نہیں ہوا تھا وہ نماز سے ڈرتا تھا۔ ”یہ نماز تو آج بھی ویسی تھی لذتوں سے بھری“ وہ سمجھتا تھا کوئی طوفان آئے گا اور اسے روک لے گا۔ یا وہ مر جائے گا۔ مگر اللہ نے کیسے اسے جھکا لیا۔ اسے سارے وہم دور کر کے اس کے سجدے کو قبول کر لیا۔ وہ معافی کا در کھول کر بیٹھا تھا۔ پھر کیسے وہ انس و خالی ہاتھ لوٹا دیتا۔۔۔ انس نہا کر نکلا تو کچن میں گیا۔۔۔ ہارون منہ پر رومال رکھے ساری وائٹ ویسٹ کر رہا تھا ”بھائی پلیز!! شٹ اپ یو سٹوپڈ بوائے۔۔۔ بھائی میں پر اس کرتا ہوں چھوڑ دوں گا مگر ایک دم نہیں چھوڑ سکتا۔ جتنی دیر تک تم یہ نہیں چھوڑو گئے تم نماز نہیں پڑھ سکو گے انس۔۔۔ اور تم کب تک نماز نہیں پڑھو گئے؟ میں تمہیں ہوسپٹلائز کروا رہا ہوں۔ تاکہ تم ڈر گز چھوڑ سکو۔۔۔ آج اس پل تمہیں موت آ جائے تو کیا منہ لے کر جاو گئے قبر میں روشنی کے لئے؟؟؟؟ یہ شیمپئن ہارون نے اسے گراتے غصے سے کہا۔۔۔ برا صرف تمہارے ساتھ نہیں ہوا تھا انس بیوی تو دوسری مل جاتی ہے۔ محبت بھی ہو جاتی مگر اولاد کا دکھ بہت بڑا ہوتا خاص کر تب جب کوئی امید نہ ہو۔۔۔ اور تمہاری زندگی میں کیا صرف اہل تھی۔۔۔ وہ جس کے ذکر سے بھاگتا آیا تھا آج وہ لمحہ آ گیا تھا۔۔۔ تمہاری ماں کچھ نہیں؟؟ جو دن رات تمہیں یاد کر کے روتی ہے۔۔۔ تمہاری بہن تمہاری راہ دیکھتی گھر سے رخصت ہو گئی۔۔۔ بابا تمہیں ڈھونڈتے پہلے سے زیادہ بوڑھے ہو گئے۔۔۔ اور وہ بچاری اہل اس کا کیا قصور تھا۔۔۔ اگر تم نہیں واپس آنا چاہتے تو اسے آزاد کر دو۔ میں اسکی شادی تم سے بہتر انسان کے ساتھ کروا سکتا ہوں۔ جو کم سے کم اسے عزت اور مان تو دے۔“ اسے یقین دلائے وہ بھی انسان ہے جیتی جاگتی۔۔۔“ مم می میری اہل زندہ ہے؟؟ انس کی سانس رک گئی۔۔۔ وہ اپنا سر پکڑ کر وہی بیٹھ گیا۔۔۔ میں کل واپس جا رہا ہوں تمہارا انتظار کروں گا۔ اگر تم نہیں آئے تو وہ کوٹ سے خلع لے سکتی ہے۔۔۔ بھائی میں ایسے نہیں آؤں گا۔ پھر کیسے آؤ گئے؟؟ ہارون نے گھورا۔۔۔ میں اس کے قابل بن کر آؤں گا۔ ”اسکا انس“ جو ہر برائی سے پاک ہو جائے گناہ سے دور۔۔۔ ٹیک یور ٹائم برادر ہارون نے اسکا کندھا تھپکا۔۔۔

ہانیہ کو پتہ تھا۔ دو دن تک ہارون آجائے گا۔۔۔ کل اسکی فلائٹ ہے۔۔۔ پرسوں وہ اسکے پاس ہوگا اپنے بیڈ روم میں گہری سانس لے اس نے اس کی پریس ہوئی شرٹ نکالی اور اسکی خوشبو اندر اتار کر شرٹ کو چوما۔ بہت مشکل ہے آپ کے بنا ایک پل بھی رہنا ہارون بہت پیار کرتی ہوں آپ سے وہ اسکے رومال پر ہاتھ پھیرتی بولی۔ اسکی ہر چیز ترتیب سے رکھ کر ہانیہ نے اپنے کمرے میں موجود کتابوں کی الماری کی طرف دیکھا۔ پھر سائیڈ ٹیبل کی دراز سے چابی نکال کر الماری کی سب سے نیچے والی کتاب اٹھائی اور چابی لگائی۔۔۔ بسمل اور ائل اندر آ رہی تھی اس کے اس عمل کو دیکھ کر چونکی "جیسے ہی ہانیہ نے چابی لگائی وہ الماری کلک کی آواز سے کھولی اور ہانیہ نے ایک سائیڈ پر ہٹا دی۔۔۔ اس الماری کے پیچھے بہت بڑی لائبریری تھی۔ "ہائے اللہ" بسمل کی آواز پر وہ کرنٹ کھا کر پلٹی اور الماری یا دروازہ جو بھی تھا اسے بند کیا۔ یہ کیا ہے؟؟؟ "ہانیہ آپ، بسمل نے گھورا یہ یہاں کونسا خزانہ چھپایا ہے؟؟ ہم سب سے وہ کمر پر ہاتھ جما کر بولی۔ وہ ہارون کی چیزیں ہیں۔" بسمل انہوں نے منع کیا ہے کسی کو بتانے سے۔۔۔ "ہائے اللہ، تین سال ہو گئے مجھے اس گھر میں آئے اور میں نے پورا گھر ہی نہیں دیکھا ہٹیں آگے سے وہ اسے ہٹاتی اندر چلی گئی۔ اس کے پیچھے ائل بھی کیونکہ بسمل نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔ اللہ مجھے ہارون کے تھپڑ سے بچا لیا بس۔۔۔ ہانیہ رونے والی ہو گئی۔۔۔ اور ان کے پیچھے اندر گئی۔ اتنی کتابیں یہ چھپائی کیوں ہیں۔ بسمل یہ بکس بہت یونیک ہیں اب یہ پرنٹ بھی نہیں ہوتی اور ان کی قیمت لاکھوں میں ہے۔ بسمل نے گھورا ہم بھی پڑھ لیتے ہم کونسا کھا جاتے۔۔۔ بسمل میں صرف قرآن کا ترجمہ لینے آئی تھی وہ ہارون نے لکھا تھا۔ پلیز مجھے ہارون سے ڈانٹ پڑ جائے گی۔ ان کو بتانا ہی مت۔۔۔ میں ان سے نہیں چھپا سکتی ہانیہ نے تڑخ کر کہا۔۔۔ ہر بات شوہر کو نہیں بتاتے۔۔۔ بسمل نے سمجھایا۔۔۔ نہیں ہارون بہت اچھے ہیں انہوں نے کہا ہے ہر بات صرف مجھے بتانی ہے۔ "ہنی بھائی حد سے زیادہ چالاک ہیں۔ ایسی ہی باتیں کر کے انہوں نے آپکو قابو کیا ہے۔ تم مجھے ان کے خلاف ورغلا رہی ہو۔ ہانیہ نے غصے سے وہاں پڑی ٹیبل پر ہاتھ مارا۔ وہ چونکی ٹیبل کی اتنی عجیب آواز اور اسکا ساخت اچھی۔۔۔ اس میں کیا چھپایا ہے اب آپکے میاں نے۔۔۔؟ یہ تو ٹیبل ہی ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے ٹوٹ گیا۔ ہارون بہت ڈانٹیں گے۔۔۔ آو باہر چلیں۔۔۔ نہیں یہ ٹیبل نہیں ہے آپی اب سچ بولیں کونسی "سی آئی ڈی" ٹیم میں

کام کرتے رہے ہیں وہ؟ بسمل بولتے میز کا جائزہ لے رہی تھی۔۔ پھر اسکا بورڈ اٹھایا تو کافی بھاری تھا۔۔ یہ زرا دونوں پکڑو اس کے اندر کچھ ہے۔۔ بسمل یہ گر جائے گا ہم سے اور کچھ ہو گیا ہمیں تو۔۔؟؟ نہیں ہو گا بی بی عورتیں ہل چلاتے بچے پیدا کر لیتی ہیں، اور آپ ایک لکڑی کا بورڈ نہیں اٹھا سکتی۔ کیا پتا ہنی بھائی کے کسی پرانے افسر کی داستان نکل آئے۔۔۔ بسمل اور ائل نے پکڑا،،، نچار ہانیہ نے بھی ہاتھ ڈالا۔۔ دیکھا کہا تھا کچھ چھپایا ہے اس میں۔۔ وہ ٹیبل نہیں باکس تھا جو آج تک ہانیہ کو پتا نہیں چلا تھا۔۔۔ ہانیہ کو ہارون پر بہت غصہ آیا۔۔ وہ کیسے اسے پاگل بنا جاتا تھا اور کچھ بھی شئیر نہیں کرتا تھا۔۔ اور اس میں بہت چیزیں تھی کپڑے جوتے یہ سب حارث کا تھا اس کی کتابیں ہانیہ کے آنسو بہنے لگ گئے۔۔ وہ جس طرح کتاب پر حارث کے نام کو چوم کر آنکھوں سے لگاتی بسمل کو افسوس ہوا۔ اس نے یہ کیوں کیا۔ ائل خاموشی سے دیکھ رہی تھی اسے پتا ہی نہیں تھا۔ ”حارث کون ہے۔۔؟“ چیزیں دیکھتے ہانیہ کے ہاتھ ایک ڈاری لگی۔۔ اس نے پہلا صفحہ کھولا۔۔۔

8 مارچ۔۔۔ 2000

”آج میں نے اسے پہلی بار دیکھا۔۔ ساری یونیورسٹی سے الگ کونے میں کھڑی ڈری سہمی وہ کچھ الگ تھی اسکی کالی آنکھوں میں کچھ پانے کی چمک تھی۔۔ احساس کمتری اور ڈر بھی تھا۔ اس کے کپڑے ہاں اس کے کپڑے کافی پرانے تھے مگر ان کو دھو کر اچھے سے پریس کر کے پہنا گیا تھا اس کے جینز کافی پرانی تھی اور جیسے کوئی پرانی چیزوں کی دکان سے خریدی ہو۔۔ تھوڑا قریب جا

کر میں نے غور کیا تو اس کے جوتے اس کے پیروں سے بڑے تھے۔۔ کیا وہ اسکے نہیں تھے؟ میں نے ارد گرد ہر جگہ دیکھا ہر لڑکی کے جوتے چمکتے برانڈڈ تھے۔۔ ہر لڑکی کے کپڑے ایسے تھے جیسے کسی کی ریسپشن میں آئی ہو۔ تو کیا وہ پڑھنے نہیں آئی تھی؟ مگر پڑھنے تو صرف وہ آئی۔۔ ہم کیا کرنے آئے تھے؟؟ پھر اس کے ہاتھ میں کتابیں اور بیگ تھا۔۔ میں نے ساری یونیورسٹی میں دیکھا کسی لڑکی کے ہاتھ میں کتاب نہیں تھی نہ کسی نے بیگ پہنا ہاں موبائل کلچ اور پانی کی چھوٹی بوتل یا چپس کے پیکٹس تھے۔۔۔ وہ کونسی دنیا سے آئی تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد جب وہ میرا دھیان اسکے بالوں کی طرف گیا تو اس نے دو چوٹیاں کی تھی۔۔ جب وہ اپنے بڑے بڑے گلاسز اتار کر اٹھی تو اسکے بال ہاں اس کے بال بہت پیارے تھے۔ بہت لمبے اتنے سیاہ اور لمبے پیروں میں گرتے شاید اس نے کبھی کاٹے نہیں تھے۔۔ بالکل ہنی بھائی کی چوائس ہاں ہنی بھائی نے کہا تھا عورت کے بال لمبے ہوں۔۔ تو شوہر کو محبت نہیں عشق ہو جاتا ہے تو کیا ان کو اس سے عشق ہو سکتا ہے؟؟ ہانیہ نے ڈائری بند کی وہ دونوں کب کی جا چکی تھی۔۔ ہانیہ نے ٹیبل کو دیکھا تو وہ دونوں اسے بند کر گئی تھی ہانیہ آنکھیں صاف کرتی باہر آئی اور لائبریری کو لاک کیا۔۔ اور بستر پر گرتے پھر ڈائری کھول دی۔۔

جاری ہے

”قسط نمبر پانچ۔۔“

تیرے نام کی دھڑکن

”از کو حل احسن۔۔“

وہ مردہ قدموں سے چلتی بیڈ پر ڈھے گئی۔ پتا نہیں بسمل کب علی کو سولا گئی تھی پاس رکھا ہانیہ کا فون بج رہا تھا۔ اس پر ہارون کا نمبر جگمگا رہا تھا اس کی آنکھیں دھندلا گئی۔۔

”واپس کب آرہے ہیں؟ ہانیہ نے روتے پوچھا۔۔“ مجھے آپکی ضرورت ہے۔۔“ ہانیہ پر نفس تم روکیوں رہی ہو کسی نے کچھ کہا۔۔؟؟ طبعیت تو ٹھیک ہے؟ اور ہمارا بے بی۔۔؟ ہارون اسکے اس طرح رونے سے پریشان ہو گیا۔۔۔

”سب ٹھیک ہے جلدی آجائیں۔ میں مر جاؤں گی۔۔۔“

کیا بکواس کر رہی ہو۔؟ ہارون کو غصہ آیا۔۔ تم بچی نہیں ہو اب۔۔ اور جو ٹائم ہے اس پر ہی آؤں گا۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے ہارون وہ ضبط کھو رہی تھی۔۔ ہارون بھی پریشان ہو گیا۔ اس لئے نرمی سے بولا۔ ”اتنے دن صبر کیا ہے۔ میری پر نفس نے، اب تھوڑا سا اور کر لو۔۔“ ہانیہ نے فون بند کر دیا۔۔ اسے اس وقت ہارون کی تسلی نہیں اسکے وجود کی ضرورت تھی۔۔

12 مارچ۔۔

آج میں پہلی بار انگلش کی کلاس لینے آیا تھا ویسے تو یہ کلاس پچھلے ایک مہینے سے ہو رہی ہے۔ مگر آج دوستوں کے کہنے پر آ گیا۔۔ جیسے ہی میں بیٹھا وہ لڑکی میرے بیٹھتے کرنٹ کھا کر اٹھی۔ اور اپنی کتابیں اٹھا کر ایک سیٹ چھوڑ کر بیٹھ گئی۔۔ میں ناچاہتے ہوئے بھی اس کو دیکھتا گیا۔۔ یعنی پہلے میرا دھیان ہرگز اس پر نہ تھا۔۔ نہ ہی میں نے اسے دیکھا تھا۔۔ ”وہ بہت پینڈو تھی۔“ شاید غریب بھی ہو“ پھر اس یونیورسٹی میں کیسے آئی۔۔؟؟؟ آہ ہاں۔۔۔“ سی ایم سے سکالرشپ لے کر۔“ میں نے سوچا۔۔ خیر کلاس

83 Tery Naam Ki Dharkan

شروع ہوئی تو پتہ چلا آج ٹیسٹ ہے وہ واحد تھی جس نے پہلے دس منٹ میں وہ کر لیا۔
باقی آدھ گھنٹے کے بعد بھی نہ کر سکے۔ مجھے کتابیں پرھنے کا شوق ہے اس لئے مجھے آتا تھا۔
مگر میں اس کو دیکھنے کی شعوری کوشش میں ایک لفظ بھی نہ لکھ سکا۔ کلاس ختم ہوتے
میں اس کے پیچھے گیا۔ مگر وہ لائبریری میں چلی گئی مجھے مایوسی ہوئی اسکا کوئی دوست
نہیں آیا تھا۔ شائد۔۔ کیا اسے گھر بھی نہیں جانا تھا؟۔۔

25 مارچ۔۔

اسکا کوئی دوست نہیں ہے۔۔ نہ لڑکا نہ لڑکی۔۔ کوئی دوستوں کے بنا بھی جی سکتا ہے؟؟
وہ بولتی کیوں نہیں کیا وہ گونگی ہے؟ ہاں وہ گونگی ہی ہے ورنہ اس دن جب اس کی چیزیں
لڑکیوں نے گرا کر چوٹیا کھنچی تھی وہ کچھ تو بولتی مگر وہ تو صرف کتابیں اکٹھی کر کے چلی
گئی۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔ کیا وہ میرا وہم ہے یا تھی۔۔؟ میں کیوں اس عجیب
لڑکی کو پورا دن دیکھتا ہوں۔۔ میری طرف سے کچھ بھی ہو مگر میرے دماغ سے وہ نکل
جائے اللہ۔۔

12 اپریل۔۔

آج میں سٹاف روم میں ٹیچر سے ملنے گیا۔ تو وہ نماز جمعہ پڑھ رہی تھی۔۔ دعا میں وہ بہت
روئی جیسے اسکے ہونٹ کپکپا رہے تھے ایسے تو صرف ہنی بھائی کے نماز میں کپکپاتے ہیں۔۔
کیا وہ ان کی جیسی ہے۔۔ ”نہیں بلکل نہیں“ بھائی تو اتنے شناسکشی ہیں۔ فلم کے ہیرو
بھی ان کے سامنے کچھ نہیں، اور یہ؟ یہ شائد سادہ۔۔ ہاں سادہ! وہ پنڈو نہیں سادہ
ہے۔۔۔ ہاں اسے دیکھ کر یاد آیا مجھے بھی جمعہ پڑھنا ہے اس لئے میں بھی وہی پڑھنے
لگ گیا۔۔ ہنی بھائی کا فون آیا تو بہت ڈانٹ پڑے گئی۔۔ جوتے بھی پڑ سکتے ہیں۔۔ اس
بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتے۔ اب میں زیادہ کچھ نہیں لکھوں گا انہوں نے پڑھ لیا تو؟؟

14 اپریل

”آج میں نے اسکی آواز سنی“ وہ گونگی نہیں ہے۔ اس بات کی مجھے بہت خوشی ہوئی۔۔۔
 آج ایک لڑکی کا پرس گر گیا تھا۔ وہ اس کے پیچھے بھاگ کر پھولی سانسوں سے اسے دینے
 گئی۔ اس نے کہا ”آپ کا پرس۔۔۔“ اس کی آواز بہت پیاری ہے اسی لئے وہ نہیں
 بولتی۔۔۔ پر مجھے خوشی ہوئی۔۔۔ اور برا اس بات پر لگا وہ اس پرس سے پیسے لے کر اپنے لئے
 اچھے کپڑے بھی خرید سکتی تھی۔۔۔ مگر اس نے لوٹا دیا۔ ویسے اچھی لڑکی ہے معصوم سی۔۔۔
 ہاں وہ معصوم ہے۔

20 اپریل :

آج وہ مجھے باہر ملی ہاں باہر اسکا جوتا ٹوٹ گیا تھا۔ اور وہ سیفٹی پن سے جوڑنے کی کوشش
 کر رہی تھی۔۔۔ مجھے خوشی ہوئی وہ ٹوٹ گیا ویسے بھی اسے بڑا تھا اب نیا لے گی تو سائز
 چیک کر لے گی۔۔۔
 میں نے اسے ڈرتے ڈرتے لفٹ کی اوپر کی یہ بتا کر کے میں آپکی کلاس میں پڑھتا ہوں۔۔۔
 اور میں بہت حیران ہوا۔ جب اس نے کہا وہ جانتی ہے مجھے“ اور صرف اسے بس تک چھوڑ
 دوں۔ میرا دل خوشی سے ناچنے لگا اور میں اسے لے گیا وہ میری بانک پر سٹینڈ پکڑ کر بیٹھی
 تھی اسکی گھبراہٹ دیکھتے میں نے بانک بہت آہستہ کر لی تاکہ اسکی پاکیزگی میں کوئی فرق نہ
 آئے۔۔۔ ہاں وہ پاکیزہ ہے حد سے زیادہ پاک۔۔۔

21 اپریل۔۔۔

مجھے بہت مایوسی ہوئی وہ وہی جوتا سلوا کر دوبارہ پہن آئی اب وہ جوتا پہلے سے زیادہ برا لگ
 رہا تھا کیونکہ اس نے دونوں پاؤں سلوا دیئے تھے۔۔۔ کیا تھا اگر نیا لے لیتی۔۔۔ کیا میں
 اسے ایک اچھا جوتا گفٹ کر دوں؟۔۔۔ مگر ہنی بھائی کہتے ہیں۔ کسی کو جوتا گفٹ کرنا بری
 بات ہے۔ گفٹ کی عزت کرتے ہیں اسے پیروں میں نہیں لگاتے۔۔۔ میں نے ارادہ کینسل
 کر دیا۔۔۔

26 اپریل:

”آج پارٹی ہے۔۔۔ وہ آج نئے کپڑے پہن کر تیار ہو کر آئے گی بس دعا ہے وہ اپنی امی باجی کا وہ جوتا نہ پہن کر آئے۔۔۔۔۔ ساری پارٹی ختم ہو گئی اور وہ نہیں آئی میرا دل برا ہو گیا کتنا عجیب تھا اس کے بنا سب اور کسی کو پتا بھی نہیں چلا وہ نہیں آئی۔۔۔ میں کتنے ضد سے ہنی بھائی کو لایا تھا۔ ان کو ہانیہ دیکھانے کے لئے۔۔۔ مگر بعد میں ڈانٹ کھانے پڑی۔۔۔ موڈ اوف ہوا پھر بھائی نے ایک جھپی دی پھر پی دی پھر آنسکریم کھائی اور گھر جانے تک پڑھائی پر لکچر سنایا۔۔۔ اور میں سوچتا رہا ہانیہ کیوں نہیں آئی؟؟

30 اپریل:

آج میں نے ہمت کر کے اس سے نہ آنے کی وجہ پوچھی وہ جھجھکی پھر نظر جھکا کر بولی۔ میں کبھی پارٹی نہیں دیکھی مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔ وہ چلی گئی اور میں وہی سن کھڑا رہ گیا۔۔۔ کیا کسی کو پاڑتی سے ڈر لگتا ہے؟ سٹوڈنٹ پارٹی سے؟ کیا واقع اب بھی دنیا میں ایسا وجود ہے جو یونیورسٹی تو پڑھتا ہو مگر کبھی پارٹی نہ دیکھی ہو۔۔۔ وہ لڑکی دنیا کی نہیں آسمان کی پری لگتی ہے ہاں وہ پری ہے۔ معصوم پاک پری۔۔۔۔۔

26 مئی:

وہ کلاس میں پڑھ رہی تھی جب میرے علاوہ، اور بھی لڑکے کلاس میں تھے۔ ایک لڑکے نے اسکی چوٹیا چیر کے ساتھ باندھ دی مجھے بہت غصہ آیا۔ وہ ڈر کر اٹھی تو بال کھنچے جانے سے بیٹھ گئی اور بیٹھتے گر گئی اور اس پر چیئر گر گئی۔۔۔ اللہ، امی۔۔۔ وہ اتنا ہی کہہ سکی ”میرا خون خول اٹھا ان کی ہمت کیسے ہوئی پری کو ہاتھ لگانے کی۔۔۔ میں نے ان لڑکوں کو بہت مارا اور ان میں سے ایک نے میرے سر پر میز ماری، مجھے بہت بھاری ضرب لگی میں سہہ گیا پھر اس کا سر اور ناک دیکھا تو خون سے بھرا تھا وہ بے ہوش تھی۔۔۔ میں اپنے چکراتے سر کی پروا کئے بنا اسے اپنے گھر لے گیا۔ ڈاکٹر کو بلایا۔۔۔ ماما کو بہت غصہ آیا میں ایک

فضول سی فیلو کے لئے لڑا ہوں۔ مگر میرے لئے پری فضول نہیں تھی۔۔۔ ہنی بھائی آئے تو وہ سو رہی تھی۔۔۔ مگر میرے ناک سے بہتا خون دیکھ کر پریشان ہو گئے۔۔۔ ان کو اسکی نہیں میری پروا تھی۔۔۔ اور مجھے اس وقت اسکی،، وہ دوپٹہ نہیں لیتی تھی میں نے جلدی سے شیزہ کا دوپٹہ پر پھینک دیا۔ اس سے اسکا منہ بھی چھپ گیا۔۔۔ وہ اسے بے حجاب دیکھ لیتے تو آج کے بعد میرا اس میں انٹر سٹ بند کر دیتے۔۔۔ انہوں نے مجھے آرام کرنے کو کہا۔ تو میں نے انکو سمجھایا وہ ڈر جائے گئی، میری ضد پر وہ مجھے ساتھ تولے آئے مگر مجھے اسے ہاتھ نہیں لگانے دیا۔۔۔ نہ ایک بار اسکا چہرہ دیکھا۔ وہ ہر وقت اتنا غصہ کیوں کرتے ہیں۔۔۔؟؟ خود ہی اٹھا کر اسے گاڑی میں ڈالا اور ہسپتال چھوڑ کر اس کو گھر فون کر دیا۔ فون نمبر اسکی کتاب پر لکھا مل گیا تھا۔ اس کے بھائی کے آتے ہم واپس آ گئے وہ ابھی تک سو رہی تھی۔۔۔ مجھے افسوس ہوا وہ اسکا چہرہ دیکھنے کو بھی تیار نہیں تھے۔

11 جون:

آج ہم نے ایک ساتھ بیٹھ کر پڑھا مجھے بہت خوشی ہوئی اس نے مجھے دوست بنا لیا ہے اور مجھ سے بات بھی کر لیتی ہے۔۔۔ مجھے یہ جان کر مایوسی ہوئی کے اس کے ماں باپ نہیں ہیں۔ نا کوئی بہن صرف ایک بھائی ہے۔۔۔ میرے سر میں ہلکا ہلکا درد ہے یہ درد مجھے بہت ہوتا ہے۔۔۔ اور اب اکثر ہوتا ہے۔۔۔

15 جون:

آج پڑھتے یک دم سب دھندلا گیا پتہ نہیں کیا ہوتا ہے؟ میری آنکھوں اور سر کو اف اتنا درد میں مر جاؤں گا۔۔۔ چائے سے بھی ٹھیک نہیں ہوا۔۔۔

6 اگست:

آج مجھے پتا چلا میں اس سے محبت ہے مجھے لگتا ہے وہ بھی مجھ سے پیار کرتی ہے کیونکہ وہ پوری یونیورسٹی میں صرف مجھ سے بات کرتی ہے ہا!! ہنی بھائی کو بتاؤں گا انکی شادی ہوگی

تو ہی میری باری آئے گی۔۔۔۔

20 جون: آج میری ہنی بھائی سے بات ہوئی، اور مجھے بہت برا لگا جب انہوں نے کہا کہ وہ شادی نہیں کرنا چاہتے۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے اور وجہ یہ ہے انکو لگتا ہے بہت جلد یا بدیر وہ مر جائیں گے۔۔ ان کو لگتا ہے انکا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔۔ میرے سر میں بہت درد ہے مجھ سے کچھ لکھا نہیں جا رہا ورنہ میں پوری بات لکھتا۔ مجھے لگتا وہ نہیں میں اس درد سے مر جاؤں گا۔۔ مگر مجھے برا لگا انکی سوچ پر۔۔

21 جون:

”آج پھر وہی جواب“ آخر انکو کیوں لگتا ہے وہ مر جائیں گے۔ میں نے بولا ماریہ سے شادی کر لو مگر وہ کہتے ہیں وہ کسی کی زندگی خراب نہیں کر سکتے۔ ماریہ کو جب میں نے یہ بات بتائی تو وہ بہت روئی اور بھائی سے لڑنے آگئی۔ اسکا حق بھی بنتا تھا کیونکہ وہ ہنی بھائی کی منگیتر ہے۔ اور سب کو پتہ ہے ایک دن ماریہ کو ہمارے گھر آنا ہے ماریہ کے بال بہت چھوٹے تھے اس نے بھائی کی پسند کی خاطر مصنوعی بال لگوائے تھے۔ وہ لمبے کرنے کے لئے محنت نہیں کر سکتی۔ جس کی وجہ سے بھائی اسے سخت ناپسند کرنے لگ گئے۔ انکا کہنا تھا اللہ کی بنائی چیزوں میں ردوبدل کرنا گناہ ہے“ اور جس چیز سے نماز نہ ہو وہ تم پوری زندگی سر پر لے کر چلو گئی۔۔ وہ چلی گئی دو مہینے تک یہی چلتا رہا پھر بھائی کو کہیں سے پتا چلا ماریہ نے مصنوعی لینز بھی لگوائے ہیں۔ جو بالکل ہم بھائیوں کی طرح بھورے ہیں۔۔ پھر تو پوچھو مت بھائی اسکی یونی گئے اور تھپڑ مار کر گھر لائے اور چاچی کو صاف کہہ دیا اس کی شادی کروا دیں ورنہ یہ خود کسی دن کر آئے گی۔۔ سب کو بھائی کی اس بات ہر شاک لگا کہ وہ خود اسکی شادی مشورہ دے رہے ہیں۔ ماریہ میری بہت اچھی دوست ہے اس لئے اس کی جنگ لڑنے میں بھائی کے پاس گیا تھا اور بھائی نے صاف کہہ دیا۔ اگر مجھے ہانی پسند ہے تو وہ ہماری شادی کروا دیں گے مگر آئندہ انکی لائف میں ٹانگ نہ اڑاؤں۔ اور ماریہ انکے لئے شیزہ کی طرح بہن ہے۔ غضب تو یہ ہوا یہ کہہ کر انہوں نے ماما کے سامنے تین بار کلمہ بھی پڑھ لیا۔۔ جس پر سب ہنسنے لگ گئے۔۔ اور مجھے کہا۔۔ اگر میں نے انکو زیادہ شادی پر فورس کیا تو ہانی سے کر لیں اور میں منہ دیکھتا رہوں گا۔۔ میں تو ڈر گیا ہوں انکے غصے سے پر ایک بات سمجھ نہیں آئی انکو کیسے پتا چلا مجھے ہانی کے ساتھ رہنا ہے۔۔ میری تو اتنی دوستیں ہیں آج تک بھائی نے ایسی بات نہیں کی۔ کیا وہ میری ڈائری پڑھتے ہیں۔۔ جاسوس ہیں پورے اس گھر میں کچھ بھی ان سے نہیں چھپ سکتا۔۔

گو گو گو“ ہانیہ کے فون کی وائبریٹ ہوئی تو اس نے دھندھلائی آنکھوں سے فون دیکھا۔
 ”مائے پرنس کالنگ“ دیکھ کر اس نے فون کاٹ دیا۔۔ ایک بار پھر فون بج رہا تھا۔ ہانیہ نے
 اس پر تکیہ رکھ دیا اور ڈائری کا صفحہ پلٹا۔۔

23 ستمبر :

آج میں نے اس سے اپنے دل کی بات کہہ دی۔ اسکی کالی آنکھیں اتنی زیادہ کھولی تھی کہ حد
 نہیں۔۔ ان آنکھوں میں عجیب سی خوشی چمک بے یقینی اور شک تھا میں لکھ نہیں سکتا آہ میرا
 سر درد ہو رہا ہے میں اب ڈاکٹر کو چیک اپ کروانے کا سوچ رہا ہوں بس ایک بار ہنی بھائی
 کی سرجری ہو جائے۔۔ ہاں تو میں کہہ رہا تھا وہ حیران تھی پھر اس نے ہاں کر دی۔۔۔ اب
 وہ میری گرل فرینڈ ہے۔۔ اس نے مجھے بتایا کہ میں اسے کیسے پرپوز کروں۔ شائد وہ مزاق
 کر رہی ہے۔۔ اتنی فلمی وہ لگتی تو نہیں۔ اس کا پہلا دوست ہی میں تھا اس کی کوئی لڑکی بھی
 دوست نہیں مجھے اپنی پسند پر فخر ہے۔۔۔

25 ستمبر :

آج ہارون بھائی کی سرجری ڈیٹ فائنل ہو گئی۔۔ میرے سر میں بہت درد ہے ایسا لگتا ہے یہ
 درد جان لے لے گا۔۔ ہاں میں نے ان سے کہا میری سرجری کے بعد انگجمنٹ کروں گا“
 تاکہ وہ بھی شامل ہو جائیں۔ مگر وہ نہیں مانے وہ کہتے ہیں کر لو بعد میں پچھتانا نہ پڑے۔ مجھے
 کچھ نظر نہیں آ رہا آج بانک چلاتے سامنے اندھیرا آگیا پتہ نہیں شائد آنکھیں کمزور ہو گئی
 ہیں۔ ہانی کی طرح مجھے بھی بڑا سا چشمہ لگانا پڑے گا“ لیکن میں سٹائلس لگواں گا اور لینز زیادہ
 یوز کروں گا۔۔۔ خیر میں منگنی کے بعد چیک اپ کرواں گا، ابھی ہانی کے لئے شاپنگ کرنی ہے
 ہنی بھائی کے کارڈ سے بہت مزے کی بات ہے انکی جیب سے پہلی بار شیزہ اور ماما کے علاوہ
 کسی لڑکی کے لئے پیسے خرچ ہوں گے وہ بھی میری ہونے والی وائف کے لئے۔۔۔ اور ہانی
 کو تو یہ بھی نہیں پتا اسے پرپوز کرنے کے لئے میوزک، پھول، رنگ کے سب پیسے بھائی نے
 دیئے تھے مجھے بہت ہنسی آرہی ہے ہنی بھائی پر اچھا میں چلتا ہوں سر درد ہے اور کہیں کوئی
 پڑھ نہ لے۔۔۔۔۔

2 اکتوبر:

آج وہ میری ہو گئی میرے نام کی رنگ پہن کر۔۔۔ چار دن بعد ہنی بھائی کی سرجری ہے مجھے جانا ہو گا ہانی بہت روئے گی پہلی بار دور ہوں گا نہ۔۔۔ دل کرتا ہے ساتھ لے جاؤں کہیں چھپا کر، مگر اس کے ایگزیمز ہیں۔

3 اکتوبر:

آج میں سر درد سے بے ہوش ہو گیا۔۔۔ اف کیا بنے گا میرا خیر رپورٹس کروائی ہیں دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے ایم آر آئی ٹھیک آجائے۔۔۔ کہیں کسی فلم کے ہیرو کی طرح ٹیو مر نہ نکل آئے۔۔۔ میری ہانی کا کیا بنے گا وہ تو رہ ہی نہیں پائے گی میرے بنا۔۔۔

4 اکتوبر:

میری زندگی کا سب سے برا دن۔۔۔ میرا دماغ ڈیج ہو چکا ہے۔۔۔ ہاں یہ درد تب سے ہے جب سے ان لڑکوں نے میرے سر پر میز پھینکی تھی، ہاں تب ہی میرا دماغ کریک ہو گیا۔۔۔ ڈاکٹر کہتے ہیں میں نے چیک اپ کروانے میں بہت دیر کر دی۔۔۔ میرے پاس زیادہ سے زیادہ دو مہینے ہیں زندہ رہنے کے لئے۔۔۔ اور اگر میں بیچ بھی گیا تو پاگل ہو جاؤں گا۔۔۔ میرا سر بہت درد کر رہا ہے اللہ میں اب یہ درد نہیں برداشت کر سکتا۔۔۔ میری ہانی کو کون سنبھالے گا؟ اللہ وہ تو مر جائے گی اسکی بھابی اسکی شادی کبھی نہیں کروائے گی۔ اگر ہوئی بھی تو کسی بڑھے امیر یا غریب شادی شدہ سے۔۔۔ کیا وہ ساری عمر مار کھا کر اترن پہنتی رہے گی۔۔۔ ہنی بھائی کو ملنے کو دل کر رہا ہے۔۔۔ وہ کہتے ہیں وہ مر جائیں گے انکو کیا پتا انکا چھوٹا بھائی ان سے پہلے مر جائے گا۔۔۔ میں نے ایک فیصلہ کیا ہے، ایک بار ہنی بھائی نے کہا تھا وہ ہانی سے شادی کر لیں گے ہاں صرف وہی اس خوش رکھ سکتے ہیں۔ میں اپنی ہانی انکو دے دوں گا۔۔۔ اور اپنا دل بھی تاکہ وہ ہانی سے بہت پیار کریں۔۔۔ ہانیہ کو اس دل سے بہت محبت ہے وہ خوش رہے گی ہاں بھول جائے گی مجھے۔۔۔ میں اب سونا چاہتا ہوں میرے سر میں بہت درد ہے۔۔۔

ہانیہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیاں روکی۔۔۔ فون ایک بار بھی بج رہا تھا۔۔۔ اور صفحہ پلٹا مگر اگے سے آخری صفحہ پھٹا تھا یعنی اسکی آخری بات کسی نے ختم کر دی تھی ہانیہ نے ساری

ڈائری چیک کی کہیں کچھ نہیں لکھا تھا سوائے کہیں کہیں اسکے اور ہارون کے نام سے۔۔۔
ہانیہ نے ڈائری کا پہلا صفحہ کھولا۔۔۔ جس پر سنہری حروف میں لکھا تھا۔۔۔ میری چند یادیں ان
کے نام جن سے میں نے اپنی زندگی میں بے شمار محبت کی۔۔۔ جنہوں نے مجھے بھائی باپ
پیٹا دوست اور سب بنایا۔۔۔ اپنی ہر چیز مجھ سے شئیر کی۔۔۔

”حادث“ ہانیہ نے سسکی لی۔۔۔ تم نے کیوں چھپایا۔۔۔ اور تم میری وجہ سے چلے گئے۔۔۔ تم
میری وجہ سے ہانیہ ڈائری سینے سے لگا کر رو دی۔۔۔ اگلے دن اسکو بہت تیز بخار ہو گیا۔۔۔

ہارون نے آخری نظر حادث کی قبر پر ڈالی۔۔۔ اور انس کا کندھا تھپک کر اٹھایا۔۔۔ انس ہارون نے کے
سینے سے لگ گیا۔ اس کے لئے خود کو سنبھالنا مشکل ہو گیا۔۔۔ بمشکل دونوں باہر آئے۔۔۔ ایک دوسرے
سے نظر چراتے آنسو صاف کئے۔۔۔ انس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیا۔۔۔ پھر کب آئیں گے بھائی؟ جب
تمہاری بھتیجی آجائے گی اس کے ساتھ ہارون نے مسکرا کر کہا اور اسکا ہاتھ دبایا۔۔۔ سچ میں بھائی وہ
ہارون کے دونوں کندھے تھام کر بولا، ہاں سچ میں۔ ورنہ میری بیوی روز روز اکیلے یہاں آنے پر مجھے
قتل کر دے گی۔۔۔ دونوں اب گاڑی میں بیٹھ گئے تھے جو ایئر پورٹ جا رہی تھی۔۔۔ مجھے یقین نہیں آتا
آپ کسی سے ڈر بھی سکتے ہیں۔۔۔ عشق بڑے بڑوں کو ڈرا دیتا ہے یا۔۔۔ وہ سرد آہ بھر کر بولا۔۔۔ اصل
میں وہ حادث کی یاد سے نکلنے کے لئے ایسی باتیں کر رہا تھا ورنہ نا وہ خود کو سنبھال پاتا نا انس کو۔۔۔
ایئر پورٹ کے اندر جانے سے پہلے ہارون نے اسے گلے لگایا۔۔۔

انس نماز کبھی یہ سوچ کر مت چھوڑنا کے میں نے اتنے دن اتنے مہینے یا سال سے نہیں پڑھی، یا صبح
کی نہیں پڑھی تو اب کیا فائدہ کونسا قبول ہو جانی ہے۔۔۔ نماز ہر روز پانچ بار تب بھی فرض رہتی جب
آپ پوری زندگی نہ پڑھو اور بڑھے ہو جاو اور جسم میں سانس باقی ہو۔۔۔ کیا پتا ایک شخص مجھ جیسا یا
میں بہت نمازی ہوں عبادت پسند ہوں مگر اسکی کوئی نیکی قبول نہ ہو نہ کوئی نماز قبول ہو۔۔۔ اور ایک
شخص وہ جو کبھی نماز نا پڑھتا ہو اسکا ساری عمر کے بعد کیا، ”ایک سجدہ“ ہمارے کروڑ ”سجدوں“ سے
”افضل ہو“ اس لئے نماز قضا سے بہتر ہے نماز ادا کر لو یہ تمہیں ہر برائی سے روکے گی۔۔۔ میری بات
یاد رکھنا۔۔۔ ہارون نے اسکی پیشانی چومی۔۔۔ جلدی آنا اپنی ماں کی خاطر اسے ہدایت دے کر۔۔۔ ایک
بار پھر زور سے گلے لگایا۔۔۔

سب سے مل کر اور ہانیہ کا سن کر ہارون پریشان ہو گیا۔۔۔ وہ دو دن سے بخار میں جل رہی تھی نا کچھ کھاتی تھی نا پیتی صرف ہارون کو پکارتی تھی۔۔۔ بخار سے سلگتی ہانیہ کی پیشانی پر ہارون نے بوسہ لیا۔۔۔ میں دو دن فون کرتا رہا ہوں ایک بار بھی نہیں اٹھایا اور یہاں میری جدائی میں بیمار ہو گئی میری پرنس۔۔۔ اس کے سلگتے وجود سے زبردستی اپنی بانہوں میں لے کر وہ اس سے مل رہا تھا۔ جو اسے دور کر رہی تھی۔۔۔ کیا بات ہے میری پرنس کو میرے بنا رہنا آ گیا ہے کیا؟ وہ خفگی سے بول کر اسکا ستا ہوا رویا رویا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔ ”ہارون“ ہانیہ نے نیم واہ لب کھولے۔۔۔ جی پرنس۔۔۔ ہارون ڈائری کا آخری صفحہ کہاں ہے؟ وہ بمشکل بول پائی، ہارون کی گرفت اس کے گرد ڈھیلی ہو گئی۔ چہرے سے محبت کے سب رنگ ختم ہو گئے یک دم وہ اسے چھوڑ کر اٹھا لائبریری کھولی اور میز کھولی۔۔۔ ہر چیز بے ترتیب تھی۔ تم نے کس سے پوچھ کر میری غیر موجودگی میں لائبریری کھولی؟ ہارون غصے سے دھاڑا کہاں ہے ڈائری؟ ہانیہ نے سائنڈ ٹیبل کی دراز سے ڈائری نکال کر دی تو ہارون نے چھن لی، اور لائبریری جا کر اندر سے لاک کر لیا۔۔۔ ہانیہ کے آنسو قطرہ قطرہ تکیہ بھگوتے گئے۔۔۔ میرے جذبات سے کھلتے رہے آپ ہارون اگر کی منگنی ہو چکی تھی تو مجھ سے شادی کیوں کی۔۔۔؟ اسی سے کر لیتے۔۔۔ مجھ پر ترس کیوں کھایا۔ رہنے دیتے مجھے میرے حال پر۔ آپ کتنے جھوٹے ہیں آپ نے کہا میں آپکی زندگی میں آنی والی پہلی لڑکی ہوں کیوں جھوٹ بولا ہارون کیوں میرے جسم کی تذلیل کرتے رہے اسے پانے کے لئے جھوٹ بولا آپ نے۔۔۔ اگر آپ سچ کہہ بھی دیتے تو میں پھر بھی آپ سے محبت کرتی مگر اب نہیں ہانیہ نفی میں سر ہلا کر کمبل منہ تک لے گئی۔۔۔ رات قطرہ قطرہ گزرتی گئی بارش ایک بار پھر ہر منظر کو بھگو گئی۔۔۔ فجر کے وقت ہارون باہر آیا تو وہ کھلی آنکھوں سے چھت کو دیکھ رہی تھی چہرے پر آنسوؤں سے بھری لکیریں تھی۔۔۔ ہارون کو اس پر بے ترس آیا۔۔۔ یہ تم نے اپنا کیا حال کر لیا؟ پرنس اسی دکھ سے بچانے کے لئے تم سے سب چھپایا تھا، ہارون نے دل میں کہا پھر نماز پڑھنے لگ گیا۔ تھوڑی دیر تک ہانیہ نے بھی اسکے قریب نماز پڑھی اور بالکونی میں چلی گئی۔۔۔ بارش ابھی بھی ہو رہی تھی ہانیہ ایک بار پھر رونے لگی۔۔۔ میں تمہیں کچھ کہتا نہیں اسکا مطلب یہ نہیں تم میرے بے بی کو ڈسٹرب کرو، ہارون نے اسکے بھگے وجود کو اٹھایا اور اندر لے گیا۔۔۔ ہانیہ میں احتجاج کی بھی طاقت نہ تھی۔۔۔ ٹاول سے اسکا چہرہ اور ہاتھ صاف کئے، ہانیہ نے بے رخی سے منہ موڑ لیا۔۔۔ چلو یہ کپڑے اتار کر آؤ ہارون نے غصے سے آؤر دبا حد ہو گئی میں اتنے پیار سے بات کر رہا ہوں اور یہ غصہ دیکھا رہی ہے۔۔۔ ہانیہ

اپنے کپڑے نکال کر واش روم چلی گئی۔ اسکے تھے ہوئے تاثرات دیکھ کر ہارون کا غصہ مزید تیز ہو گیا۔۔ ہانیہ چیخ کر کے آئی تو اپنا تکیہ صوفے پر رکھ کر وہاں لیٹ گئی۔۔۔ میں کچھ بھی برداشت کر سکتا ہوں مگر یہ نہیں دو منٹ میں واپس آؤ،، ورنہ میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔۔ ہانیہ واپس نہیں گئی تو وہ لب بھنج کر اٹھا۔۔ وہ اس کو جانتی تھی اب وہ اسے اٹھا کر لے جائے گا۔۔ اس لئے پہلے اٹھ کر غصے سے چیخ پڑی ڈونٹ ٹچ می ہارون میرا خیال ہے آپ اپنی منگیتر کے بارے میں بتانا بھول گئے یا پھر ایک شادی اس سے بھی کر چکے ہیں۔۔ ”چٹاخ“ ہارون نے تھپڑ مارا۔ بخار سے وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر گئی۔۔ تمہیں مجھ پر الزام لگاتے شرم نہیں آتی۔۔ یہ صلہ دے رہی ہو میری اتنی محبت کا؟ تم محبت تو دور یقین بھی نہیں کرتی مجھ پر۔۔، تمہاری بھی تو حارث سے منگنی ہوئی تھی، تم دونوں پہلے بھی ساتھ رہتے تھے اکیلے ملتے تھے میں نے کبھی تمہارے کردار پر شک کیا؟ ایک بار بھی ہانی۔۔؟ کبھی کوئی سوال پوچھا ہانی؟ تمہیں دنیا کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنا سکھایا۔۔ تم میری غیر موجودگی میں اتنے مردوں کے ساتھ کام کرتی ہو ایک بار بھی میں نے کہا گھر بیٹھ جاؤ؟؟ اپنے آفس میں کسی لڑکی کو بلانے سے پہلے تمہیں میج کر کے بلاتا ہوں کہیں تمہیں برا نہ لگ جائے پھر بھی تم ہر وقت مجھے شک کی نگاہ سے دیکھتی ہو۔۔ میں تب بھی ہنس کر ٹال جاتا ہوں۔۔ کیا منگنی کے بعد حارث کے ساتھ تم پورا دن نہیں گوم کر آئی تھی۔۔؟ آج تک اس بارے میں ایک بھی لفظ کہا میں نے ایک بھی سوال کیا؟؟ تمہیں کیا لگتا ہے تمہارا ہاتھ چومنے والی بات وہ مجھ سے چھپا گیا تھا۔۔ ایک بار بھی ہانی ایک بار میں نے اس بات کو لے کر تمہیں ڈی گریڈ کیا۔۔ یہ نہ کرو ہانیہ کو برا لگ جائے گا۔۔ وہ نہ کرو ہانیہ ہرٹ ہو گئی۔۔ اپنی ہر چیز متہ کے خود کو تمہارے آگے دان کر دیا۔۔ اور تم مجھ سے سوال پوچھ رہی ہو۔۔ اگر مجھے اس سے محبت ہوتی تو میں اسی کو اپنی زندگی میں لاتا۔ تم یا کوئی مجھے روک نہیں سکتا تھا اور منگیتر نہیں صرف زبانی رشتہ تھا ہمارا اور میں نے اسے کبھی منگیتر کی نظر سے نہیں دیکھا ہمیشہ چھوٹی کزن یا بہن سمجھا۔۔ زندگی میں آنے والی عورت وہ ہوتی ہے جس سے آپ کو محبت ہو اور مجھے صرف تم سے ہوئی ہے محبت۔۔ ”منگنی جیسی خرافات ہمارے مذہب میں نہیں ہوتی نہ ہی انکی کوئی اہمیت ہے میرے نزدیک، صرف نکاح کی اہمیت ہے یہ پاک اور آسمانی رشتہ ہے اس کی حقیقت تم جانتی ہو۔۔ میں نے اپنے خالص جذبات تمہیں دیئے ہیں۔۔ اپنا خالص وجود، ہانی اور تم میرے وجود کی نفی کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاتی، میری نظر میں اس زبانی منگنی کی کوئی اہمیت ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا سچ تو یہ ہے کہ مجھے یہ بات کبھی یاد ہی نہیں آئی۔ جس بات کو تم

اپنے کپڑے نکال کر واش روم چلی گئی۔ اسکے تھے ہوئے تاثرات دیکھ کر ہارون کا غصہ مزید تیز ہو گیا۔۔ ہانیہ چیخ کر کے آئی تو اپنا تکیہ صوفے پر رکھ کر وہاں لیٹ گئی۔۔۔ میں کچھ بھی برداشت کر سکتا ہوں مگر یہ نہیں دو منٹ میں واپس آؤ،، ورنہ میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔۔ ہانیہ واپس نہیں گئی تو وہ لب بھنج کر اٹھا۔۔ وہ اس کو جانتی تھی اب وہ اسے اٹھا کر لے جائے گا۔۔ اس لئے پہلے اٹھ کر غصے سے چیخ پڑی ڈونٹ ٹچ می ہارون میرا خیال ہے آپ اپنی منگیتر کے بارے میں بتانا بھول گئے یا پھر ایک شادی اس سے بھی کر چکے ہیں۔۔ ”چٹاخ“ ہارون نے تھپڑ مارا۔ بخار سے وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر گئی۔۔ تمہیں مجھ پر الزام لگاتے شرم نہیں آتی۔۔ یہ صلہ دے رہی ہو میری اتنی محبت کا؟ تم محبت تو دور یقین بھی نہیں کرتی مجھ پر۔۔، تمہاری بھی تو حارث سے منگنی ہوئی تھی، تم دونوں پہلے بھی ساتھ رہتے تھے اکیلے ملتے تھے میں نے کبھی تمہارے کردار پر شک کیا؟ ایک بار بھی ہانی۔۔؟ کبھی کوئی سوال پوچھا ہانی؟ تمہیں دنیا کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنا سکھایا۔۔ تم میری غیر موجودگی میں اتنے مردوں کے ساتھ کام کرتی ہو ایک بار بھی میں نے کہا گھر بیٹھ جاؤ؟؟ اپنے آفس میں کسی لڑکی کو بلانے سے پہلے تمہیں میج کر کے بلاتا ہوں کہیں تمہیں برا نہ لگ جائے پھر بھی تم ہر وقت مجھے شک کی نگاہ سے دیکھتی ہو۔۔ میں تب بھی ہنس کر ٹال جاتا ہوں۔۔ کیا منگنی کے بعد حارث کے ساتھ تم پورا دن نہیں گوم کر آئی تھی۔۔؟ آج تک اس بارے میں ایک بھی لفظ کہا میں نے ایک بھی سوال کیا؟؟ تمہیں کیا لگتا ہے تمہارا ہاتھ چومنے والی بات وہ مجھ سے چھپا گیا تھا۔۔ ایک بار بھی ہانی ایک بار میں نے اس بات کو لے کر تمہیں ڈی گریڈ کیا۔۔ یہ نہ کرو ہانیہ کو برا لگ جائے گا۔۔ وہ نہ کرو ہانیہ ہرٹ ہو گئی۔۔ اپنی ہر چیز متہ کے خود کو تمہارے آگے دان کر دیا۔۔ اور تم مجھ سے سوال پوچھ رہی ہو۔۔ اگر مجھے اس سے محبت ہوتی تو میں اسی کو اپنی زندگی میں لاتا۔ تم یا کوئی مجھے روک نہیں سکتا تھا اور منگیتر نہیں صرف زبانی رشتہ تھا ہمارا اور میں نے اسے کبھی منگیتر کی نظر سے نہیں دیکھا ہمیشہ چھوٹی کزن یا بہن سمجھا۔۔ زندگی میں آنے والی عورت وہ ہوتی ہے جس سے آپ کو محبت ہو اور مجھے صرف تم سے ہوئی ہے محبت۔۔ ”منگنی جیسی خرافات ہمارے مذہب میں نہیں ہوتی نہ ہی انکی کوئی اہمیت ہے میرے نزدیک، صرف نکاح کی اہمیت ہے یہ پاک اور آسمانی رشتہ ہے اس کی حقیقت تم جانتی ہو۔۔ میں نے اپنے خالص جذبات تمہیں دیئے ہیں۔۔ اپنا خالص وجود، ہانی اور تم میرے وجود کی نفی کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاتی، میری نظر میں اس زبانی منگنی کی کوئی اہمیت ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا سچ تو یہ ہے کہ مجھے یہ بات کبھی یاد ہی نہیں آئی۔ جس بات کو تم

اسلام علیکم!

ہمیں اپنے Blog Kitabdost

<http://kitabdostpk.blogspot.be>

اور readingpoint

<http://readingpointpk.blogspot.be>

کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز

لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ

ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)

اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں

maisrasultan@gmail.com

فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعے رابطہ کریں

دماغ پر چڑا کر میری محبت اور میرے بچے کو نقصان پہنچا رہی ہو۔۔ ہانیہ نے شرمندگی سے سر نہیں اٹھایا ہارون رکا وہ سر جھکائے رو رہی تھی اور دو دن سے رو رہی تھی۔۔ پریشان تھی وہ اتنے دن بعد آیا تھا۔ اب جھگڑا ہو گیا تھا۔۔ ہارون نے خود کو ریلکس کیا، تمہیں یقین کیوں نہیں آتا ہانی میں صرف تمہارا ہوں صرف تمہارا۔۔ اس بار وہ نرمی سے بولا اپنا غصہ وہ ٹھنڈا کر چکا تھا۔ اسکی بازو سے پکڑ کر اسے اٹھاتے ہارون نے اپنے ساتھ لگایا اور جس گال پر اسکی بھاری انگلیوں کے نشان تھے وہاں پر بار بار چوما۔ مجھے معاف کر دو اس کے لئے ہانی میں تمہیں مارنا نہیں چاہتا تھا۔ ہانیہ نے بنا کچھ کہے اسکی گردن میں بازو ڈال لئے۔۔ مجھ سے ناراض مت ہوا کرو میری صرف ایک تم ہی وائف ہو میرا گزارا نہیں ہے اپنی وائف کو پیار کئے بنا۔ اسکی چہرے کو بے حد چومتے وہ اسے منا رہا تھا۔ اب کچھ تو بولو کیا تھپڑ کھا کر زبان ٹوٹ گئی۔۔ مجھے نیند آئی ہے وہ ہارون سے الگ ہوتی بولی۔۔ ہارون نے اب کے اسے خفگی سے دیکھا۔۔ مجھے تم سے باتیں کرنی ہے کوئی سونا نہیں،، اسے ہارون کے سامنے شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔ ہارون نے اسکا بخار چیک کیا۔۔ ڈاکٹر کو بلایا تھا؟ وہ اسکا چہرہ تھامے نرمی اور محبت سے پوچھ رہا تھا۔ ہانیہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔ ہارون نے اسکے ایک بار پھر نکلتے آنسو صاف کئے۔۔ تم لیٹو میں بلاتا ہوں۔ ہانیہ نے نفی میں سر ہلایا اور زمین پر بیٹھ کر کان پکڑ لئے۔۔ چند سیکنڈ وہ اسے دیکھتا رہا۔۔ پھر اسے کھڑا کر کے اپنے ساتھ لگایا۔۔ مجھے برا نہیں لگتا جب تم مجھ سے سوال کرتی ہو۔۔ برا تب لگتا ہے جب تم خود کو نقصان پہنچاتی ہو۔۔ تمہاری ہر چیز میری امانت ہے اور میں یہ بالکل برداشت نہیں کروں گا کہ تم میرا کوئی نقصان کرو۔۔

اپنے بھرے بھرے وجود کو چادر میں چھپاتے ہانیہ نے فلیٹ جوتی کو پہنا۔ اور منہ بنا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔ اسے اب عادت نہیں رہی تھی فیلڈ شوز کی۔ ”جلدی کریں ہنی بھائی نے کہا تھا، تھوڑی تھوڑی دیر بعد پورے کمرے کا چکر لگوانا ہے ائل نے آنکھیں دیکھائی۔ اچھا میری اماں وہ اسکے ہاتھ پر وزن ڈالتی اٹھی۔۔۔ اور اسکا ہاتھ پکڑ کر چکر لگانے لگی۔۔۔ ایک بات پوچھو آپ؟ ائل نے آہستہ سے کہا۔۔۔ پوچھو چندا۔ آپ نے پری دیکھی ہے؟ کوئی پری ہانیہ حیران ہوئی، پری جو آتی ہے بے بی دینے۔۔۔ ”پری آتی ہے بے بی دینے؟“ ہانیہ نے اسکی بات دھرا کر اسے گھورا۔ ”کیا بول رہی ہو؟۔۔۔ جو آپ کو بے بی، دے کر جائے گئی وہ والی۔ ائل نے اسکی عقل پر ماتم کرتے کہا۔۔۔ تمہیں کس نے کہا مجھے پری بے بی دے کر جائے گئی۔۔۔؟ مجھے پتا ہے کیا آپ کو کسی نے نہیں بتایا، ائل کو افسوس ہوا۔ آپ بسل بھابی سے پوچھ لیں۔۔۔ تمہیں یہ اس نے کہا ہے؟ ائل نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ ”اچھا“ ہانیہ نے ہنسی دبائی۔۔۔ اور کیا بتایا ہے اس نے یہی کہ جب بے بی دے دیتی ہے پری تو اپنی جادو کی چھڑی سے ماما کو سمارٹ بھی کر دیتی ہے۔۔۔ ہاں! ہانیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ اور کیا بتایا تھا۔۔۔ بس اتنا ہی بتایا تھا۔۔۔ تم تو بہت سمجھدار ہو، تمہیں تو سب پتا ہے ہانیہ نے قہقہہ دبایا۔۔۔ ”زرا فرش جوس لانا“ ائل جلدی سے باہر گئی ہانیہ ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی۔۔۔ او گاڈ بسل اس بیچاری کو کیا کہہ دیا۔۔۔ اللہ تمہیں پوچھے بسل اسکی معصومیت کا فائدہ اٹھاتی ہو۔۔۔ اسی وقت ہارون کا میسج آیا۔۔۔ ہنسنا بند کرو۔ اور جوس پی کر لیٹ مت جانا۔۔۔ ہانیہ نے ناگوار نظر کمرے میں موجود کیمرے کی طرف اٹھائی اور پھر سے بیٹھ گئی۔۔۔ میری جان کا دشمن ہر جگہ کیمرے لگائے ہیں۔ واش روم میں بھی لگا دو وہاں بھی اپنی مرضی چلایا کریں۔ بس وہی جگہ رہ گئی تھی۔ وہ غصے سے کھول کر بولی۔۔۔ غصہ کم کرو اپنی طرح میری بیٹی کا رنگ بھی جلا دو گئی۔۔۔ وہ میری طرح پیاری ہونی چاہیے۔۔۔ ناکہ جس مرضی پر چلی جائے۔ اب کے ہانیہ تملکلا گئی۔ آڈر دینا بند کریں اور اپنا کام کریں۔ مجھ پر پہلے بہت پہرے دار ہیں اتنے میں ائل جوس لے آئی وہ زہر مار پی کر پھر واک کرنے لگی۔۔۔

ہانیہ کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی اٹل تو پچی تھی اسکی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ بسمل کی خود حالت نہیں تھی اسے دیکھنے والی۔۔۔ وہ کب سے کبھی ہارون کبھی برہان کا نمبر ملائے جا رہی تھی۔ مگر ہارون کا مسلسل مصروف اور برہان کا بند آ رہا تھا۔ بسمل کو اس پر بہت غصہ آیا اگر ہانیہ کی جگہ میری طبیعت خراب ہو جاتی تو یہ فون بند کر کے ہی بیٹھا ہوتا چاہے میں مر کیوں نہ جاتی۔۔۔ عباس صاحب فیکٹری سے آئے تو وہ مچلتی ہانیہ کو ایمبولنس میں لے کر گئے۔۔۔ پاپا ہارون کو بلا دیں۔ وہی اذان دینا چاہتے تھے۔۔۔ وہ آخری لفظ یہی بول پائی تھی۔۔۔ ہانیہ کی بیٹی بہت خوبصورت تھی عباس صاحب نے اسکے سر پر بوسہ لیا۔۔۔ اذان تمہارے پاپا ہی دیں گئے تمہارے کان میں، وہ پوری آنکھیں کھول کر جائزہ لے رہی تھی ”میں کہاں آ گئی۔ مسز عباس مسکرائی۔۔۔ پتا ہے جب ہارون پیدا ہوا تھا میں اسے دیکھنے آئی تھی، تب وہ بھی ایسے دیکھ کر پورا کمرہ چیک کر رہا تھا۔۔۔ اور یہ اسکی چڑیا بھی اسکی طرح ذہین ہے۔۔۔ مسز عباس کو دیکھ کر جب وہ مسکرائی تو اس کے ڈیمپل واضح ہو کر دم ہو گئے۔۔۔ اپنے دیکھا اس کے گڈے بھی ہیں۔۔۔ ہاں مگر اسکی آنکھیں کالی اسکی ماما جیسی۔ عباس صاحب نے انکو چوما، چڑیا نے اچانک رونا شروع کر دیا۔ اور اسکی آواز سن کر عباس صاحب مسکرائے کتنی کیوٹ لگتی ہے روتی ہوئی بھی۔۔۔ مگر یہ ہارون کہاں ہے کیسے انتظار تھا اسے ہر وقت میری بیٹی ہو گئی یہ کروں گا وہ کروں گا۔۔۔ اب غائب ہے۔۔۔ ماما خفا ہوئی۔ آجائے گا ہو سکتا کسی کام میں پھنسے ہوں دونوں بھائی آپ ہانیہ کو دیکھیں۔۔۔

زہر ہاتھ میں ہی تھا ہم نے نکال دیا ہے مگر ابھی وہ ہوش میں نہیں ہیں ہی خطرے سے باہر ہیں۔۔۔
 ہارون نے گہری سانس لی اور گھر کا نمبر ملا یا۔۔۔ اسلام و عیلم بسل نے ہارون کا نمبر دیکھ کر تمیز سے
 بات کی ورنہ اسے کیا ضرورت ہے خود کو تمیز دار ثابت کرنے کی۔۔۔ ہانیہ کا بہت بار فون آیا مگر اب اسکا
 نمبر بند ہے، کیا بات ہے سب ٹھیک ہے؟ وہ سرسری سا پوچھ کر اسے برہان کا بتانا چاہتا تھا۔۔۔ لو جی۔۔۔
 پورے گاؤں والوں کو برات آگئی خبر ہو گئی سوائے دلہن کے۔۔۔ کیا بکواس کر رہی ہو ہارون کو اسکی
 بے تکلی بات پر غصہ آیا۔۔۔ آپکی بیٹی صاحبہ دنیا میں تشریف لے آئی ہیں۔ وہ خفا ہو کر بولی خیر مبارک
 ہو آپ پاپا بن گئے۔ باہانی ٹھیک ہے ہارون کو تشویش ہوئی؟ اس نے کتنا پکارا ہو گا اسے۔۔۔ جی بلکل
 خیرت سے ہیں۔ مگر اب آپکی خیر نہیں۔۔۔ کوئی بات نہیں میں دیکھ لوں گا خود ہی۔۔۔ ہارون کی آنکھیں
 شدت سے بھرا گئی۔ وہ کتنا بد نصیب باپ تھا اپنی بیٹی کا اتنے سال انتظار کیا اب اگر وہ آئی تھی تو وہ
 اسے دیکھنے نہیں جاسکتا تھا اسکا چھوٹا بھائی اسکی حصے کی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔ ”بسل وہ
 برہان کی طبیعت خراب ہے تھوڑی گھر کون ہے۔۔۔ ہارون نے لہجے کو نرم رکھا۔۔۔ میں اور ائل بسل نے
 ترخ کر کہا۔ اور کھا لیا ہو گا کچھ الٹا سیدھا ہو جائے گا ٹھیک۔۔۔ اسے سانپ نے کاٹ لیا ہے ہارون نے
 آرام سے خبر نامہ پہنچایا۔۔۔ کچھ دیر کے لئے فون پر خاموشی چھا گئی۔۔۔ پھر بسل کی ہنسی گونجی اور فون
 اوف ہو گیا۔۔۔ یہ برہان سے پیار نہیں کرتی ہارون کو تاسف ہوا برہان کی قسمت پر، پھر سر جھٹکا۔
 برہان سے ملنے اندر گیا۔۔۔ ہارون کی آنکھیں بھرا گئی۔ برہان عباس سامنے ہو اور اتنی خاموشی؟؟ اور
 اسکے پاس ہی نوافل پڑھنے لگا۔ گھر سے بسل کو لے آیا گھر کوئی بھی نہیں تھا نچار اسے ائل کو بھی لانا
 پڑا۔ وہ کم سے کم اسے اکیلا ملازموں کے سہارے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ بسل نے پہلے تو یقین ہی نہیں
 کیا۔۔۔ وہ ایک ہی سوال پوچھتی رہی کیا آپ لوگوں کا آفس جنگل میں ہے اور یہ کینا کونڈا پاکستان نہیں
 ہوتا۔ آپ مجھے افریکہ کے جنگل کی سٹوری مت سنائیں۔۔۔ ہارون نے نرمی سے اسے ساری بات بتائی۔۔۔
 چند منٹ اسکے ری ایکشن کا انتظار کیا۔۔۔ بسل کو جھٹکا لگا۔ وہ ہارون کے بازوؤں میں ہی جھول گئی۔۔۔
 سنبھالو خود کو بسل، اسے بیچ پر بٹھاتے ہارون نرمی سے کہا۔ بسل چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رو دی۔۔۔
 دوسری طرف ہانیہ کو ہوش آ گیا۔۔۔ تو ہارون نہیں تھا۔ عباس صاحب کو ہارون نے بتا دیا تھا وہ خود ہی
 اذان دے کر وہاں سے آ گئے تھے۔ وہ پہلے ہی ایک جوان بیٹی کی جدائی سہمہ گئے تھے۔ اب ان میں
 ایسی ہمت نہ تھی۔۔۔ مسز عباس اب تک بے خبر ہی تھی۔ ان کو ہارون پر بہت غصہ تھا تین دن سے
 وہ اسے دیکھنے بھی نہیں آیا تھا۔۔۔ صرف چند منٹ بات کر کے فون بند کر دیتا۔۔۔ تین دن بعد برہان

برہان کو ہوش آیا۔۔ اسکا ہاتھ بھیگا تھا۔۔ اس نے نیم واہ آنکھیں کھولی تو بسمل اسکا ہاتھ پکڑ کر کچھ پڑھ رہی تھی۔۔ اسکے آنکھیں آنسوؤں سے تر تھی۔۔ اور اتنی سوچی تھی لگتا تھا وہ بہت روئی ہو۔۔ برہان نے سوکھے ہونٹ تر کئے۔ وہ ابھی بولا ہی نہ تھا کہ بسمل اس کے ہاتھ پر جھک کر ہونٹ رکھ رہی تھی۔۔ آج تک وہ کبھی خود سے نہ اسکے پاس آئی تھی۔۔ ناپیار کا اظہار کیا تھا۔۔ برہان کو لگا اس کے جسم میں نئی روح پھونک دی گئی ہو۔۔ وہ اسکی محبت کی بارش اور محسوس کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اپنی پیاس کی فکر کئے بنا آنکھیں بند کر لی۔۔ تم اس طرح روتی رہو گئی تو اپنا نقصان کرو گئی۔۔ باری کے ٹھیک ہونے کے بعد میں اسے جواب دے دوں بسمل، چلو کچھ کھاؤ بسمل نے نفی میں سر ہلایا۔۔ جب تک یہ بندر اٹھ کر کچھ نہیں کھائے گا میرے لئے دنیا کی ہر نعمت بے معنی ہو گئی۔۔ ناشکری مت کرو ہارون ناگواری سے بولا۔ نہیں کھاؤ مگر اس کے سر پر پر بیٹھو آرام کر لو کچھ۔۔ بخار میں نڈھال ہو۔ مجھے نہیں آرام کرنا۔۔ آپ مجھے تنگ مت کریں۔ پلیز! تمہاری مرضی ہارون تین دن سے کھپ رہا تھا اسکے ساتھ اب وہ خفا ہو کر چلا گیا۔ بسمل نے دوبارہ آنکھیں بند کر کے کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔۔ اب بھی برہان کا ہاتھ اسکے نرم سلگتے ہاتھوں میں تھا۔۔ برہان نے آنکھیں کھولی وہ پھر رو رہی تھی۔۔ وہ نجانے کیوں مسکرایا۔۔۔ ”جانو“ برہان کے پکارنے پر بسمل نے فوراً آنکھیں کھولی۔۔ باری تم ٹھیک ہو؟؟ وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر پوچھنے لگی۔۔ ”الحمد للہ“ وہ پس مرده سا مسکرایا۔۔۔ آئندہ تم خبردار بیمار ہوئے وہ دھمکی پر اتر آئی۔۔ جان نکالی ہے میری اتنے دن سے۔۔ اسکی آواز بھرا گئی۔۔ ”بسمل برہان نے پکارا“ پانی، اسکی چہری پر زردی کھنڈی تھی۔۔ بسمل نے جھک کر اسکی آنکھیں اور پیشانی چومی۔۔ میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں۔۔

برہان کو پتا تھا اسے کتنا انتظار تھا اس دن کا مگر وہ اسکی خاطر یہاں ہے۔۔ وہ نوافل پڑ کر فارغ ہوا تو دعا مانگ کر برہان کو دعاؤں کے حصار میں لیا۔۔ کچھ کھاؤ گئے۔۔ اپیل مینگو کچھ بھی۔۔۔ آپ نے بھابی کو فون کیا۔۔ ہارون نے اسے دیکھے بنا نفی میں سر ہلایا۔۔ آپ ملنے کیوں نہیں جارہے ان سے کیا بے بی نہیں دیکھنی۔۔ اکٹھے جائیں گے۔ ہارون نے سب کی کاش اس کے منہ میں ڈالی۔۔ برہان آرام سے کھاتا گیا۔۔ ساتھ ساتھ ہارون کے چہرے پر پھیلا اضطراب بھی۔۔ آپ جانتے ہیں کون کر رہا ہے یہ سب۔ برہان نے مطلب کی بات کی۔۔ ہاں ائل کے بابا۔ ہارون آرام سے بتایا۔۔ برہان کے تاثرات تن گئے۔ ہم نے انکا کیا بگاڑا ہے۔۔ پتہ نہیں۔ اور جو ائل اور ہانیہ کے ساتھ ہوا تھا وہ سب انہوں نے

انہوں نے ہی کروایا۔ یہ سب مجھے آج پتہ چلا ”آپ کو کوئی ایکشن لینا چاہئے۔“ نہیں باری وہ اٹل کے بابا نہیں۔ انس کے بھی گنہگار ہیں انکی سزا وہی منتخب کرے گا۔ وہ آپکے بھی مجرم ہیں۔۔ میں نے انکو اللہ کی رضا اور اپنی بیٹی کے صدقے معاف کیا۔ ہارون کا لہجہ مضبوط تھا۔ تم بھی کردو باری۔۔ جب ہم کسی کو معاف کرتے ہیں تو کوئی ہمیں بھی معاف کر دے گا۔۔ باری نے لب بھنچ کر آنکھیں بند کر لی۔۔ اچھا پورا تو کھاؤ مجھے نہیں کھانا۔ ہارون مسکرایا۔۔ بلکل چھوٹے بچے لگ رہے ہو۔۔ ہاں تو آپکا بیٹا ہی ہوں۔۔ بلکل ہارون نے اسکا سر اپنے شانے سے لگا کر بال بگاڑے۔۔ میری چڑیل کو تو بلائیں۔ یہاں تو کوئی ڈاکٹر اسکے لیول کی نہیں۔ برہان کا منہ دیکھ کر اسکو ہنسی آ گئی۔ ویسے بسمل کو تمہاری بلکل فکر نہیں گھر سے نکل ہی نہیں رہی تھی۔ ہارون نے مریج مصالحہ لگا کر بدلہ لیا۔۔ بسمل نے اسے ہانیہ سے بھی زیادہ تنگ کیا تھا۔۔ برہان کا منہ لٹک گیا۔۔ پھر شکایت کرنے والے انداز میں بولا اگر کوئی مجھے کہتا بسمل کو شیر کھا گیا۔۔ تو میں فوراً مان لیتا اور اس آدمی کے پیچھے جاتا ”نہ کے دماغ استعمال کرتا۔۔۔“ آخر اتنی بڑی بات سن کر بھی اسکا دماغ کام کر رہا تھا۔

مان لو ہمارے گھر میں سب ٹوپر ہیں۔ ہارون نے آنکھ دبا کر کہا۔ اسکا مطلب سمجھ کر برہان کو ہنسی آ گئی۔ میں ابھی آتا ہوں تم ریست کرو بھجتا ہوں تمہاری چڑیل کو۔ وہ اسکا سر ہلا کر باہر آ گیا۔

مسز عباس روتی بچی کو تاسف سے دیکھا۔۔ ہانی تین دن ہو گئے۔ نا اسکا باپ اسے دیکھنے آیا ہے نا اسکی ماں نے اسے پکڑ کر اپنا لمس دیا ہے۔۔۔ اتنے بچے کے لئے ماں کا دودھ ہی ہوتا ہے۔ اور یہ مسز عباس نے تاسف سے دودھ کی بوتل کو دیکھا۔۔ تم اسے پکڑ لو ہانی۔۔۔ ہانی نے نفی میں سر ہلایا پہلے وہی پکڑیں گے۔ پھر ہی میں اسکو دیکھوں گئی۔۔۔ ہانی نے اپنے آنسو کہنی سے صاف کئے۔۔ ہانیہ پلیز مت رو مجھے لگتا وہ کسی کام پھنس گیا ہے ورنہ فون اٹھا لیتا۔ آپ پھر فون کریں۔۔۔ مسز عباس نے اسے یہ نہیں بتایا کہ وہ آج دو بار فون کر چکا ہے۔۔ وہ بھی چند منٹ کی۔ ہارون کی چڑیا کی بلکتی آواز سے ہانیہ نے تڑپ کر کان بند کر لئے۔۔ اگر تمہارے باپ کو نہیں پروا تو میں کیوں کروں۔۔۔ پچھلے پانچ مہینے سے راتوں کو چھپ چھپ کر فون پر بات کرتے تھے۔ مجھے لگا میری نیند خراب ہونے سے باہر جاتے ہیں آپ ہارون“ مگر آپ شاید اب اکتا گئے ہیں مجھ سے۔۔ جب سے آپ امریکا سے واپس آئے ہیں آپ کی حرکتیں تب سے عجیب ہو گئی ہیں۔۔ آپ نے موبائل فون کو بھی لاک کر دیا تاکہ مجھے کچھ پتہ نہ چلے۔ میں پاگل تھی جو آپ کی ہر بات پر ایمان لے آئی۔۔ اب میں کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔۔ اسی وقت ہارون کمرے میں داخل ہوا۔۔

تیسرے دن آج وہ آیا تو اپنی سوئی ہوئی بیٹی کو پکڑ کر اتنی زور سے سینے سے لگایا، کہ وہ چیخ پڑی۔ اسکے کھلے روتے ہوئے گالوں کو چومتے وہ پاگل ہو رہا تھا۔۔ ہانیہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور منہ پر دوپٹہ رکھ لیا۔۔ اپنی بیٹی کے ہاتھ پاؤں چومتے بولا،، ویلم ٹو مائے لائف انیہ پرنسس۔۔ وہ بنا ہانیہ سے پوچھے نام بھی رکھ چکا تھا۔۔ اب وہ بھی ٹکر ٹکر ہارون کو دیکھ رہی تھی۔۔ آئی لو یو انیہ ہارون نے اسکی گلابی ہونٹ چومے۔۔ وہ مسکرائی تو اس کے ڈیمپل دیکھ کر وہ دیوانہ وار اسے پھر چومنے لگا۔۔ اور اتنا چوما کہ اسکا منہ سرخ ہو گیا اور وہ رونے لگی۔۔۔ ممانے اس سے انیہ کو لیا۔۔ وہ دینے کو تیار ہی کب تھا۔۔ اس لمحے وہ ہانیہ کو بالکل بھول گیا۔۔ اور ایسا اسنے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔۔ ممانے گلا کھنکار کر منہ لپیٹ کر لیٹی ہانیہ کی طرف دھیان دلایا۔ اور انیہ کو جھلاتی باہر لے گئی۔۔ ہارون نے کان کھجایا اور اس کے پاس جا کر دوپٹہ منہ سے ہٹایا۔۔ ہانیہ کی آنکھیں بند تھیں مگر رونے سے سو جی تھی۔۔ ہارون نے جھک کر انکو چوما۔۔۔ ایم سوری پرنسس میں نہیں

آسکا۔۔ ہانیہ نے دوپٹہ واپس منہ پر رکھ لیا۔۔ ہارون نے گہری سانس لی وہ اسے سانپ والی بات نہیں بتا سکتا تھا۔۔ اب اسے کیسے مناتا۔۔ تمہیں نام پسند آیا۔۔ تمہارے اور ائل کے نام پر رکھا ہے۔۔ مجھے ائل بہت پیاری لگتی ہے، میرا دل کرتا تھا میری بیٹی اتنی ہی خوبصورت اور معصوم ہو۔۔ کافی دیر وہ جواب کا منتظر رہا۔۔ اب کیسی طبعیت ہے تمہاری۔۔؟ مگر جواب نادار، ”میں پھر چلا جاؤں واپس“؟؟ اب بھی جواب نہ آیا تو وہ لب بھنج کر اٹھ گیا۔۔ ٹھیک کے مت بات کریں میڈم۔ میری غلطی ہے سزا تو ملنی چاہیے وہ کہہ کر باہر انیہ کو پکڑنے چلا گیا۔۔ ہانیہ ایک بار پھر رو دی۔۔ شک کی لکیر اب تصدیق کی مہر لگ گئی۔۔

ہانیہ کو ہو سپٹل سے چھٹی ہو گئی تھی۔ اسے گھر لے کر گئے تو اس نے کہہ دیا مجھے اوپر نہیں جانا، ہارون لب بھنج کر رہ گیا وہ اس سے بات نہیں کر رہی تھی۔۔ نا ہی ایک بار اس نے انیہ کو اس کے سامنے پکڑا تھا۔ اتنا تو وہ جان ہی چکا تھا۔ ہارون کے دیکھنے کے بعد اس نے اپنی بیٹی کو چہرہ دیکھا ہے۔ اس کے بعد ہی پیار کیا ہے۔۔ مگر اس کے ساتھ ابھی بھی وہ ناراض تھی۔ ہانیہ نے جان بوجھ کر ائل کو اپنے پاس روک لیا۔ وہ تو پہلے ہی انیہ کی دیوانی تھی۔ فوراً راضی ہو گئی ”اسے اور کیا چاہیے تھا؟ کے وہ انیہ کے ساتھ سوئے۔ ممانچے منہ کر کے ہنس دی۔ وہ پہلی بار کسی کو ہارون کے سامنے ضد کرتا دیکھ رہی تھی ورنہ وہ اپنی منوا ہی لیتا تھا۔ ہارون دانت پیتا اوپر چلا گیا۔ فریش ہو کر اس نے انس کو اون لائن آنے کا میج کیا۔ انس کے اون لائن آنے پر وہ خشمگین نظروں سے گھورنے لگا۔ کیا بات ہے بھائی اس طرح نئی دلہن کی طرح کیوں روٹھے ہیں۔۔ یار تمہاری بیوی نے میری بیوی اور بیٹی چھین لی ہے۔۔ انس نے قہقہہ لگایا۔۔ وہ بیچاری کیا کرے گی انکا۔۔؟؟ آپ الزام لگا رہے ہیں۔۔ اپنے شوہر کو تو وہ قابو نہیں کر سکی۔۔ وہ مشکوک ہوا۔

ویسے آپ اسے انیہ ہی دے دیں تو اتنے میں خوش ہو جائے گی۔۔ میں کیوں اسے اپنی انیہ دوں۔ ہارون تڑخ کر بولا، تم واپس آؤ اور خود اسکی خوشی کا انتظام کرو۔۔ انس جھنپ گیا۔۔ بھائی کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ مجھے نہیں پتا یار واپس آؤ۔ تم صدرے نہیں ابھی تک۔ ”صدر گیا ہوں“ انس دانت پیس کر بولا۔ واپس کب آ رہے ہو۔؟ بس کچھ ہی دن تک اپنا سب کو واسنڈ اپ کر لوں۔ تمہارا احسان ہو گا۔ انس ورنہ میری بیوی میری شکل بھی نہیں دیکھ رہی، آکر اپنے سرالیوں کو بھی سمجھاؤ۔۔ انہیں کا انتظام کر رہا ہوں انس نے شرارت سے آنکھ دبا کر بولا۔۔ کیا مطلب؟ ہارون چونکا۔۔ اسی وقت باہر سے کسی کی آہٹ ہوئی ہارون نے فوراً لیپ ٹوپ شٹ ڈاون کر دیا۔۔ ہانیہ نے ناگواری سے دیکھا اور الماری سے اپنے کپڑے نکالنے لگ گئی۔۔ اور کچھ چیزیں ایک بیگ میں ڈال لی۔۔ ہانی تم یہ سب رہنے دو یہی پلیز کب تک ناراض رہو گی۔۔ وہ التجا سے بولا۔۔ ہانیہ نے سر جھٹکا اور اپنی نائٹ کریم لوش سب رکھنے لگی۔۔ ہانی وہ غصے سے اسکی کلائی تھام کر بولا۔۔ ہارون کو لگا اس بار بھی وہ غصے سے ہی مانے گئی۔۔ پیار کی زبان ہانیہ پرنس کو سمجھ کب آتی تھی۔۔ میں تم سے کہہ رہا ہوں پاگل ہوں جو اتنے دن سے منا رہا ہوں، میڈم کے خمرے ہی ختم نہیں ہو رہے۔۔ ہو جاتی ہے غلطی سو کام ہوتے ہیں زندگی میں اب ہر ایک کا تمہیں حساب دوں۔۔ ہارون نے برعکس ہانیہ کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔ اس نے نرمی سے اپنی کلائی چھڑوائی۔۔ ”جس سے بات کر رہے تھے آرام سے کریں میں جا رہی ہو اب“ آپ کو ڈسٹرٹنس نہیں ہو گئی۔۔ نا ہی کوئی آپکی بات سنے گا۔ نا آپکی پرائیوسی خراب ہو گئی۔۔ وہ رکی اپنی سانس ہموار کی۔۔ اب آپ کو راتوں کو فون پر بات کرنے کے لئے کمرے سے باہر نہیں

جانا پڑے گا۔۔ اپنے گرم بستر پر آرام سے باتیں۔۔ مگر برائے مہربانی مجھ سے اور میری بیٹی سے دور رہیں۔۔ ہمیں آپ کے جھوٹے پیار کی ضرورت نہیں ہے۔۔ ہانیہ اپنا بیگ اٹھا کر چلی گئی۔۔ ہارون وہی ساکت سا رہ گیا۔۔ ہاں وہ راتوں کو اٹھتا تھا مگر انس کا فون سننے کے لئے۔۔ اگر انس نے وعدہ نہ لیا ہوتا تو وہ اسے بتاتا۔۔ مگر وہ جاگ رہی ہوتی تھی اور ان سب کا یہ مطلب نکال لے گی۔ ہارون کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔۔ ہانیہ کو مجھ پر یقین ہی نہیں دو سیکنڈ میں مجھے دو کوڑی کی یوزلس چیز بنا دیتی ہے۔۔۔ میں بھی اب اسے نہیں مناؤں گا۔۔ ٹھیک ہے اگر وہ میری محبت کے بنا رہ سکتی ہے تو رہ لے۔۔ اتنی محبت اور مان جس بیوی کو دیا ہو اور اتنے سال بعد وہ یقین بھی مت دے سکے اپنا تو میں کیوں پروا کروں؟؟ ہارون نے سوچ لیا، اور لائنس اوف کر کے بستر پر گر گیا مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔ اس کے پاس ہانیہ کی ناراضگی کے علاوہ بھی بہت سوچیں تھی انس کی واپسی پر انل کا ری ایکشن وہ بمشکل سنبھلی تھی، اور نارمل ہوئی تھی۔۔ اور انل کے گھر والوں کو سمجھانا ایک الگ عمل تھا۔ ایسی ہی لاتعداد سوچوں کو سوچتے وہ نیند کی وادی میں اتر گیا۔۔

میرا بچہ میری گڑیا میری ڈول ہانیہ نے انیہ کے ڈیمپل چومے میرا سونا بچہ بھوکی بھوکی لگتی ہے۔۔ وہ اسے کے سرخ روئے روئے ہونٹ چوم کر اسے فیڈ کروانے لگی۔۔ انل کی آنکھ کھلی تو انیہ کو جاگتے دیکھ کر پٹ سے اٹھ گئی۔۔ آپ سو جائیں میں اسے پکڑ لوں۔۔ سو جاو انل سارا دن تم اسکو پکڑ کر پھرتی ہو۔۔ آپ مجھے یہ دے دیں آپ کو نیند آئی ہو گئی۔۔ تمہیں نہیں آئی۔۔؟ نہیں، میں انیہ کی

کی خاطر پوری لائف بھی جاگ سکتی ہوں۔۔ اس نے اتنی معصومیت سے کہا کہ ہانیہ نے اسکے گال پر پیار کیا اور انیہ کو چوم کر اسے دے دیا۔ ابھی اس نے دودھ پیا ہے زیادہ ہلانا مت ہانیہ نے اسے سمجھایا اور لیٹ گئی۔ ائل انیہ کے ساتھ کھینے لگ گئی۔

صبح سب ناشتے کی میز پر تھے سوائے ائل کے کیونکہ رات وہ انیہ کے ساتھ کھیلتی رہی تھی اس لئے انیہ میڈم کے ساتھ سو رہی تھی۔۔ جو خود تو پورا دن سوتی اب ائل کو بھی سلاتی۔۔ اور رات دونوں جاگتی رہتی۔

ہارون سیڑھیاں اتر کر بنا کسی کی طرف دیکھے دیئے عجلت میں سلام کرتا باہر گیا۔۔ ہارون کی بے مروتی پر سب کے منہ کھل گئے بھلا کب وہ بسمل اور ائل کے سر پر ہاتھ رکھے بنا اور ماما بابا سے پیار لئے بنا ایسے جاتا تھا۔ ناشتہ تو کر لیتے ہانیہ نے کڑ کر سوچا۔۔ اگر میری موجودگی بری لگتی ہے تو بتا دیں۔ میں یہاں آتی ہی نا۔۔ اور یہ کیسا باپ ہے اپنی بیٹی کو ایک نظر دیکھنا تو دور اسکا پوچھنا بھی پسند نہیں کرتا۔۔ ہانیہ کی آنکھیں بھرا گئی۔۔ وہ بے دلی سے دودھ پی کر اٹھ گئی۔۔

جاری ہے

سے ہارون کے عشق کے قصے سن چکی تھی۔۔۔ ٹھیک ہے علی مان گیا۔ علی تم نے دیکھا انیہ کے بال نہیں ہیں برہان نکو نئی شرارت سوچی۔۔۔ بسمل نے گھورا اپنے مزاق میں اسے شامل نہ کرو ہنی بھائی تمہارا قیمہ کر دیں گے۔۔۔ برہان نے اسکا ہاتھ پکڑا میں مزاق نہیں کر رہا بسمل سنو تو کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔ علی تمہیں لمبے بال برے لگتے ہیں نا؟ علی نے کھیرا منہ میں ڈالتے ”ہاں“ کہا۔ تو تم انیہ بے بی سے شادی کر لینا۔۔۔ بسمل کا منہ کھل گیا۔۔۔ جبکہ علی نے آنکھیں سکڑ کر باپ کو دیکھا۔ ”ابھی تو میں چھوٹا ہوں۔۔۔“ تو جب بڑے ہو گے تب کر لینا۔۔۔ اب جاو تم بڑی ماما سے کہو جا کر تم انیہ سے شادی کرو گے ورنہ کوئی اور نہ انکو کہہ دے۔۔۔ علی فوراً بھاگ گیا۔ اللہ کو مانو باری۔۔۔ وہ بچاری شریف ماں باپ کی اولاد ہے اور تمہارا بیٹا تمہارے جیسا شیطان۔۔۔ سن کر اچھا لگا برہان نے خفگی سے کہا۔۔۔ اور ہاتھ دھونے چلا گیا۔۔۔ بسمل نے برتن سمیٹ برہان کو ٹیشو دیا۔۔۔ اسے جب سے ہسپتال سے آیا تھا بخار ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر نے بتایا اس طرح کے کیسز میں ہو جاتا ہے آرام کرے گا اور پراپر ڈائنٹ سے اتر جائے گا۔۔۔ علی چلا گیا وہ برتن رکھ کر اسکے پاس بیٹھ گئی۔۔۔ اور میڈیسن اسے دی۔ برہان نے منہ کھول دیا۔ ”اب یہ بھی میں کھلاؤں؟ کھلا دو یار شادی کے اتنے سال بعد پتا چلا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے ورنہ میں تو اپنی ہی لو میرج سمجھ رہا تھا۔۔۔ اسکا پانی والا ہاتھ منہ لگاتے اس نے مسکراتے کہا۔۔۔ ہاں تو تمہارے بچے کیا میں یہاں پال کر تم جیسے گھٹا آدمی احسان کر رہی تھی، وہ روٹھے لہجے میں بولی۔۔۔ نہیں اب پتہ چل گیا تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔ اس لئے میں نے تمہارے لئے گفٹ لیا ہے۔۔۔“ دو؟ بسمل نے ہاتھ پھلایا۔۔۔ برہان نے ایک ڈبی اس کے ہاتھ پر رکھ دی۔۔۔ بسمل نے خوشی سے ڈبی کھولی مگر مگر مگر چیخ پڑی۔۔۔ اندر سے زندہ مینڈک اچھل کر اس پر گرا۔۔۔ باری تم مر جاو بندر کمینے۔۔۔ مجھے کبھی کبھی لگتا ہے تم نے کسی چیز کا بدلہ لینے کے لئے مجھ سے شادی کی ہے۔۔۔ مینڈک کو نکال کر وہ اسے گھورتے بولی۔۔۔ جب سے تم میری زندگی میں آئے ہو

گندے گندے جانور گفٹ کر رہے ہو۔۔ سوری یہ تمہارے بیٹے نے مجھے ابھی گفٹ کیا تھا۔ جب تم کھانا لے کر آئی تھی ہم اسی بارے میں بات کر رہے تھے۔۔ میں نے سوچا اسکی ماں کو کر دوں۔ یہ تم ہی گیا ہے۔۔ وہ گھور کر بولی۔۔ اب تو کبھی ہنی بھائی نہیں مانے گئے۔۔ علی ہے نائکے لئے۔۔ تم میرا سر دباؤ برہان نے سر اسکی گود میں رکھ لیا۔۔ کیا زیادہ درد ہے کافی دیر بعد بسمل نے پوچھا۔ بہت زیادہ ”اچھا بسمل کو پھر سے رونا آنے لگا۔ اس نے آج تک برہان کو بخار میں آرام کرتے نہیں دیکھا تھا۔۔ وہ گھر تو رہ لیتا مگر شرارتوں کی طرف اسکا دھیان ہوتا۔۔ بسمل تم روگی تو میں آفس چلا جاؤں گا۔۔ رو تھوڑا رہی ہوں آنکھ میں کچھ چلا گیا ہے۔۔ اسکی لڑتی کمزور آواز اسکے دل کا حال بیان کر گئی۔۔ برہان نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تو وہ نظر چرا گئی۔۔ اسکا ہاتھ روک کر برہان نے اپنے ہونٹوں سے لگایا۔۔ بس کرو جان پلیز میرے لئے نہیں تو اسکے لئے جو ابھی تک اس دنیا میں نہیں آیا۔۔ تم چاہتی ہو تمہارے ٹینشن لینے سے اسے نقصان ہو۔۔ بسمل نے نفی میں سر ہلا کر آنسو صاف کئے۔۔ دیکھو میں تمہارے سامنے ہوں، ایک دو دن تک آفس بھی چلا جاؤں گا۔۔ پھر تم رو کیوں رہی ہو۔۔ ”ایسے ہی“ بسمل نے اسکے بالوں ہاتھ چلاتے کہا۔۔ مجھے میری چڑیل ہنستی مسکراتی مجھے ڈانٹتی۔۔ اچھی لگتی ہے جو ہر وقت ہر چیز سے مجھے روکے مجھ پر حکم چلائے۔۔ باری بندر کہہ کر بلائے۔۔ بسمل آنسو کے درمیان ہنس دی۔۔ دو تھپڑ اسکے شانے پر لگائے۔۔ ڈٹس لائک مائے۔۔۔

سارا دن آفس میں وہ تڑپتا رہا تھا۔ انیہ کو پیار کئے بنا آگیا تھا۔۔ اب سوچ رہا تھا وہ کون ہوتی ہے مجھ سے میری بیٹی کو دور کرنے والی۔۔۔

ہارون آفس سے کافی لیٹ آیا سیدھا ہانیہ کے کمرے میں گیا، وہ مزے سے انیہ کے ساتھ سو رہی تھی۔۔۔ ہارون کو اسے سوتے دیکھ کر برا لگا۔ آج وہ سکا انتظار کئے بنا سو گئی تھی۔۔۔ ہارون نے اسکا ہاتھ نرمی سے انیہ سے ہٹا کر اسے پکڑا اور باہر لے آیا۔۔۔ بابا کی جان۔۔۔ "میری چڑیا، بابا کو مس نہیں کرتی۔ بابا نے پورا دن آپکو مس کیا۔ صبح پیار کئے بنا چلا گیا تھا نا اپنے کھیلونے کو۔۔۔ سوری میری چھوٹی پرسنس۔۔۔ اسے چومتے اس سے باتیں کرتے اوپر لے گیا۔۔۔ انیہ کی بھی اسکے پیار میں آنکھ کھل گئی۔ ہارون نے خود ہی اسکے فیڈر پلا کر اپنے پاس لٹا لیا۔۔۔ ہانیہ کی آنکھ رات کو کھلی تو انیہ کو دیکھا جو بستر پر نہیں تھی اٹل بھی گہری نیند سو رہی تھی۔ ہانیہ نے اٹھ کر جلدی سے نیچے دیکھا، اتنی چھوٹی ہے گر بھی نہیں سکتی کون لے گیا۔۔۔ وہ روہانسی ہو گئی۔ اٹل کو ہلا کر پوچھا تو وہ خود آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگی پھر رونے لگی گڑیا گم گئی۔۔۔ ہانیہ اسے چھوڑ کر پورے گھر میں ڈھنڈنے لگی۔۔۔ اچانک اسکے ذہن میں جھمکا ہوا وہ تیز تیز سیڑھیاں چڑتی اوپر گئی اور ہارون کے کمرے میں دیکھا۔۔۔ اور گہری سانس لی۔۔۔ انیہ آرام سے اپنے بابا کے ساتھ لگی سو رہی تھی ہارون کے ایک ہاتھ میں فیڈر تھا جو گرنے والا تھا۔ ہانیہ نے اسے پکڑ کر سائنڈ پر رکھ دیا اور ویسے ہی دبے قدم باہر آ گئی۔۔۔ کم سے کم وہ اپن بیٹی سے پیار تو کرتا ہے۔ اسے اس بات کی تسلی ہوئی۔

انس نے قرآن بند کیا۔۔۔ اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔۔۔ مجھے معاف کر دے میرے مالک تو نے مجھے اتنا کچھ عطا کیا اور میں تیرا شکر کرنے کے بجائے تجھ سے منہ موڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔ میں اپنی غلطیوں اپنے گناہوں کے سزا مانگوں بھی تو کیسے۔۔۔ مجھے ہمت دے مولا میں برائی کا رستہ بھول جاؤں میرے قدم کبھی نہ ڈگمگائیں۔۔۔ مجھے ہمت دینا میں اپنی اٹل کو انصاف دلا سکوں میری وجہ سے اسے جتنے بھی زخم آئے انکو بھر سکوں۔ انس چہرہ دونوں ہاتھوں

گرائے رو پڑا۔۔۔ مجھ میں اسکا سامنا کرنے کی بھی ہمت نہیں ہے وہ کیا سوچتی ہو گئی میرے بارے میں۔۔۔ اسے ٹھیک ہوئے سات مہینے ہو گئے اور میں اب تک اس سے ملنے نہیں گیا۔۔۔ اس کی بے ہوشی میں گزرے اتنے سال میں ایک بار میں نے فون پر اسکا حال نہیں پوچھا اسکی خبر گیری نہیں کی۔۔۔ میں اس سے نظر کس طرح ملاؤں گا اللہ؟ اگر اس نے میرے ساتھ رہنے سے انکار کیا تو اس بار میں ٹوٹا تو کبھی سنبھل نہ پاؤں گا۔۔۔ مجھے ہمت دے مالک مجھے ہمت دے کے میں اس کے باپ سے اسکو انصاف دلا سکوں۔۔۔ اس کے ساتھ یہ سب ہونے سے پہلے آپ نے مجھے اسکی حفاظت کے لئے چنا تھا۔۔۔ اس کے انصاف کے لئے اور میں سمجھ ہی نہ پایا۔۔۔

کوئی لڑکا آپ سے ملنے آیا ہے کہتا ہے ضروری بات ہے شمسہ نے شمرش کو کہا وہ اٹھ کر باہر دروازے پر گیا تو بھوری آنکھوں تیکھے نقوش ہلکے بھورے بالوں والا لڑکا تھا۔ جو اپنی عمر کے حساب سے بے حد جاذب نظر تھا۔ وہ تقریباً پچیس یا چھبیس سال کی عمر کا تھا۔۔۔ بلیک پیٹ کے ساتھ سفید شرٹ پہنے وہ پائلٹس میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔ اس کے کچھ بال اسکی شفاف روشن پیشانی کو چوم رہے تھے۔۔۔ "جی فرمائے؟" شمرش نے کیا۔۔۔ میرا نام انس ہے۔۔۔ انس عباس میں۔ اہل کس شوہر ہوں۔۔۔ انس نے اپنا تعارف کروایا۔۔۔ شمرش کی آنکھوں میں پہلے تھیر پھر چمک آئی وہ فوراً اسکے گلے لگا۔ اہل اہل کیسی ہے؟ آپ اسے ساتھ نہیں لائے؟ وہ خوشی سے بولے میں نے اسے بیت ڈھونڈا مگر وہ مجھے نہیں ملی۔۔۔ انس نے سنجیدگی سے اسے الگ کیا۔۔۔ میں نہیں جانتا وہ کیسی ہے پچھلے چار سال سے میری اس سے کوئی بات نہیں ہوئی۔ شمرش نے حیرت سے دیکھا اور اندر آنے کا راستہ دیا۔۔۔ انس اپنے سوٹ کیس کو گھسٹا اندر لایا ایک کیوزمی باہر میرا باقی سامان بھی ہے میں ابھی آیا۔۔۔ میں لے آتا ہوں شمرش نے کہا۔۔۔ نو اٹس آل رائٹ میں ابھی امریکہ سے آیا ہوں تو سیدھا یہی آ گیا۔۔۔ میرے بڑے بھائی آتے ہوں گئے۔۔۔ آپ مجھے اہل کے بارے میں بتائیں وہ گھر سے کب کیوں اور کیسے نکلی اور اسکا ایسا کون سا قصور تھا کہ اسکے باپ نے اسکی عزت خراب کروا دی۔۔۔ اور اس بات کا بھی فیصلہ کریں وہ شخص میرے ہاتھ سے مرنے کا مستحق ہے یا عدالت کے۔۔۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے ہاتھ مت گندے کرو انس ہارون نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ بھائی وہ پلٹا اور اسکے گلے لگا۔۔۔ ہارون نے اس کے بال ہٹا کر اسکی پیشانی چومی۔۔۔ سب ٹھیک رہا۔۔۔ الحمد للہ انس نے مسکرا کر کیا۔ ہارون نے شمرش سے ملا، اور اسکے کہنے پر بیٹھ گیا۔۔۔

”پتا ہے بھائی قانون کہتا ہے آنکھ کے بدلے آنکھ کان کے بدلے کان خون کے بدلے خون اور عزت کے عزت۔۔ میں اپنا انتقام خود لوں گا اور جب تک میں اپنا انتقام نہیں لیتا میں اٹل کو اپنی شکل نہیں دیکھاؤں گا۔۔ تم مجھے کشمیر کے لگتے ہو۔۔ شمرش نے مسکرا کر کہا۔۔ یہ وہی پیدا ہوا تھا۔ بلکہ حارث۔۔۔ ہارون نے اپنی آواز دبائی۔۔ اور سر جھٹکتے اسکے شانے پر دھپ لگائی۔۔ شہباز میرا بھائی تھا میں اس سے بدلہ لے سکتا تھا انس۔۔ مگر بابا سائی میرے باپ ہیں میں انکو بری نگاہ سے دیکھ بھی نہیں سکتا مگر برائی ختم ہونے سے بھی نہیں روک سکتا۔ اس لئے تمہیں ایس پی شمرش کی اجازت ہے تم اپنا انتقام خود لو“ قانون تمہاری رکھوالی کرے گا تاکہ تم سرخرو ہو کر اس معصوم کے پاس جا سکو، جس نے کبھی باہر کی دنیا نہیں دیکھی جس کو کبھی پیار نہیں ملا۔۔ شمرش نے اسکی پوری کہانی بتا دی۔۔۔ انس ساکت سا رہ گیا۔۔ تو کیا اسکے ماں باپ نہیں ہیں اور یہ بات وہ جانتی بھی نہیں؟۔۔۔ وہ میرے بچپا کی اکلوتی وارث ہے انس اپنے بابا سائی کے حصے کی وارث یہ سارا ظلم اس پر وارث ہونے کی وجہ سے ہوا۔۔ کوئی دس بیس کروڑ کی بات نہیں۔۔ اربوں کی مالک ہے وہ۔۔۔ ”میں لعنت بھیجتا ہوں۔ اس پیسے پر جس کی وجہ سے میری اٹل پر کسی کی گندی نظر پڑی۔۔ انس نے جبرے بھنج کر مٹھیاں بھنجی۔۔۔ شمرش نے مسکراہٹ دبائی۔۔ چار سال سے کہاں تھے ویسے برخوردار۔۔ اب کے وہ روعب سے بولے۔۔ شمسہ چائے کے ساتھ لوازمات لے آئی واپس جانے لگی تو شمرش نے روک اسکا تعارف کروایا وہ بھی چونک گئی۔۔ اور ایسے ہی شمرش اٹل کے بچپن کی باتیں بتانے لگے کیسے اسکی ضد پر انہوں نے اسے بابا سائی سے چھپ کر پڑھایا تھا۔۔ انس دلچسپی سے سنتا رہا۔۔ کچھ لمحے کے لئے وہ اٹل کو اپنے قریب محسوس کرنے لگا۔۔

وہ پائپ کے رستے سے داخل ہوا تھا۔۔ رات گہری ہو چکی تھی۔۔ اسکے چہرے پر نقاب تھا اور ہاتھوں میں گلف، کرمل فاروق اپنے شہانہ طرز کے بستر پر میٹھی نیند سو رہے تھے اس بات سے بے خبر یہ انکی آخری میٹھی نیند ہے۔۔ انس نے انہیں ہلا کر اٹھایا۔۔ وہ چونکے وہ آواز لگانے لگے مگر پورا محل نیند کی گولیوں کے زیرے اثر سو رہا تھا یہاں کوئی انکی آواز ان کی آہ فریاد سننے والا نہیں تھا۔۔ انس نے آہستہ آہستہ انکے تن سے ہر کپڑا الگ کیا۔۔ اور فون کا کیمرہ اون کیا۔۔ کون ہو تم وہ خود کو چھپاتے بولے۔ ان نے انکی ایک انگلی کاٹی۔۔ وہ چیخے۔۔ کون ہو تم جلال میں آئے مگر انس ان کو باندھ چکا تھا خالی زبان ہی آزاد تھی۔۔

انس بنا اپنی آواز نکالے اپنا کام کرتا رہا دوسری انگلی پھر تیسری اسی طرح انکو ترپا ترپا کر دونوں ہاتھوں کی سب انگلیاں کاٹ دی۔۔۔ وہ مچلتے رہے۔۔۔ انس نے ہیمز ریمول مشین اون کی اور انکے سر کے سارے بال اتار کر گنجا کر دیا۔۔۔ پھر ایک ڈبی کھول کر ایک انگارہ زبردستی انکے منہ میں ڈال دیا۔۔۔ زبان جلنے سے وہ رونے لگے بنا آواز کے لٹکتی زبان کو انس نے کند چھری سے کاٹا اسی طرح چار گھنٹوں کی تعویل اذیت ناک موت انکو نصیب ہوئی جس انکے جسم پر کوئی چیز باقی نہ رہی انس نے انکے جسم کے اتنے ٹکڑے کئے جتنے قصائی بکرے کا قیمہ کرتے وقت کرتا ہے۔۔۔

بریکنگ نیوز کرنل فاروق کو رات کے اندھیرے میں انکے ہی محل کدے میں قتل کر دیا گیا۔۔۔ اور قاتل نے پہلے انکے ہاتھ کاٹے پھر پیر اور آنکھیں نکالی۔۔۔ انکی زبان بھی کاٹی گئی ہے۔۔۔ اس کے بعد انکا گلا دبا کر انکے جسم میں لاتعداد چاقو سے وار کئے گئے ہیں۔۔۔ اتنی اذیت پسند موت قاتل کوئی سیریل کلر معلوم ہوتا ہے تاہم موت کی جگہ پر۔۔۔ ”اذیت کا بدلہ اذیت لکھ کر قاتل فرار ہو گیا۔۔۔“ اس سے معلوم ہوتا ہے کرنل فاروق کی کسی سے پرانی دشمنی تھی۔۔۔ اس کے علاوہ کوئی سراغ ہاتھ نہیں لگا، قاتل بہت ہی شاطر تھا محل کے خفیہ رستے سے آیا تھا اس لئے کسی سکیورٹی کی ضد میں نہیں آیا یوں معلوم ہوتا ہے قاتل گھر کا بھیدی تھا۔۔۔ پولیس نے نامعلوم قاتل کے نام رپورٹ درج کر لی ہے۔۔۔ آرمی چیف نے کہا ہے اس پر وہ سخت ایکشن لیں گے۔۔۔

فکر مت کرو دو مہینے تک یہ کیس پولیس کی بند فائل میں ہو گا۔ سرخ ضبط کرتی آنکھوں سے شروش نے کہا اور چلا گیا۔۔۔ انس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔۔۔ ہارون نے پکڑ کر انکو چوم لیا۔۔۔ تم نے کوئی گناہ نہیں کیا۔۔۔ مگر تمہیں قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہئے تھا۔ ہارون نے اسے گلے لگایا اسے اپنے اس چھوٹے سے بھائی پر بہت ترس آیا جس نے چھوٹی سی عمر میں اتنا دکھ اکیلے جھیلا تھا۔۔۔ بھائی وہ اٹل کے بھائی۔۔۔ ”جانے دو انکو کل تک وہ ایک بھائی تھے۔۔۔“ ”آج ایک بیٹا بن کر رو لینے دو۔۔۔“ گھر چلیں۔۔۔ آج نہیں کل آج

121 Tery Naam Ki Dharkan

مجھے اکیلا رہنے دیں۔۔ یار ایک مہینہ ہو گیا میری بیوی مجھ سے ناراض ہے منہ لگانا تو دور دیکھتی
ی نہیں۔۔ حالانکہ میں اس سے زیادہ پیارا ہوں۔۔ اور تمہاری بیوی نے اسے اپنے پاس ہی رکھ لیا
ہے۔۔ انس ایک دم سے ہنس دیا۔۔ اور جو تم ہر وقت فون میج کرتے ہو وہ سمجھتی ہے میرا چکر
چل رہا ہے۔۔ انس کشن اسکی گود میں رکھ کر اپنا سر رکھ لیا۔۔ میری وائف کی سزا یہی ہے
آپ اسکا اتنا کیوٹ ہسبنڈ رکھ لیں۔۔۔۔ تم سے زیادہ پیاری ہے وہ، ہارون نے اسکی ناک مروڑ
رکھا۔۔ سو تو ہے۔۔۔ خوش رہو ہمیشہ اسی طرح مسکراتے رہو۔۔ ہارون نے اسے پیار کرتے دل
سے دعا دی۔۔ مگر ہارون جانتا تھا اتنی بہادری کے بعد انس کے اندر طوفانوں کے جھکڑ چل رہے
ہیں۔۔۔

رات ہوتے ہی جو تنہائی کا در کھلتا ہے
ایک سیلاب پس دیدہ تر کھلتا ہے۔۔
رتجگے کانٹے کی یہ عادی آنکھیں۔۔
بند ہو چکی تب خوان سحر کھلتا ہے۔۔
میرے واجدان پر ہر شب وہ کتابی چہرہ۔۔
صورت سلسلہ شمس و قمر کھلتا ہے۔۔
کاش ہو سکتا وہ منظر میرے شعراں بیاں۔۔
چشم بے خواب پہ جو پچھلے پہر کھلتا ہے۔۔
شام جب روکنے لگتی ہے اڑانیں ان کی۔۔
مہرباں ہو کے پرندوں پہ شجر کھلتا ہے۔۔
اس طرف جانے کا اب میرا ارادہ تو نہیں۔۔
ایک دروازہ مگر اب بھی کھلتا ہے۔۔
بچ کے آتی ہے جو گرداب کشتی کوئی۔۔
ریگ ساحل سے کوئی اور بھنور کھلتا ہے۔۔
سائے کیوں اتنی سخاوت سے شجر بانٹتے ہیں۔۔
یہ مسافر پر راہ گزر کھلتا ہے۔۔

مجھ پر تخلیق کی دیوئی کا کرم ہے، ورنہ۔۔۔
 اتنی آسانی سے کب قفل ہنر کھلتا ہے۔۔
 کوئی منزل اب مجھے لگتی نہیں اپنی۔۔
 مجھ پر ہر لمحہ نیا باب سفر کھلتا ہے۔۔
 "باد کی بارہ دری میں ہوں مکیں مجھ پر،" انس۔۔
 "کبھی خوشبو کا، کبھی رنگ کا در کھلتا ہے۔۔"

ہانیہ نے اسکی ٹوٹ بک بند کی اور سوئی ہوئی اٹل کو دیکھا۔ وہ کتنی پیاری تھی اور اسکی قسمت۔۔ ہاں اس نے ایک بار بھی انس کے بارے میں نہ پوچھا۔ نا کوئی سوال کیا۔ اس کی غزل سے وہ جان چکی تھی اٹل اندر سے کس ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اللہ تمہیں بہت ساری خوشیاں دے گا اٹل، تم بہت پیاری ہو ہانیہ نے اسے دعا دی۔ اور اس پر کپڑا ڈال دیا۔ ایک نظر سوئی ہوئی انیہ کو دیکھا اور باہر آ گئی۔ مگر جیسے ہی باہر گئی اس کے قدم منجمد ہو گئے۔ ہارون گھر کے اندر آ رہا ہے۔ ہانیہ نے ناظم دیکھا رات کا ایک بج رہا تھا۔ ہانیہ کی نظر کے تعاقب میں ہارون نے گھڑی دیکھی۔ تو اسے دیکھنے لگ گیا جو کچن کی طرف جا رہی تھی۔ آہم۔۔ وہ پیچھے سے کھنکارہ۔ چائے بنا دو۔ ہارون کو لگا اب اسکی خاموشی ٹوٹے گی۔ مگر ہانیہ نے خاموشی سے چائے کا پانی رکھ دیا۔ وہ ضروری کام تھا اس لئے لیٹ ہو گیا۔ ہارون نے وضاحت دی۔ اب وہ اسے کیا بتاتا روزانہ اسے انس جلدی آنے نہیں دیتا۔ وہ کوئی نہ کوئی سورہ یا آیت پکڑ کر اسے سے فرمائش کر لیتا۔ چائے بن گئی تو ہانیہ نے خاموشی سے رکھ دی۔ ساتھ اون سے کیک پیس گرم کیا نکال کر رکھا اور پانی کا گلاس بھر کر خاموشی سے باہر نکلنے لگی جب ہارون نے اسکی کلائی تھام لی۔ ہانیہ نے غصے سے سرخ ہوتی اس سے اپنا آپ چھڑوایا۔ میں تھپڑ بھی لگا سکتا ہوں۔ اور میرا خیال ہے اس کے بنا تم سمجھتی بھی نہیں ہو۔ ہاں تو مار لیں بلکہ ایک ہی بار مار لیں، مجھے "اور دوسری شادی کر لیں۔ اس طرح راتوں کو لیٹ گھر بھی آنا نہیں پڑے گا۔ ہانیہ ہارون نے غصے سے دیکھا۔ مجھ پر شک نہ کیا کرو۔ ہاں میں ملنے گیا تھا مگر اپنے بھائی سے انس کے پاس جاتا ہوں میں، اور جو فون کالز میں کسی کے سامنے نہیں اٹھا سکتا وہ بھی اسی کی ہوتی تھی۔ مگر اب صبح وہ واپس آ رہا ہے اس لئے مجھے کوئی ڈر نہیں نہ ہی اسکے وعدے کی فکر۔۔ ہارون نے غصے سے اسے سچ بتا دیا۔ ہانیہ کی آنکھیں کی کھل گئی بے حد حیران ہو کر دیکھنے لگی۔ انس؟ انس مل گیا آپ کو؟ وہ گم کب ہوا تھا مجھے پتا تھا وہ کہاں رہتا ہے۔ جب پتا تھا تو بتایا کیوں نہیں ہانیہ نے چیخ کر کہا آہستہ بولو ہارون نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔ تم مجھے معاف کر دو ہانیہ میں تین دن اپنی بیٹی اور تم سے ملنے نہیں آ سکا۔ برہان کو سانپ نے کاٹ لیا تھا وہ ہسپتالز تھا۔ میرا اس کے پاس رکنا ضروری تھا۔ اگر میں تمہیں بتاتا تو تم پریشانی سے اپنا بی پی خراب کر لیتی۔۔ سانپ؟؟ ہانیہ آج حیران پر حیران ہو رہی تھی ہارون نے اسے سب شروع سے لے کر آخر تک بتاتا گیا۔ آپ مجھے پہلے بھی بتا سکتے تھے کتنا روٹی میں اور کیا کیا۔ سمجھ رہی تھی۔ مجھے معاف کر دیں ہارون۔ مجھے خوشی ہے تمہیں کم سے کم میری فیملی کی تو

123 Tery Naam Ki Dharkan

فکر ہے۔ ہارون چائے کا سپ لیتے عجیب سے انداز میں بولا۔۔۔ ہارون آپ مجھے۔۔۔ ہانیہ انس آ رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں اب اہل اسکے روم میں شفٹ ہو جائے آئی ہو پ تمہیں کوئی ایشو نہیں ہو گا۔ میری طرف سے بے فکر رہو میں نہیں آؤں گا تمہارے روم میں۔۔۔ ہارون آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں۔۔۔ ہانیہ نے اسکی بازو پر ہاتھ رکھا۔ جو ہارون نے نہایت نرمی سے تھپک کر اٹھا دیا۔۔۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا ہانیہ میری بیوی مجھ پر ٹرسٹ نہ کرے وہ شادی کے اتنے سال بعد۔۔۔ ہارون ایم سوری۔۔۔ میرے دل میں اب تمہاری وہ جگہ نہیں رہی ہانیہ تم چاہو اب بھی کوئی الزام مجھ پر لگا سکتی ہو۔۔۔ ہارون بس کریں۔۔۔ آپ مجھے ایسے سزا دیں گے اب وہ چاہتی تھی وہ اسے منائے مگر انیہ کی رونے کی آواز پر وہ مڑی دروازے کی طرف دیکھ کر جم گئی۔۔۔ ہارون نے زور سے آنکھیں بند کی۔۔۔ وہاں اہل کھڑی تھی۔۔۔ وہ انیہ اٹھ گئی تھی۔۔۔ میں کب سے آپکو ڈھونڈ رہی تھی فیڈر میں نے پلا دیا مگر پھر بھی نہیں سو رہی تھی۔۔۔ اس کے چہرے سے لگ رہا تھا اس نے کچھ نہیں سنا۔۔۔ ہانیہ نے انیہ کو لیا۔ تو وہ پلٹ گئی۔ ہانیہ نے گہری سانس لی شکر ہے اس نے کچھ سنا نہیں۔۔۔ آج نہیں سنا کل تو اسے پتا چل ہی جائے گا انس نے اسکے بابا سائی کے ساتھ کیا کیا۔۔۔ مجھے نہیں لگتا اسے برا لگے گا۔۔۔ ان کی وجہ سے اہل نے بہت سرف کیا ہے۔۔۔ اب تم جا کر سو جاو کافی رات ہو گئی ہے ہارون نے کیک کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔۔۔ ہانیہ انیہ کو سینے سے لگائے رو دی۔ میری یہی سزا ہونی چاہیے ہارون میں نے آپ کو خود سے دور کیا۔۔۔ آپ بھی یہی کریں۔۔۔

تو آپ نے میرا بدلہ لے لیا انس مگر اللہ کے لئے واپس مت آئیں۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ آپ میرے علاوہ بھی کسی کے شوہر ہیں۔۔۔ آپ کیتھرین کے ساتھ ونی رہیں، مجھے نہیں سامنے جانا آپ کے مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔ اہل نے ہچکیوں سے روتے اپنے نکاح کی تصویر سے کہا۔۔۔ آپ کا تو بے بی تھا نہ انس۔۔۔ آپ پھر کیوں آرہے ہیں۔۔۔ یہ گھر تو آپکا ہے آپ آ سکتے ہیں۔۔۔ میں چلی جاؤں گئی۔ صبح میں ہارون بھائی سے کہوں گئی مجھے کہیں چھوڑ آئیں۔۔۔ میں آپکے آنے سے پہلے چلی جاؤں گئی۔ اہل نے خوف سے سر گھٹنوں میں چھپا لیا۔۔۔

انس سے ملتے سب اتنے آن دیدہ ہو گئے۔۔۔ کتنی کتنی دیر وہ سب گلے لگا رہا۔۔۔ ہانیہ نے اسکی نظر اتاری تو ممانے اسکو چوم چوم کر پاگل کر دیا۔۔۔ اور کبھی نہ جانے کا وعدہ لے لیا۔۔۔ اہل رات دیر سے سونے کی وجہ سے سوئی تھی ویسے بھی جب سے انیہ آئی تھی وہ رات جاگتی اور دن میں سوئی تھی اس لئے وہ اب تک سوئی تھی۔۔۔ انس نے پورے گھر پر نظر ڈالی۔۔۔ اہل کہاں ہے ماما وہ جھجکے بنا پوچھ رہا تھا۔۔۔ بہت جلدی یاد آگئی اسکی باری نے شرمندہ کرنا چاہا۔ آپ تو مت ہی بولیں انس نے خفگی سے کہا۔۔۔ مجھے ہنی بھائی نہ ڈھونڈتے تو آپ نے کونسا مجھے ڈھونڈ لینا تھا۔ میں تیرا سکھا بھائی وہ سوتیلا۔۔۔ برہان نے دانت پیسے۔۔۔ ہارون یک دم وہاں سے چلا گیا۔۔۔ بھائی ناراض ہو گئے کیا برہان نے پوچھا، انس نے کندھے اچکائے۔۔۔

برہان تیزی سے اس کے پیچھے گیا۔۔۔ وہ اپنے کمرے میں بیٹھا پانی پی رہا تھا۔ سوری بھائی آپ ناراض ہو گئے میں نے

میں نے اُسے مزاق سے کہا تھا۔ ورنہ آپ جانتے ہیں میں نے کبھی ایسا سوچا بھی نہیں۔۔۔ وہ اسکے گھٹنے کو پکڑ کر زمین پر بیٹھ گیا۔ کیا کر رہے ہو یار“ ہارون نے اٹھایا تو برہان نے زبردستی سر اسکے گھٹنے پر رکھ لیا۔۔۔ آپ نے ہم سب سے ایک باپ بن کر محبت کی ہے بھائی۔۔۔ اور ہم تو آپ کی محبت کا قرض نہیں اتار سکتے۔۔۔۔۔ ”اور تم جیسے ریکارڈ فیلٹر انسان کو اپنی کمپنی میں جاب بھی دی ہے بسکل نے دانت نکال کر کہا۔۔۔“ اس کے پیچھے پیچھے سب اندر آ گئے۔۔۔ آپ لوگ میرا روم تو گندہ نہ کریں ہارون نے چڑ کر کہا۔ ہم نہیں جا رہے یہاں سے کہیں نکال کر دکھائیں انس ڈھائی اس سے چپک کر بیٹھ گیا۔۔۔

اتل سوئی اٹھی تو سب کی آوازیں اوپر سے آرہی تھیں وہ انیہ کو پکڑنے اوپر چلی گئی۔۔۔ اسے رات والا واقعہ بالکل بھول گیا اور اس کے وہم گمان میں بھی نہیں تھا، انس اتنی جلدی بلکہ اگلے ہی دن آ جائے گا۔۔۔ خمار آلودہ شہد رنگ آنکھیں مسلتی وہ اوپر گئی۔۔۔ گلابی سوٹ میں وہ سیب جیسے گالوں کے ساتھ خود بھی لال سیب ہی لگ رہی تھی۔۔۔ اپنی اچھے شہد رنگ لئیر کٹ بال جو کچھ دن پہلے بسکل نے کاٹے تھے ان کو ایک سائنڈ پر گرا دیا جن میں کچھ کالی لٹیں نظر آرہی تھیں۔ یہ بال بھی اسکے قدرتی دو رنگ کے تھے۔۔۔ مفرل کی طرح دوپٹہ لاپرواہی سے لئے وہ ہارون کے کمرے میں گئی۔۔۔ اتنے لوگوں میں اس نے ہارون کی دوسری طرف بیٹھے وجود پر غور نہیں کیا۔۔۔ اور بیڈ پر بیٹھی ہانیہ کی طرف ہاتھ کئے میری انیہ۔۔۔ وہ اسے پکڑ کر چوم کر وہی بیٹھ گئی۔۔۔ کمرے میں یک دم چھا جانی والی خاموشی کو اتل نے محسوس نہیں کیا۔۔۔ سب اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔ میں چلتا ہوں آفس ہارون نے کہا، چلو برہان اس نے اسے بھی اٹھایا۔۔۔ مجھے علی کے لئے پیڑہ بیک کرنا تھا میں آتی ہوں۔۔۔ مجھے دوائی کھانی ہے مسز عباس اٹھی میں بھی چلتا ہوں لیٹ ہو رہا ہوں۔۔۔ میں ہارون کو ہائے بول آؤں ہانیہ بھی چلی گئی۔۔۔ پانچ منٹ میں کمرہ خالی ہو گیا۔۔۔ انس صرف اسکی پشت دیکھ رہا تھا اور اسکے مسکراتے گال کی ایک سائنڈ۔۔۔ اوہ میرا بچہ چاچی کی جانو بنے گی۔۔۔۔۔ علی کی طرح بولو گئی نہ۔۔۔ کب بڑی ہو گئی۔۔۔ اتل نے بے صبری سے پوچھا۔۔۔ تمہیں میں پڑھاؤں گئی۔۔۔ اور جبکہ کر اسے بتانے لگی۔۔۔ ہم بھی چلیں ہم نے بریک فاسٹ کم لنچ کرنا ہے۔۔۔ انیہ اور وہ کھکھلا کر ہنسی۔۔۔ اتل نے اسے اٹھایا اور بال پیچھے جھٹکے اور مڑی دروازے کی طرف جاتے وہ چونک کر پلٹی صوفے پے بیٹھے وجود کو دیکھ کر پہلے پہچانی نہیں۔۔۔ وہ کافی بدل گیا تھا۔ اسکی صحت کافی اچھی ہو گئی تھی۔۔۔ پہلے سے زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔ ہلکی ہلکی داڑھی مردانہ وجاہت کا خاصہ تھی۔۔۔ چہرے پر چھائی گہری خاموشی اسے لگا وہ تصویر ہے۔۔۔ انس وہ بولی۔۔۔ انس کی دھڑکن یہاں آ۔۔۔ وہ ڈر گئی۔۔۔ اس کے اس طرح بلانے سے رات کے سب واقع آنکھوں میں گھوم گئے انیہ کو بیڈ پر رکھ کر وہ بھاگ گئی۔۔۔

125 Tery Naam Ki Dharkan

انس نے بالوں میں ہاتھ پھیرے۔۔ بہت زیادہ ناراض ہے یہ تو شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی۔ وہ مسکرایا۔۔ آپ منانے بھی آتا ہے ہمیں ”مسز انس“ سلکی بال واپس اسی طرح پیشانی پر گر گئے۔۔ انس نے انیہ کو پکڑا جو رونے لگ گئی تھی۔۔ ابھی تو آپ سے چاچی اتنی باتیں کر رہی تھی اور آپ کے کیوٹ مکھڑے سے چاچی سننے کے لئے بے تاب تھی۔۔ اب چاچا کو دیکھتے بھاگ گئی۔۔ کیا زیادہ برا لگ رہا ہوں۔۔ اس کی بات پر انیہ کو پتا نہیں کیا سمجھ آئی وہ ہنس دی۔۔ انس نے بھی اسکے ڈیمپل چومے آپ تو بالکل اپنے پایا جیسی ہیں۔۔۔ وہ اسے جھلاتے باہر لایا۔۔ کہاں گئی چاچی کچھ تو بتاوانی بے بی۔۔ انس نے انیہ سے پوچھا۔۔ اس کی باتوں سے انیہ کی کھل کھل نکلتی گئی۔۔ گندہ بچہ چاچو کی سچویشن پر ہنستا ہے۔۔ انس نے اسکی ناک اپنی ناک مس کی۔۔ انیہ نے ماسنڈ کر لیا اس لئے رونے لگ گئی۔۔ وہ اپنی ناک پر پیار نہیں کرنے دیتی تھی۔۔۔“ ہانیہ کچن سے نکلی اور اسے پکڑ لیا۔۔۔ اور انگلی سے سٹور کی طرف اشارہ کیا۔۔ وہاں جاؤں اب؟ انس نے منہ بنایا۔۔۔ رومینس کے لئے سب سے بری جگہ ڈھونڈی وہ منہ میں بڑبڑا کر اس طرف چل دیا۔۔ ہانیہ ہنستی کچن میں چلی گئی۔۔ انس نے سٹور کے دروازے کو پیش کیا تو وہ کھل گیا۔۔ اندر اندھیرا تھا۔ مگر کسی کی دبی دبی سسکیوں کی آواز آرہی تھی۔۔ انس نے لائٹ اون کی۔۔ مگر وہ تب بھی نظر نہیں آئی سارا سٹور دیکھنے کے بعد بھی نظر نہیں آئی تو انس نے لائٹ اوف کر کے دروازہ بند کر دیا۔۔ ائل کو لگا وہ چلا گیا ہے اس لئے آرام سے الماری کا پٹ کھول دیا، تاکہ سانس آئے۔ انس کی سیکریٹ پینے کی عادت جوں کی توں تھی شراب چھوڑ دی تھی مگر اسے چھوڑ نہیں سکا تھا۔ لیٹر ابھی بھی پاکٹ میں تھا اسے جلایا۔ تو ائل نے منہ پر کپڑے کر لئے۔۔ انس اس تک گیا اور ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی طرف کھنچا۔۔ ”مجھے چھوڑ دیں۔ پلیز ائل مچلی۔۔۔ نہیں چھوڑ سکتا، اپنی ائل کو انس نے لیٹر رکھ کر اسے پکڑا۔۔ بہت رہ لیا الگ الگ“ میں مر جاؤں گئی آپ واپس چلے جائیں۔۔۔ میں نہیں جا رہا ماما سے پراس کر لیا۔۔ ہے اسکی کمر کے گرد ہاتھ باندھتے وہ بولا۔۔ مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ آپ مجھے میرے بھائی کے پاس چھوڑ آئیں۔۔ تم میری وائف ہو اور میری اجازت کے بنا کہیں نہیں جاسکتی۔۔۔ وہ تڑپ کر الگ ہوئی۔۔۔ مجھے معافی تو مانگئے دو میری

1 26 Tery Naam Ki Dharkan

ہارٹ بیٹ "انس نے اسکا چہرہ پر جھک کر اسکے ہونٹوں کا رس پیا۔۔۔۔۔ انس کو معافی مانگنے کا یہ طریقہ ہی درست لگا۔۔۔ اسے لگا لفظوں سے وہ کبھی مداوا نہیں کر پائے گا۔۔۔ اور لفظ اٹل کے کسی کام آنے بھی نہیں تھے۔۔۔ وہ اس پر جھکا اپنے عمل سے اپنے الفاظ کی تشریح کر رہا تھا۔۔۔ مگر اٹل کو صرف انس کی آخری کال یاد تھی اور کتھرین یاد تھی۔۔۔ وہ کیسے انس کے عمل پر یقین کر لیتی۔" انس کو کافی دیر بعد جب احساس ہوا کے اٹل کا سارا وزن اسکے بازو پر ہے۔۔۔ تو وہ سیدھا ہو کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔ انس کی سانس اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی کیونکہ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ اوٹ اسکی باہوں میں وہ جھل گئی تو انس جلدی سے اسے باہر لایا اور کمرے میں جا کر لٹایا۔۔۔ "ہائے اللہ" آتے اس معصوم کو بے ہوش کر دیا۔۔۔ بسکل نے اسے جھاڑا میری غلطی نہیں ہے بھابی۔۔۔ انس نے پریشانی سے کہا۔۔۔ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔ ہمیں کیا پتا کیا کر دیا۔۔۔ جو بچی کی جان پر بن آیا۔۔۔ پچھلے چھ مہینوں سے وہ پری کا انتظار کر رہی تھی اب تم نے اسے پریوں کے پاس پہنچا دیا۔۔۔ بسکل کی زبان فراٹے بھرنے لگی۔۔۔ ہانیہ نے ڈاکٹر کو فون کیا۔۔۔ انس مسلسل اسکے ہاتھ چوم رہا تھا۔۔۔ اسے بسکل کی گھوری کی پروا بھی نہیں ہوئی۔۔۔ وہ تب تک اس کے پاس سے نہیں اٹھا جب تک ڈاکٹر نے تسلی نہیں دی۔۔۔ شی بی آل رائٹ کسی چیز کے ڈر سے بے ہوش ہو گئی ہیں۔۔۔ آپ انہیں خوش رکھیں۔۔۔ اور کھانے کا دھیان۔۔۔" ٹھنکس انس ڈاکٹر کو باہر چھوڑ آیا۔۔۔

ڈاکٹر کو باہر چھوڑ کر وہ واپس اٹل کے پاس چیئر رکھ کر بیٹھ گیا۔۔۔ بسکل نے دانت پیسے ہٹ بھی چکو اب میاں۔۔۔ ہماری باربی آپ سے ناراض ہے۔ انس نے ایک نظر بسکل کو دیکھا۔۔۔ آپ باری بھائی کی وائف ہیں نا؟ انس نے کہا۔۔۔ تمہیں نہیں پتا؟ بسکل کو غصہ آیا۔ آپ کو پتا ہے باری بھائی کا بیٹا اٹل کو چاچی بولتا ہے۔۔۔ پتا

127 Tery Naam Ki Dharkan

ہے بسمل نے تڑخ کر کہا۔۔ آپ کو نہیں لگتا بنا چچا کے چاچی نہیں بن سکتا کوئی“ وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولا۔۔ بسمل اسے گھورتی باہر چلی گئی۔۔ آپ اپنی دیور کی زبان تو مجھ سے لمبی ہے۔ بسمل نے کچن سلیب پر کوٹ میں سے انیہ کو پکڑتے ہانیہ کو کہا۔۔ ہانیہ مسکرا دی۔۔ پھر کام میں مشغول ہو گئی۔۔ آپ پریشان ہیں وہ کھانے میں سرسری نظر ڈالتے پوچھنے لگی۔۔ نہیں“ ہانیہ کیسے بتاتی اسکی زندگی ہی اس سے ناراض ہے۔۔ وجہ بھی تو کوئی نہیں تھی۔۔ شوہر کو منانے کا سب سے آسان طریقہ کیا ہوتا ہے بسمل اب فریج کھول رہی تھی۔۔ پتا نہیں مجھے تو ہمیشہ ہارون مناتے ہیں کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی۔۔ ہانیہ کی آنکھیں بھرا گئی۔۔ آپ کو پتا ہے جب باری مجھ سے ناراض ہوتا ہے تو میں کیا کرتی ہوں؟ کیا؟؟ ہانیہ نے کام سے ہاتھ روک کر پوچھا“ میں اسکا سر نہ پھاڑ دوں ناراض ہو وہ مجھ سے وہ تڑخ کر بولی۔۔ اتنا مارتی ہوں اسے ماننا پڑتا ہے۔۔ ہانیہ ہنس دی۔۔ تمہاری بات الگ ہے۔۔ باری بھائی مار کھا سکتے ہیں۔۔۔ مگر..... مگر کیا؟؟ اور چوری سے انیہ کے منہ کو پھل کا رس لگانے لگی۔ تاکہ ہانیہ نہ دیکھ لے۔۔ اور انیہ نے منہ بنایا۔۔ مگر سارا اندر لے گئی۔ شائد اسے کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔“ کچھ نہیں بسمل تم اسے لے جاؤ۔۔ ہانیہ نے مصروف انداز میں کہا۔۔

انس نے بے ہوش اٹل پر کمرل درست کیا اور اسکا معصوم حسن دیکھنے لگ گیا۔ تم تو بہت پیاری ہو گئی ہو۔۔ اللہ نے تمہیں میرے لئے ہی تو بنایا ہے۔۔ انس نے اسکا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا اور اسکے بال چہرے سے ہٹائے۔۔

128 Tery Naam Ki Dharkan

مجھ جیسے ناشکرے بندے کے ساتھ یہی ہونا چاہیے اتنی پیاری وائف ملی اور چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔ بھلا پاکستان میں کسی ڈگری کی کمی تھی۔۔۔ وہ تاسف سے بولا اور الماری میں اپنے کپڑے سیٹ کرنے لگا۔۔۔ اپنا روم تین گھنٹوں کی انتہائی محنت کے بعد اس نے سیٹ کیا۔۔۔ بسکل کب سے ونڈو سے جھانک رہی تھی۔۔۔ صدمے سے اسکی آنکھیں کھولی تھی۔ ”ہائے اللہ“ میرے نصیب میں وہ بندر لکھا تھا۔۔۔ اور یہاں اسی کے بھائی ہیں ایک جو رو کا غلام پر نس پر نس کرتا نہیں تھکتا۔۔۔ اور دوسرا اتنا سکھڑ۔۔۔“ انس اپنے لئے ایک سوٹ سلیکٹ کر کے اپنے ساتھ لگا کر دیکھنے لگا۔ پھر بنا آواز کئے تیار شاہر لینے چلا گیا۔۔۔ بسکل بھی دل پر ہاتھ رکھتی چلی گئی۔۔۔

شاہر لے وہ واپس آیا تو اٹل چہرے کے نیچے ہاتھ رکھ سو رہی تھی۔۔۔ اٹھ جاو باربی پہلے ہی آپ دوپہر تک سوتی رہی ہیں انس نے شرارت سے گیلے بال اس پر ہاتھ سے جھٹکے، اٹل کسمائی۔۔۔ وہ ٹاول سے بال خشک کرنے لگا۔۔۔ اٹل کی آنکھیں کھولی تو ایک بار بھی انس کو گتلا کر تیار ہوتے دیکھ کر جان جل گئی۔۔۔ انس نے گیلا ٹاول اس کے منہ پر اچھالا ”اٹل نے اندر اسکے افٹر شیو اور شیمپو کی ملی جلی خشبو رچنے بسنے لگی۔۔۔ وہ کمبل ہٹا کر باہر نکلی۔۔۔ خبرادر جو تمہارا پاؤں زمین پر لگا۔۔۔ ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔۔ انس کی بات پر اسکے پسینے چھوٹ گئے۔

کیا ہوا باربی ڈول انس نے مسکرایا۔۔۔ اور بڑے سٹائل سے چلتا اس تک گیا۔۔۔ جتنی چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔ ابھی تک اتنی ہو، کھاتی پیتی نہیں ہو؟ کیا یہ لوگ کھانا نہیں دیتے۔۔۔ ”دیتے ہیں“ انس کی بات کا مطلب سمجھے بنا اس نے سر اٹھا کر کہا۔۔۔ اس وقت اسکا پورا بدن کانپ رہا تھا اور خوف سے حلق خشک ہونے لگا تھا۔۔۔

129 Tery Naam Ki Dharkan

"کیا دیتے ہیں کھانے کو؟ مجھے تو لگتا میرے پیچھے سے تم پر ظلم ہوتا رہا ہے۔۔۔ باہ ظالم سسرالی،!" ائل کا حلق کڑوا ہو گیا۔۔۔ وہ انس کا مزاق سمجھنے بنا بھپھری۔ ظالم یہ نہیں آپ ہیں۔۔۔ آپ چلے جائیں یہاں سے مجھے شکل بھی نہیں دیکھنی آپکی۔ ائل کے چیخنے پر ہانیہ مسز عباس بسکل اندر آ گئے۔۔۔ انس کا تنفس تیز تیز چلنے لگا۔۔۔ ائل انس نے اس کے شانے تھامے۔۔۔ تم مجھے معاف۔۔۔ "معافی معافی معافی" کس بات کی معافی چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟ یہاں چھوڑ کر جانے کی دوسری شادی کرنے کی۔ فون کال پر اپنے بے بی کی نیوز اور کیتھرین سے شادی کی۔۔۔ نیوز دینے کی؟ یا بنا مٹھائی کے یہ خبر سنانے کی؟ آپ کی وجہ سے میں گری تھی اور قومہ میں چلی گئی۔۔۔ آپکی وجہ سے میں نے اتنے سال کرب میں گزارے اب آپ آ کر کہتے ہیں "سوری"؟ کیا بیوی اور بچے نہیں لائے ساتھ؟ یا اسے پاکستان سے الرجی ہے۔۔۔ ٹھیک ہے آپ نے میرا بدلہ لے لیا۔۔۔ میں احسان مند ہوں آپکی اب مجھے میرے بھایا کے گھر چھوڑ آئیں۔۔۔ مجھے اس گھر میں بھی نہیں رہنا جہاں آپکا وجود سانس لیتا ہوں۔۔۔ جہاں آپکی دھڑکنیں شرک کرتی ہوں۔۔۔ ائل اسکی سائڈ سے نکل گئی۔۔۔ وہ وہی ششدر کھڑا رہ گیا۔۔۔ تو وہ فون کال ممانے نہیں ائل نے اٹھائی تھی؟ میری وجہ سے اس نے جان بوجھ کر۔۔۔ انس کو فون کال پر کچھ کرنے کی آواز یاد آ گئی۔۔۔ اور پھر اس کے بعد چھا جانے والی جاموشی۔۔۔۔۔ "وہ معمہ بھی آج حل ہو گیا تھا۔۔۔ اس طرح؟؟ انس کے آگے کالے سائے لہرا گئے۔۔۔ ہانیہ اور بسکل باہر چلی گئی۔۔۔ جبکہ ممانے تاسف سے اسے دیکھا۔۔۔ انس اگر تم شادی کر چکے تھے اور اپنی اچھی لائف گزار رہے تھے تو کیوں اس بچی کو آ کر تنگ کیا۔۔۔ ہم جی ہی رہے تھے نہ بیٹا، تمہارے بنا جی لیتے تم نے کبھی سوچا اگر کوئی یہی شیزہ کے ساتھ کرتا؟ "مما، وہ صدے سے بولا۔ شیزہ میری چھوٹی بہن ہے۔۔۔ اور ائل تو اس سے بھی چھوٹی ہے انس۔۔۔ وہ بھی تو کسی کی بہن ہے۔ تمہیں زرا شرم نہیں آئی۔۔۔ تم آنے سے پہلے اسے تعلق بھیج دیتے۔۔۔ کم سے کم اس کے زخم ہرے تو نہ ہوتے۔۔۔ وہ جب سے ٹھیک ہوئی ہے اس نے ایک بار بھی تمہارا نہیں پوچھا تھا۔ یہ بات جہاں سکون کا باعث سے وہی عجیب لگتی تھی۔ ایسا لگتا تھا وہ تمہارے بارے میں ساری میمری بھول گئی ہے۔۔۔ مگر اب جو شرمندگی مجھے ہو رہی ہے انس۔ وہ لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتی۔۔۔ مجھے کتنا آرمان تھا انس اسے تمہاری دلہن بنانے کا۔۔۔ اس نے صرف ایک بار تمہارا نام لیا تھا، جب وہ قومہ سے باہر آئی تھی اس کے بعد ائل کے منہ سے یہ لفظ کسی نے نہیں سنا۔۔۔ تو وہ جاموشی سے زہر پی رہی تھی۔۔۔ اچھا ہوتا تم ہمیں بھی یہ زہر پلا دیتے کم سے کم اتنی شرمندگی تو نہ ہوتی۔۔۔ ممباہر چلی گئی۔۔۔ انس وہی کھڑا رہ گیا۔۔۔ جو گناہ اس سے ہوا ہی نہیں تھا اسکی سزا آج اللہ نے اس طرح منتخب کر دی تھی۔۔۔

130 Tery Naam Ki Dharkan

بسمل نے گلا کھکا رہا، برہان آج پہلے دن آفس گیا تھا۔ اور ابھی چند منٹ پہلے واپس آیا تھا۔ نا جانے وہ کیوں خوش تھا۔ بسمل کی نظر اسکی پاکٹ پر لگے پھول کی طرف گئی۔۔۔ باری "جی" وہ جوتے اتارتے بولا۔۔۔ تم نے دوسری شادی کرنے کے بارے میں کبھی سوچا؟۔۔۔ سوال بہت تمیز سے آیا تھا۔ مگر وہ ٹھٹھکا، چونکا۔ ہاتھ روک کر تحیر سے اسے دیکھنے لگ گیا۔۔۔ کیوں پوچھ رہی ہو؟ وہ رسان سے بولا کیونکہ بسمل نے کبھی اس پر شک نہیں کیا تھا بے شک وہ یونیورسٹی میں جیسا بھی تھا۔ متلنی کے بعد سے اس نے کبھی کسی لڑکی سے دوستی کا سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ ایک تو اس کے پاس ان کا وقت نہیں تھا۔ دوسرا وہ بسمل کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اور بسمل اگر یہ سوال پوچھ رہی تھی وہ بھی تمیز سے تو کوئی گڑبڑ کی نشانی تھی۔۔۔ یہ پھول وہ پھول کی طرف اشارہ کر کے بولی۔۔۔ او ہاں۔۔۔ باہر گارڈن سے توڑا تھا تمہارے لئے، وہ اسکی کلائی تھام کر اپنے قریب کر کے اسکے بالوں میں لگانے لگا۔۔۔ بھول گیا تھا علی جو پیچھے پڑ گیا تھا باہر۔۔۔ اسکے بالوں میں پھول لگا کر برہان اپنے کپڑے نکالنے لگا۔۔۔ وہ ابھی بھی وہی بیٹھی تھی۔۔۔ برہان فریش ہو کر آیا وہ تب بھی گم صم تھی۔۔۔ کیا ہوا ہے؟

بسمل تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟ برہان کو تشویش ہوئی؟ باری وہ انس نے دوسری شادی کی ہے اور اسکے بچے بھی ہیں۔۔۔ وٹ برہان کے ہاتھ سے پانی کا گلاس چھونٹے بچا۔۔۔ بسمل نے اسے ساری بات بتادی۔۔۔ برہان کو بہت غصہ آیا۔۔۔ وہ باہر گیا اور سیدھا انس کو آوازیں دینے لگا۔۔۔ ہارون ابھی اوپر نہیں گیا تھا باہر ہی انیہ کے ساتھ لگا تھا چونکا۔۔۔ کیا بات ہے شور کیوں مچا رہے ہو۔۔۔ ہارون نے پوچھا۔ آپ کو پتہ ہے یہ ہماری ناک کے نیچے ہمیں دو کھا دے گیا۔۔۔ ہم سمجھتے رہے یہ اس لئے نہیں آتا اسے اٹل کا دکھ ہے مگر بھائی اسے دکھ نہیں تھا۔۔۔ یہ عیاشی میں لگا تھا۔۔۔ آپ کو پتہ ہے اٹل اسکی وجہ سے گری تھی۔ انس سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔ ہاں وہی قصور وار تھا سب کا۔۔۔ یہ شادی چکا ہے کسی کیتھیرن سے۔۔۔ برہان نے بسمل کی بتائی ڈیٹیل اسے بتائی۔۔۔ یہ سچ کہہ رہا ہے؟ ہارون نے کڑے تیوروں کے ساتھ اسے پوچھا؟ نہیں بھائی سارا سچ نہیں ہے۔۔۔ میں مانتا ہوں کیتھیرن میرے گھر رہتی رہی ہے اور وہ پریگنٹ تھی مگر۔۔۔۔۔ چٹاخ چٹاخ چٹاخ۔۔۔ ہارون کا تھپڑ اسے لڑکھڑانے پر مجبور کر گیا۔۔۔ بھائی میری بات سنے۔۔۔ وہ اپنی صفائی دینا چاہتا تھا۔۔۔ کیا سنو یہی کے تم حرام حلال کی تمیز بھول گئے تھے۔۔۔ تمہاری وجہ سے وہ دو سال سے زیادہ قومہ میں رہی۔۔۔ تم نے کال کی تھی؟ اپنے گھٹیا حرکت بتانے کے لئے۔۔۔ بھائی میں نے کال کی تھی مگر۔۔۔۔۔ چٹاخ چٹاخ چٹاخ۔۔۔ ہارون نے لا تعداد تھپڑ اسے صدمے میں گھیر گئے۔۔۔ اٹل نے اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر گھٹی ہوئی آوازیں روکی۔۔۔ اتنے شور سے انیہ رونے لگ گئی۔۔۔ ہانیہ نے اسے پکڑا اور چپ کروانے لگی۔۔۔ "اسے لے کر جاو، ہارون کی آواز پر ہانیہ بھی سہم گئی۔۔۔ اور اندر چلی گئی۔۔۔ تم میری آنکھوں میں دھول جھونکتے رہے ہو۔۔۔؟ اب کے انس نے کوئی صفائی نہ دی وہ جان چکا تھا اسکی اب کسی بات پر کوئی یقین نہیں کرے گا۔۔۔ ہاں وہ سزا کا مستحق تھا اسکی وجہ سے اٹل نے اتنی کرب ناک زندگی گزاری تھی۔۔۔

131 Tery Naam Ki Dharkan

وہ اپنے بھایا کے سینے سے لگی اتنا روئی جتنا رو سکتی تھی۔۔ ہارون اسے لے آیا تھا وہ کسی کے بھی لاکھ سمجھانے پر وہاں رکنے پر تیار نہیں تھی۔۔ شروش اس نے نظر ملا کر بمشکل بات کر سکا۔۔ کیونکہ وہ بالکل اینارمل لگ رہی تھی۔ ہارون چلا گیا تو وہ اداس ہو گئی۔۔ اسے ابھی سے سب کی یاد ستانے لگی۔ “مگر ایک نہ ایک مجھے وہ گھر چھوڑنا ہی تھا اہل نے سوچا اور خود کو سمجھانے لگی۔

”ہارون کب تک ناراض رہے گے مجھ سے آفس میں ہانیہ نے اسے دیکھ کر کہا۔۔“ اپنا کام کرو جا کر ہارون نے غصہ ضبط کرتے کہا۔۔ ، اسی وقت انیہ کے رونے کی آواز پر ہانیہ اپنے آفس کی طرف چلی گئی۔۔ ہارون نے کیمرے سے منسلک ٹیب اون کیا۔ وہ اسکا فیڈر کور سے فیڈر نکالتی آنسو صاف کر رہی تھی۔۔ ہانی نے اسے چپ کر دیا اور کوئی فائل کھول کر اسے کچھ دیکھانے لگی۔۔ ہانیہ نے ایک نظر فائل کو دیکھا۔ ہارون نے ٹیب بند کر دیا۔ یعنی اب وہ مصروف ہو جائے گی۔۔ مگر یہ ہارون کی خام خیالی ہی تھی۔ چند منٹ بعد رائیہ ہارون کے پاس آگئی۔۔ سر اسے ایک بار پڑھ کر سائن کر دیں۔۔ ہارون چونکا یہ وہی فائل تھی۔۔ ہارون نے فائل لی۔ یہ ہانیہ میڈم کروا لیتی۔۔ وہ سرسری سے بولا۔۔ میڈم نے کہا ہے۔ آپ اس کمپنی کے مالک ہیں۔ اس لئے آپ کے پاس جاؤں۔“ اچھا، ہارون کے چہرے پر مسکراہٹ آ کر دم ہو گئی۔

انس نے بہت ہمت جمع کر کے ساری بات ہارون کو بتانے کا سوچا مگر وہ تو اسکی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا۔۔ اس لئے اس نے میل میں ساری بات لکھ کر سوری کارڈ کے ساتھ اسے میل پوسٹ کر دی۔۔ ابھی ہارون یہی پڑھ رہا تھا۔ جب ہانیہ ، انیہ کو لے کر دستک دیئے کرے میں داخل ہوئی۔۔ ہانیہ نے انیہ کو اس کے پاس لٹایا۔ اور خود صوفے پر چلی گئی۔۔ ہارون کمرے سے چلا گیا۔۔ ہانیہ کا تکیہ بھیگنے لگا۔۔ اسے لگا اسکی وجہ سے ہارون چلا گیا ہے۔۔ اس لئے وہ خاموشی سے انیہ کے پاس چلی گئی۔۔ اس کے خیال سے ہارون اب صبح سے پہلے واپس آنے والا نہیں تھا۔۔ ہانیہ کی کچھ ہی دیر میں آنکھ لگ گئی۔۔

ہارون نے انس کا ڈور کھولا وہ بستر پر اوندھا گرا تھا۔۔ آدھے سے زیادہ زمین پر تھا۔۔ ہارون نے فل سپیڈ پر چلتا پنکھا بند کیا۔۔ جانے کونسی آگ میں وہ سلگ رہا تھا جو اتنی سردی میں ہائف سیلوڈ شرٹ اور لونگ ٹیکر پہن کر پنکھا چلایا تھا۔۔ انس “ہارون نے نرمی سے اسے پکارا۔۔ مگر جواب نادار۔۔ ہارون نے جھک کر اسکی ٹانگ ہلائی۔۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھا اور زمین پر گر گیا۔۔ ہارون کے چہرے مسکراہٹ آ گئی۔۔ ہاتھ آگے کر کے اسے اٹھایا۔۔ انس سر جھکائے کھڑا تھا۔۔ اسے پتہ نہیں تھا ہارون میل پڑھ چکا ہے یا نہیں۔۔ ہارون نے اسے یک دم اپنے ساتھ

لگا لیا۔۔۔ سوری یار۔۔۔ زیادہ زور سے تو نہیں لگے تھے تھپڑ۔۔۔ ہارون کی گرفت اتنی سخت تھی انس جیسے بٹے کئے انسان کو لگا اسکی کوئی ہڈی ٹوٹ جائے گی۔۔۔ بھائی۔ آپ نے باری بھائی کی طرح ریلنگ شروع کر دی ہے کیا۔۔۔ میری پسلیاں ٹوٹ جاتی ہے۔۔۔ پہلے بتاؤ تم نے مجھے معاف کیا۔ میں ناراض نہیں تھا بھائی۔۔۔ آپ سے شرمندہ تھا۔ ہارون نے اسے چھوڑا۔ ایم سوری انس "بھائی۔۔۔ وہ اسے روک گیا۔۔۔ بس اب تھپڑ مت مائیے گا۔ آپ کا ہاتھ بہت بھاری ہو گیا ہے۔ ایسا لگتا ہے آپ کو تھپڑ مارنے کی ٹریننگ ملی ہے۔ انس کی بات پر ہارون کی ہنسی کو بریک لگ گیا۔۔۔ ہاؤ! ایک خوبصورت سے گال پر تھپڑ مار مار کر یو گیا ایسا۔ کیا مطلب انس چونکا۔۔۔ کسے مارتے ہیں ہیں؟ کسی کو نہیں ہارون گزبڑایا۔ تم سو جاؤ۔ اور اب فین مت چلانا۔ ہم صبح جا کر اقل کو لے آئیں گے ٹھیک ہے۔ انس کی آنکھیں چمک گئی ٹھیک ہے بھائی آئی لو یو۔۔۔ وہ ہارون سے لپٹ گیا۔ لو یو ٹو شہزادے۔ ہارون اسے بال بگاڑ کر چلا گیا۔

ہارون کمرے میں آیا تو ہانیہ انیہ پر یا تھ رکھے سو رہی تھی۔ ہارون نے آہستگی سے اس پر کھل درست کیا۔ اور نائٹ بلب اوف کر دیا۔ "مگر دھیان اپنی بستر کی دوسری طرف سوئے بے خبر وجود کی طرف تھا جس کی کشش اسے سونے نہیں دے رہی تھی۔۔۔ یہ مجھے ڈسٹرب کر کے اتنے آرام، سے سو رہی ہے۔ ہارون نے بلب کی مدد روشنی میں اس کے خوابدہ چہرے کو دیکھا۔ وہ اسے دیکھنے میں بہت محو تھا جب ہانیہ نے کروٹ بدلی، اب اسکی پشت ہارون کی طرف تھی۔ اس کے لمبے بال ہمیشہ سے ہارون کی کمزوری رہی تھی۔ اس وقت چوٹیا میں تھے۔ جو اس کے نیچے آئی تھی۔ ہارون کا دل چاہا وہ غلام کو جھجھوڑ کر اپنے سینے میں چھپا لے اس کے ریشمی بالوں میں اپنا چہرہ چھپا لے۔۔۔ انیہ کو شائد بھوک لگی تھی وہ اٹھ گئی۔ ابھی اسکی ذرا سی ری رہی ہوئی تھی۔ جب ہارون نے اسے اٹھا لیا تاکہ ہانیہ کی نیند نہ خراب ہو۔

صبح فجر کے وقت ہانیہ کا الارم بجا تو اس نے عادت کے مطابق پہلے انیہ کو دیکھا۔ جو ہارون کے سینے پر سو رہی تھی۔ ہانیہ نے موبائل سے اسکی ہیکر لی۔ اور ذرا قریب ہو کر انیہ کے سر پر بوسہ لیا۔ ابھی وہ اٹھنے ہی لگی تھی جب ہارون نے اسکی کلائی تھام لی۔ انیہ کی وجہ سے وہ ہل نہیں سکتا تھا۔ تم مجھے نماز کے لئے اٹھانے بنا جا رہی تھی۔ "سوری" ہانیہ نے اپنی کلائی چھڑوائی۔ اور نظر ملائے بنا بہت آہستگی سے انیہ کو اس سے اٹھایا۔ ہارون اس کے تاثرات دیکھ کر چونک گیا۔ مگر سر جھٹک دیا۔

اقل میری بیٹی کی طرح ہے اور میں اسے پوری دعاؤں اور رسموں کے ساتھ رخصت کروں گا۔ شروش نے اپنے بازو کے گھیرے میں چھپی اقل کو دیکھتے کہا۔ ٹھیک ہے پھر یہ کام بھی جلد سے جلد ہو جائے۔ انس بپارہ اتنی مار کھا کر چپ تھا کیونکہ اسے اقل کی ناراضگی کی فکر تھی۔ ورنہ وہ سچ اسی وقت بنا سکتا تھا۔ ہم سب سے بھی غلطی ہوئی ہم نے اسکی بات نہیں سنی "اقل نے شرمندگی سے چہرہ چھپا لیا۔ اصولوں تو تمہیں شرمنا چاہیے۔ ہارون نے چھپڑا جس پر سب کے ہتھکے نکل گئے۔ اقل فوراً بھاگ گئی۔ ہانیہ نے اس کے پیچھے گئی تو وہ رو رہی تھی۔ اسکی بھابی بھی پریشان ہو گئی۔ اقل ڈونٹ وری "انس تم سے ناراض نہیں ہے۔ مجھے نہیں کرنی ان سے شادی "اقل نے روتے کہا۔ ان سے کہیں بس مجھے تعلق مت دیں۔ وہ دوسری شادی کر لیں۔ اقل؟ ہانیہ نے صدمے سے اسے دیکھا۔ کبھی تم اس بات پر ناراض ہوتی ہو۔ کبھی یہی آئیڈیا اسے دیتی ہو؟ تم خود کیا چاہتی ہو تم جانتی ہو؟ میں اچھی لڑکی نہیں ہوں آپنی۔ کیوں؟ ہانیہ نے تشویش سے پوچھا۔ اقل نے سر جھکا لیا۔ "اقل" تم انس کی محبت پر شک کر رہی ہو؟ تم سمجھتی ہو وہ اس وجہ سے نہیں آ رہا تھا۔ اقل نے اثبات میں سر ہلایا اور رخ موڑ لیا۔ اقل تم ہارون کی عزت کی پروا کرتی ہو؟ انہوں نے وری فیملی کو فون کر دیا ہے کہ وہ انس کی دلہن لا رہے ہیں۔ اب وہ کیا منہ دیکھائیں گے سب کو۔ ٹھیک ہے تم رہو ایسے ہونے دو ان کو شرمندہ۔ تم کونسا انکو سچ میں بھائی سمجھتی ہو۔ آپنی۔ اقل نے اسکی پشت تھام کر روکا۔ ٹھیک ہے۔

ہانیہ نے مسکراہٹ دبائی۔ وہ جانتی تھی انس اور وہ مل کر اک دوسرے کو منالیں گے۔۔۔ مگر جدائی دونوں کو آگ کی طرح جلا دے گی۔۔۔ اس سے بہتر بچھڑنے کا دکھ کون سمجھ سکتا تھا۔۔۔

آپ کار روکیں گے مجھے کچھ لینا ہے۔ ہانیہ نے ہارون کی طرف دیکھے بنا کہا۔۔۔ نے بنا کچھ کہے کار روک دی۔۔۔ وہ کار سے اترنے لگی جب ہارون نے کہا اسے مجھے دے جاو۔ ہانیہ نے انیہ کو اسے پکڑا دیا۔۔۔ ویسے بھی وہ جاگ رہی تھی اور اسے جاگتے دیکھنے کے موقع ہارون کو بہت کم ملتے تھے۔۔۔ ہارون نے اسکی ننھی سے انگلیوں میں اپنی انگلی تھمائی، جو انیہ نے پکڑ لی۔ ہارون نے اسکو چوما۔۔۔ اسے اس بات کی بہت خوشی ہو رہی تھی انیہ نے اسکی انگلی پکڑی ہے۔۔۔ ہانیہ واپس آئی تو ہارون نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔ جو بیگ چھپا گئی۔۔۔ ہارون نے خاموشی سے انیہ کو اسے پکڑا دیا پکڑاتے بھی اسکا دھیان اس طرف تھا کہ ہانیہ کے ہاتھ میں کچھ تھا جو اس نے جان بوجھ کر ہارون سے چھپا لیا۔۔۔ ہارون نے لب بچھے بھلا ایسا کب ہوا تھا کہ ہانیہ کے کسی پل کی خبر اسے نہ ہو۔۔۔ ڈرائیو کرتے بھی وہ اسکی دوسری طرف پڑے پیکٹ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

انس نے ہانیہ کو انیہ سمیت خوشی سے اٹھا کر گھما دی۔۔۔ اونٹے آرام سے اپنی خوشی میں میرا نقصان نہ کر دینا۔ ہارون کے مصنوعی غصے کی پروا کئے بنا وہ بار بار اس سے لپٹ رہا تھا۔۔۔ بس کرو تھوڑے جذبات اس کے لئے بھی سنبھال کر رکھو جو پریوں سے بچے مانتی ہے۔۔۔ بسکل کی آواز پر وہ صدمے سے اسے دیکھنے لگ گیا۔۔۔ پریوں سے کون؟ انس کو ہنسی آگئی.... تمہاری ہونے والی دلہن، بسکل نے بھانڈا سرے عام پھوڑا۔ انس کی ہنسی کو بریک لگ گیا۔۔۔ اہل؟ اسے یقین نہ آیا وہ اتنی بے وقوف ہے۔۔۔ جی آپکی اہل، میں سمجھا نہیں انس کو لگا اسے سمجھنے میں غلطی ہو گئی ہے۔۔۔ بسکل نے ٹانگیں صوفے پر سیدھی کی۔۔۔ اور قدرے انس کے کان میں جھک کر بولی۔ ایک دفعہ اس نے مجھ سے پوچھا آپ بے بی کہاں سے لائیں گئی۔۔۔ تو میں نے کہہ دیا پری دے کر جائے گئی تب یہ بات میں نے غصے سے کی تھی مجھے لگا وہ مجھے پاگل کر رہی ہے۔۔۔ حالانکہ وہ مزاق کسی سے نہیں کرتی تھی۔۔۔ ایک دن جب وہ نماز پڑھ رہی تھی تو اسکے چہرے پر بہت پیاری مسکراہٹ تھی۔۔۔ میں نے پوچھا کیا مانگ رہی ہو۔ تو اس نے بتایا وہ اس پری کو بلا رہی ہے جو بچے دے کر جاتی ہے۔۔۔ انس نے ہونق پن سے بسکل کو دیکھا۔۔۔ بسکل نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ بھائی مگر وہ تو۔۔۔" وہ جھجکا وہ بسکل کی طرح منہ پھٹ نہیں تھا کہ اپنے گھر کی عورت سے یہ بات کھل کے کر سکتا۔۔۔ وہ تو کیا؟۔۔۔ نفی میں سر ہلا کر اٹھ گیا۔۔۔ بسکل اسے گھورتی رہ گئی۔۔۔

پھولوں اور دل والا سوری کارڈ تھا۔۔۔ ساتھ ایک گفٹ ہارون نے کھولا تو اس میں بہت پیارا آدھا تاج محل تھا۔۔۔ تاج محل کی اس عمارت کے کو دیکھ کر مسرّاز سا رہ گیا۔۔۔ مگر آدھوری تھی۔۔۔ چند لمحوں تک وہ ساکت رہ گیا جب ہانیہ نے اپنی پیشانی اسکی پشت سے ٹکا کر معافی مانگی۔۔۔ ہارون کو پھر سے وہ لمحے یاد آئے جب وہ اسکے پیار کی تذلیل کرتی رہی تھی۔۔۔ اسے جھٹلاتی رہی تھی۔۔۔ ایم سوری مائے پرنس ہانیہ نے اسکی پشت کو چوما۔۔۔ ہارون کا دل گھٹنے لگا۔ وہ اسے ابھی کج آدائی کی سزا دینا چاہتا تھا۔۔۔ اس کے دل میں اب بھی حارث کی محبت تھی۔۔۔ ہارون کے چھوڑ جانے کے وہم۔۔۔ اب وک کسی کمزور لمحے کی نظر اپنے جذباتوں کی تذلیل نہیں کر سکتا ہے۔۔۔ ہارون نے بہت بے رحمی سے اسے الگ کیا اور تاج محل ڈسٹ بین میں پھینکا۔ اور کارڈ کے بہت سے ٹکڑے کر کے انکو بھی پھینک دیا۔۔۔ ہانیہ کی آنکھیں بھرا گئی۔۔۔ آپ مجھ سے ناراض ہیں مگر مجھ سے پیار تو کرتے ہیں پھر بھی آپ نے میرا دیا۔۔۔ نہیں کرتا اب میں تم سے محبت ہانیہ بالکل نہیں ہو اب تم میرے دل میں ہارون نے اس سے

134 Tery Naam Ki Dharkan

ہارون نے اس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں کہا۔ تمہاری طرح ادھورے جذبات ادھورا وجود مجھے قطعی طور پر تحفے کے روپ میں قبول نہیں۔۔۔
ہانیہ سکت رہ گئی۔۔۔ وہ اسے کس بات کا طعنہ دے گیا تھا۔۔۔ وہ خوب سمجھتی تھی۔۔۔ جب آپکو پتہ تھا۔۔۔ میں ادھوری ہوں میرے جذبات
ادھورے ملیں گے یہاں تک کے میری محبت بھی تو مت کرتے مجھ سے شادی مت دیتے اتنی محبت کے آپ کے بنائے لینا بھی قیامت لگتا
ہے۔۔۔ جینا بھی قیامت لگتا ہے۔ مرنا بھی عذاب لگتا ہے۔۔۔ مجھے ہتھیلی کا چھالہ بنا کر اتنے سال رکھا کبھی میری کسی بات سے ناراض نہیں
ہوئے۔۔۔ پھر جب مجھے آپکی سب سے زیادہ ضرورت تھی تب آپ نہیں آئے تب بولیں میں کیا کرتی۔۔۔ میں نہیں آیا تو تم شک کرو گئی مجھ پر؟
وہ اپنی طرف انگلی کر کے بولا۔۔۔ تم نہ صرف اس کمرے سے چلی گئی۔۔۔ بلکہ میری بیٹی کو بھی مجھ سے دور کر دیا۔۔۔ مجھے ایک موقع دیا میں تمہیں
منا سکوں۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے اگر آپکو مجھ سے محبت نہیں تو بحث ختم ہانیہ یک دم مضبوط لہجے میں بولی۔۔۔ ہارون ابھی کچھ کہنا چاہتا تھا مگر وہ سنے بنا
چلی گئی۔۔۔

انس کو بلدی لگاتے بسمل نے شرارت سے کہا خوش رہو۔۔۔ ہنستے رہو اور پریوں سے بچے مانگتے رہو۔۔۔ بسمل کی دعا پر وہ جھنجھپ گیا۔۔۔ اور پھر اپنی
شرارتوں سے اسکا ریکارڈ لگانے لگی ہانیہ بس سب انتظام دیکھتی رہی اور سب سے مل کر مسکراتی رہی۔۔۔
ہانیہ تمہارے بھائی صاحب آئے ہیں ممائی اطلاع پر وہ بیروں میں جوتے ڈالے بنا جس طرح بھاری فراک میں بھاگی ہارون اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔
پھر اسکا جوتا اٹھا کر پیچھے چل پڑا۔ وہ اپنے بھائی کے سینے سے لگی رہی تھی۔۔۔ اب آپ مجھے لے کر جائیں گے نہ؟ اسکے بھائی مسکرا اسے دیکھا۔
اتنی بڑی ہو گئی ہو۔ تمہاری اپنی بھی گڑیا آگئی پھر بھی ضد ہی کرتا۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔ جبکہ ہارون نے جبکہ کر اسکا جوتا وہاں رکھا۔۔۔ اور
اسکے بھائی سے ملا۔۔۔ ہانیہ نے بنا محسوس کئے پہن لیا۔۔۔ وہ اکثر ہانیہ کو جوتا پکڑا دیتا تھا۔۔۔ مگر اسکی بھابی کے لئے یہ نئی بات تھی۔۔۔ وہ منہ دیکھ
رہی تھی۔۔۔ ہانیہ نے جوتا بند کرنے کے لئے جھکنا چاہا جب ایک ہاتھ میں خود سے لگی انیہ کو دیکھا۔۔۔ پھر ویسے ہی سٹریپ کھولے چھوڑ دیئے۔۔۔
ہارون نے ایک چٹنی نظر اسکے کھلے سٹریپ کی طرف دیکھا پھر اس کے بھائی کو اندر لے گیا۔۔۔ وہ اندر جارہی جب راستے سے برہان نے انیہ کو
اچک لیا۔۔۔ وہ بھی برہان کو دیکھ کر ٹھٹھکانے لگئی۔۔۔ ہانیہ اسے پاس چھوڑ کر خود اندر چلی گئی۔۔۔ ابھی اس نے سٹریپ بند کرنا چاہا تھا
جب انس کی آواز پر اس طرف چلی گئی۔۔۔ بھابی مجھے گندہ کر رہی ہیں یہ۔۔۔ وہ بسمل کی شکایت کر رہا تھا۔۔۔ ہانیہ نے اسکے سفید کڑتے کی طرف
دیکھا جہاں ایشن لگا لگا کر بسمل نے اسے گھورا کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ ہانیہ مسکراتا چاہتی تھی مگر اس کی روئی صورت دیکھ کر ضبط کر گئی۔۔۔
کل میں دلہا کم پیلیا زیادہ لگوں گا آپ سمجھائے اگو۔۔۔ بسمل بس کرو ابھی سب نے لگانا ہے تم نے پہلے اسکا حشر کر دیا ہے۔۔۔ ایشن سے روپ
آتا ہے بسمل نے دانت کھوستے کہا۔۔۔۔۔ بہت خوب پھر آپ بھی لگالیں۔۔۔ انس نے پلک جھپکتے اپنا بدلہ لینے کے لئے اسے پکڑا اور ایشن لگانا
شروع کر دیا۔۔۔ نوے مہینہ شروع ہونے کی وجہ سے بسمل زیادہ مزاحمت نہیں کر پائی اور اسکے ہاتھ چڑ گئی۔۔۔ وہ چلا چلا کر باری باری پچاؤ میرے
نئے کپڑے میرا وہ ہزار کا میک اپ لگی تھی۔۔۔ برہان نے اسے دیکھا تو اسکی آنکھیں پھٹ گئی۔۔۔ وہ تقریباً انس کی گود میں تھی۔۔۔۔۔ اور دونوں
ایشن لگانے کے مقابلے پر تھے۔۔۔ "ہائے اللہ" آج بسمل کا بھیکہ کلام برہان کے منہ سے ادا ہوا۔۔۔ بھابی آپ نیچے آکر اسے پکڑیں زرا میں دیکھوں
میری عزت کا سوال ہے۔۔۔ ہانیہ مسکراتے سٹیج سے اترنے کے لئے مڑی ہی تھی۔۔۔ جب اسکا پاؤں سٹریپ پر آگیا۔۔۔ ہارون جو باقی سب کے
ساتھ بسمل اور انس کی میٹھی سے لڑائی دیکھ رہا تھا اسے لگا اسکی روح فنا ہو جائے گی۔۔۔ اس نے ہانیہ کو گرتے دیکھا۔۔۔ پلک جھپکتے وہ گر جاتی اگر
برہان بروقت اپنی بازو آگے نہ کرتا۔۔۔ وہ ہارون نے اسے ہاتھ دے کر اتارا۔۔۔ وہ ابھی بھی لرز رہی تھی۔۔۔ تم ٹھیک ہو ہارون نے تشویش سے
پوچھا۔۔۔ وہ اڑے ہوئے رنگ کے ساتھ اثبات میں سر بلانے لگی۔۔۔ مسز عباس نے پانی کا گلاس اسکے منہ کو لگایا۔۔۔ مگر وہ ابھی بھی ہارون کے بازو
سے لگی سمبی تھی۔۔۔ اگر برہان بازو آگے نہ کرتا۔۔۔ اگر برہان کا توازن انیہ کی وجہ سے خراب ہو جاتا۔۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ اتنے اونچے
سٹیج سے گرتی اور نیچے نائل کے فرش سے گر کر شامہ بچتی۔۔۔ ہارون نے اسے اپنے ساتھ لگا کر تحفظ دیا۔۔۔ پھر جبکہ کر اسکے جوتے کے سٹریپ
بند کئے۔۔۔ تم اندر جانا چاہتی ہو؟ ہارون نے پوچھا۔۔۔ ہانیہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ اور برہان کی طرف ہاتھ کئے جس کے پاس انیہ تھی۔۔۔ ہارون تم
ہانی کا صدقہ دو مجھے لگتا ہے اسے نظر لگ گئی ہے۔۔۔ ہارون نے ٹھیک ہے کہا۔۔۔ اور انیہ کو پیار کرتے اٹھ گیا۔۔۔ ہانیہ نے اسے اپنے سینے سے لگایا
تھا۔۔۔ اسکی وجہ سے انیہ بھی گر سکتی تھی۔۔۔ مگر برہان ریسٹر تھا۔۔۔ اس کے لئے ہانیہ کا وزن ایک گلدان سے زیادہ نہ تھا۔۔۔ ویسے بھی ہانیہ کمزور

135 Tery Naam Ki Dharkan

کمزور وجود کی مالک تھی۔۔ کچھ ہی دیر بعد سارے ہنگامے پھر سے پہلے جیسے ہو گئے۔۔

اتل نے اپنے مہندی سے بھرے ہاتھوں کو دیکھا جہاں انس کا نام بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ پھر آئینے میں اپنے معصوم سراپے کو جو پہلے جوڑے ساتھ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ اسکی شہد رنگ آنکھیں خیزاں رگئی۔ جب اس نے اپنی عکس کے پیچھے انس کا مسکراتا چہرہ دیکھا۔ وہ چونک کر بلیٹی وہاں کوئی نہیں تھا۔ اتل نے سر جھٹکا بھلا اس جیسی ازادان لڑکی کو کوئی کیسے ملنے آ سکتا ہے یہ روپ سروپ تو ظاہری تھا۔ روح تو اسکی میلی کر کے بری طرح کچل دی گئی تھی۔۔ باہر سے ابھی بھی ڈھولک کی آواز آرہی تھی۔ اتل سر درد کا بہانہ کر کے اندر آگئی تھی۔ بہت مشکل سے اس نے یہ جوڑا پہنا تھا ورنہ وہ بالکل تیار نہ تھی کسی رسم کے لئے۔۔ وہ اپنے ہاتھ دھو کر باہر آئی تو مدھم روشنی میں بھی حیران رہ گئی جب بہت گہرا رنگ مہندی چھوڑ گئی۔ "جتنا مہندی کا رنگ گہرا آتا ہے شوہر اپنی بیوی سے اتنی محبت کرتا ہے" مہندی لگانے والی کی بات اسکی کان میں گونجی۔ اتل نے اپنے ملائی جیسے ہاتھوں پر سیاہ رنگ چڑاتی مہندی دیکھی۔ اتل نے پہلی بار مہندی کا ایسا رنگ دیکھا تھا۔ اسکا حلق کڑوا ہو گیا۔ ہاں میری قسمت کی طرح یہ بھی سیاہ آیا ہے۔۔ وہ اپنے ہتھیلیوں کو گھورنے لگی۔۔ آنسو قطرہ قطرہ ہر منظر بھگونے لگے۔۔ باہر بارش ایک با پھر زور پکڑ گئی۔۔ بن موسم برسات سے اتل کو بخار بھی ہو گیا۔۔ صبح تک وہ آگ کی طرح جلنے لگی۔۔

آج کے ہنگاموں سے تھک کر ہارون سو گیا تھا اسکے پاس ہی کوٹ میں انیہ کھیل رہی تھی۔۔ ہانیہ فریش ہو کر نماز پڑھنے لگی۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ انیہ کو دیکھنے لگی جس کا سونے کا بالکل موڈ نہیں تھا کیونکہ ساری مہندی کے فٹکشن میں سوتی رہی تھی اب اسکی مورنگ ہو گئی تھی۔۔ ہانیہ نے اسے تنگ کرنے کے کئے جھک کر اسکی ناک کو چوما۔۔ انیہ کا موڈ اچھا تھا روٹی نہیں صرف منہ بسورا۔۔ ہانیہ نے اسے غصے سے پھولے گال چومے پھر ہونٹ اسے دیکھتے دیکھتے ہانیہ

کو یاد آیا۔۔ ہارون کی کتابوں میں ایک کتاب تھی۔۔ "My little princess"

ہانیہ وہ کتاب لینے لائبریری چل دی ہارون سویا تھا اس لئے ہانیہ کو کوئی ڈر نہیں تھا۔۔ ہانیہ نے کتاب دس منٹ میں ہی کتاب ڈھونڈ لی۔۔ اس نے ویسے ہی کھڑے کھڑے کتاب کھول لی۔ وہ چونکی اندر تہہ شدہ کاغذ تھا۔

8: اکتوبر 2000

آج میری زندگی کا آخری دن ہے۔۔ آج کے بعد میری کوئی سانس باقی نہیں رہے گی۔۔ آج ہنی بھائی کی سرجری ہے۔۔ میرا دل ہنی بھائی کا ہو جائے گا۔۔ اور میری ہانیہ بھی۔۔ لیکن میں جانتا ہوں وہ کبھی ان سے اس طرح محبت نہیں کر پائے گی۔ جیسی اس نے مجھ سے کی۔۔ مگر ہنی بھائی کو اس سے محبت نہیں عشق ہو جائے گا۔۔ وہ ہے ہی ایسی چاہے جانے کے لائق خود سے بے نیاز سادگی کا پیکر میری پرسنس "میری دعا ہے یہ دونوں بہت خوش رہیں ایک ساتھ، میری دعا ہے ہانی کو ہنی بھائی سے اتنی محبت ہو جائے وہ مجھے بھول جائے ہانہہ نے سسکی لی۔ اسے پتہ ہی نہیں چلا کب وہ ہلکی سے آواز میں رونے لگ گئی۔۔ میں دعا کرتا ہوں کبھی کوئی درد اسے چھو کر نہ گزرے۔۔ اسے کبھی

میری یاد بھی نہ آئے۔۔۔

I love u hani.. forever

پھر ملیں گے کب جنت میں؟؟؟ پتہ نہیں شانہ کبھی نہیں۔۔۔ میں نے تم سے بہت محبت کی ہے ہانی بہت زیادہ۔ مگر تم ہنی بھائی سے بہت محبت کرنا۔۔۔ وہ ایک خالص انسان ہیں۔ اور بہت مخلص ان جیسا کوئی نہیں میں بھی نہیں۔۔۔ "تم یہ پڑھ کر بہت رو گئی۔۔۔ میں لکھتے ہوئے رو رہا ہوں پرسنس، تم کبھی یہ پڑھو تو رونا مت۔ ویسے مجھے معلوم ہے ہانی سے پہلے یہ ہنی بھائی پڑھ لیں گے اور وہ اسے چھپا لیں گے۔۔۔ یہی انکی تم سے محبت کا ثبوت ہو گا۔۔۔ کیونکہ میں اپنا وہ دل ہنی بھائی کے پاس چھوڑ کر جا رہا ہوں جس میں ماسوائے تمہارے علاوہ کچھ نہیں۔۔۔ تم سے گزارش ہے ہانی اس دل کا بہت خیال رکھنا۔۔۔ فقط تمہارا حارث۔۔۔

ہارون نے اسے شانے سے پکڑ کر اپنی طرف کیا۔۔۔ تم اپنی حرکتوں سے باز بلکل نہیں آتی ہو پرسنس پھر کہتی ہو۔ میں تم سے ناراض بھی نہ ہوں۔۔۔ سانس لینے تک کی گنجائش تو دیتی نہیں ہو۔ پھر میں کیسے جیوں؟؟ ہارون نے اسے جھٹکے کھاتے وجود کو بہت نرمی سے سمیٹا۔ اور وہ اسکی باہوں میں سمٹی چلی گئی۔۔۔ ہارون یہ سچ ہے میں نے حارث سے بہت زیادہ محبت کی ہے۔۔۔ مگر جب میں نے دل سے آپ کو تسلیم کیا اس کے بعد سے میں نے کبھی اسے سوچا بھی نہیں اس طرح، اس کے لئے میرے دل کا ایک گوشہ ہمیشہ نرم رہے گا مگر جو آپ ہیں میرے لئے وہ اس پوری کائنات میں کوئی نہیں۔۔۔ میری بیٹی بھی نہیں۔۔۔ آپ لے لئے میرے دل میں ج جذبہ ہے جو مقام ہے وہ کسی کا بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ مجھ پر ٹرسٹ کریں۔ ہارون نے اسکی پیشانی پر لب رکھے۔۔۔ تمہیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے ہانی۔۔۔ اس بات کا ثبوت تم اپنی پہلی اولاد کو مجھ سے بعد دیکھ کر دے چکی ہو۔۔۔ وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر جھکا۔ آپ نے مجھے معاف کر دیا۔۔۔ میں آئندہ۔۔۔۔۔ "کر دیا۔" ہارون نے اسے ٹوکتے کہا۔۔۔ ابھی دوبارہ جھکا ہی تھا۔۔۔ جب انیہ کے رونے کی آواز پر ہانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جبکہ ہارون کے چہرے پر جھنجھلاہٹ۔۔۔ یہ اس وقت کیوں روتی ہے۔۔۔ ہانیہ نے کندھے اچکائے اور اسے پکڑنے چلی گئی۔۔۔ انیہ کو فیڈ کروا کر ہانیہ نے ایک نظر اسے دیکھا جو اسکا انتظار کرتا سو گیا تھا۔۔۔ انیہ کو لانا کر ہانیہ نے اسکا ہاتھ ہٹایا اور خود اسے سینے پر سر رکھ لیا۔ وہ سب سے زیادہ اس چیز کو مس کرتی رہی تھی۔۔۔ اسے جو سکون یہاں ملتا تھا اور کسی چیز میں نہیں ملتا تھا۔۔۔ تم میری بیٹی کو ہرگز مجھ سے دور نہیں کر سکتی چاہے کچھ بھی کرلو۔۔۔ وہ سویا ہوا ہانیہ سے لڑ رہا تھا۔ ہانیہ نے اسے گھور کر دیکھا وہ سو رہا تھا۔۔۔ وہ ہنسنے لگ گئی۔۔۔

انس نے سہرا باندھتے اتنے غمزے دیکھائے کے بسکل کو کمر کس کر میدان میں آنا پڑا۔۔۔ جو سہرا نہیں باندھتا اسکی دلہن ساری عمر بیوقوف رہتی ہے۔۔۔ بسکل کی منطق سن کر وہ ناگواری سے سہی راضی ہو گیا۔۔۔

ہارون نے انیہ کے بنا بالوں والے سر پر ہیئر بینڈ دیکھا پھر اسے اتار کر رومال باندھ دیا۔ اور اس پر اسے پنک فرائک جیسی کیپ پہنا دی۔۔۔ ہانیہ جو اسے تیار کر چکی تھی اب کپڑے لانڈری رکھ کر واپس آئی تو چونکی۔۔۔ یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔۔ کیا گم گیا۔۔۔ آپ نے دیکھا اس کے سر پر کلیپ تھا۔ وہ میں نے ڈسٹ بین میں پھنک دیا۔۔۔ کمال بے نیازی سے بتا کر وہ انیہ پر جھک گیا۔ ہارون۔۔۔ وہ صدمے سے بولی پھر کنفرم کرنے کے لئے ڈسٹ بین دیکھی تو روہانسی ہو گئی۔۔۔ میں نے یہ کلیپ خود بنوایا تھا آؤر دے کر، آپ نے پھینکا کیوں ہے۔۔۔ تم چاہتی ہو میری پرسنس کو نظر لگ جائے۔۔۔ وہ ایک ابرو اچکا کر اسے پوچھ رہا تھا۔۔۔

اسلام علیکم!

ہمیں اپنے Blog Kitabdost

<http://kitabdostpk.blogspot.be>

اور readingpoint

<http://readingpointpk.blogspot.be>

کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز

لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ

ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)

اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں

maisrasultan@gmail.com

فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعے رابطہ کریں

ہارون یہ کوئی نہیں آپلی پرس۔۔۔ اور اتنی بھی یہ خوبصورت نہیں اسے نظر لگ جائے۔۔۔ "جیلز" وہ منہ میں بڑبڑایا۔۔۔ مگر اسکی بڑبڑاہٹ ہانیہ کے کانوں تک پہنچ گئی جو بے حد غصے سے اس کے پاس گئی۔۔۔ انیہ کو اٹھایا۔ چلیں اب دیر ہو رہی ہے۔۔۔ پہلے میری پرس واپس کرو۔۔۔ وہ ہٹ دھرمی سے بولا۔۔۔ یہ لیں وہ غصے سے اسے ہارون کے آگے رکھ کر باہر آگئی۔۔۔ ہارون تیار نہیں ہوا؟ عباس صاحب نے اسے دیکھتے پوچھا۔۔۔ تیار ہیں۔۔۔ اپنی بیٹی سے فرصت نہیں انکو یہ بھی نہیں پتہ کچھ دیر تک برات لے کر جانی ہے۔۔۔ کونسا میری برات جانی ہے۔۔۔ وہ آرام سے ہبل چباتا آیا۔۔۔ عباس صاحب مسکرائے ابھی کوئی ارمان باقی ہے وہ پوچھ رہے تھے۔ وہ نفی میں سر ہلا کر ہانیہ سے پہلے نیچے چلا گیا۔۔۔ انیہ اسی کے پاس تھی۔۔۔ جبکہ عباس صاحب ہانیہ کی جنبجھلاہٹ پر مسکرائے۔۔۔

0000000000

بہت پیاری لگ رہی ہو بلکل پری۔۔ اعل کی بھابی نے اسکی پیشانی چومی۔۔ اعل کی آنکھیں لرز رہی تھیں۔۔ بخار ابھی بھی تھا۔۔ مجھے الجھن ہو رہی ہے اعل نے گھبرا کر کہا۔۔ مجھے وومٹ ہو جائے گی۔۔ بلکل نہیں اعل کنٹرول چندا۔ انہوں نے گرم شال ایک اور اس پر ڈال دی۔۔ میں کہوہ لاتی ہوں تم بہتر محسوس کرو گئی۔۔ آپ بس میرے پاس سے نہ جائیں وہ خوف سے بولی۔۔ اعل چندہ نہیں جا رہی۔۔ لیکن باہر بارش دیکھو کتنی ہے برات آئے گی سب کو سوپ دینا ہوگا انتظام دیکھنے ہوں گے۔۔ خاندان میں سو ایسے لوگ ہوتے ہیں جو زرا سی بات پر ناراض ہو جاتے ہیں۔۔ اعل نے فحقی سے انکو دیکھ کر ہاتھ چھوڑ دیا۔۔ وہ اسے باہر آ لئی۔۔۔ بادل بہت زور سے گرے وہ چیخنی پر اتنے شور میں اسکی چیخ دب گئی۔۔۔۔۔ برات آگئی تھی۔۔ اعل کی دھڑکنیں اور تیز ہو گئی۔۔ بخار سے سلگتی پیشانی پھر سے سلگنے لگی۔۔

0000000000

انس تمہیں پتہ ہے جس کی شادی میں بارش ہو کہتے ہیں اسکی دلہن بہت پیاری اور نیک ہوتی ہے۔۔۔ بسمل نے کہا۔۔۔ میں نہیں مانتا سب بکو اس ہے۔ وہ بسمل کو تنگ کرنے کی خاطر بولا۔۔۔ مگر پاس گھونٹکٹ میں اعل کا جھکا سر اور جھک گیا۔۔۔۔ اسے لگا انس نے اسکی نفی کی ہے۔۔۔ تم تو ہو ہی کہینے یہ لو میرے بیٹے کی طرف سے گفٹ وہ گھور کر چلی گئی۔۔۔ اگر سب نے اس بچاری کو تنگ کر لیا ہے تو میں اسے روم میں چھوڑ آؤں اسکو بخار ہے۔۔۔ ہانیہ کو اچانک یاد آیا تو اعل کو اٹھایا اور کمرے میں چھوڑنے چلی گئی۔۔۔ انس نے مسکین سی شکل بنا کر ہانیہ کو دیکھا۔ مگر بسمل کی نظر پڑی وہ اسکا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر ہنس دی۔۔۔ سب سے پہلے میرے بیٹے کا گفٹ کھولنے کا وعدہ کرو تو میں کچھ کر سکتی ہوں۔۔۔ وعدہ سوچے سمجھے بنا بول اٹھا۔۔۔ وہ ابھی تک علی کے گفٹس سے فیض یاب نہیں ہوا تھا۔ چلو پھر بھاگو اندر دو سینکڑ میں تمہارے پاس نہ بھاگے تو سارے بچے پورے خاندان کے تمہارے کمرے میں بھیج دوں گئی۔۔۔ پھر وہ بچے پریوں سے مانگے گئی۔۔۔ تم پریاں ڈھونڈنا۔۔۔ بسمل کی فرمائے بھرتی زبان کو نظر انداز کر کے وہ پہلی دھمکی کی وجہ سے سچ میں بھاگ گیا۔۔۔۔

• • • • •

آپ نہ جائیں وہ ہانیہ ہاتھ پکڑ کر روک رہی تھی شائد رو بھی رہی تھی۔۔ میں بھی تو آپ کے ساتھ سوئی تھی جب آپ نے کہا تھا۔۔ نوئی ڈیز ہم ساتھ سوئے ہیں۔ اعل کو اس پر کیا احسان یاد تھا۔۔ انس کا دل کیا اپنا سر کہیں دیوار پر مار لے۔۔ ہانیہ گوگو کی کیفیت میں کھڑی تھی۔۔ جب روتی ہانیہ کو جھلاتے ، ہارون لایا۔۔ وہ دروازے سے سر نکائے کھڑے انس اور ہانیہ کے ہاتھ پکڑے اعل کو دیکھ کر چونکا۔۔ ہانی اسے دیکھو شائد نظر لگ گئی ہے۔۔ وہ پریشان سرہ بولا نہ چپ ہو رہی ہے نا دودھ چیتی ہے۔۔ آبی نہیں آئیں گئی۔۔ اعل نے کہا اور انیہ کے لئے ہاتھ پھیلا دیئے۔۔ مجھے معاف ہی رکھو پہلے بھی تم میری بیوی اور بیٹی چھین

138 Tery Naam Ki Dharkan

کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ شرم کرو ایسے کھڑے ہو تم ہی کچھ سمجھاؤ۔۔۔ ہارون جھلا کر بولا اور ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر نکل گیا۔۔۔

انس نے آرام سے دروازہ بند کیا اور باہر جاتی اہل کو روک کر سامنے کیا۔۔۔ خود دروازے سے پشت نکالی۔۔۔ اسلام علیکم وہ ادب سے بولا۔ اہل سر جھکا گئی۔۔۔ محترمہ میری دوسری شادی بھی آپ سے ہی ہوئی ہے۔ چاہے تو قسم اٹھا لیں۔۔۔ اہل کے آنسو کا قطرہ انس نے کارپٹ پر جذب ہوتے دیکھا۔۔۔ ایک دفعہ پھر بجلی کڑکی اہل ڈر گئی اور خوف سے انس کا گریبان پکڑ لیا۔۔۔ تم ڈرتی ہو بارش سے۔۔۔ وہ ہنسنے لگا۔۔۔ اہل کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔ انس نے نرمی سے انکو چھڑوایا اور ان پر لب رکھے۔۔۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی۔۔۔ جو اہل کو تھی۔۔۔ وہ اسے دیکھ رہی تھی جو اب اسکے ہاتھ اپنی گردن میں ڈال کر اپنے بازو اسکی نازک کمر کے گرد باندھ رہا تھا۔ اتنی گرم ہو کیا سچ میں بخار ہے؟ اہل کی پوری آنکھیں کھولی تھی۔۔۔ انس کی بھوری آنکھیں شرارت سے مسکرا رہی تھی۔۔۔ ڈر لگ رہا ہے وہ اسکے کان کے پاس ہو کر بولا۔۔۔ اہل کے آنسوؤں میں روانی آگئی۔۔۔ تم مجھے معاف نہیں کرو گئی باربی؟ انس نے افسردہ سہ ہو کر پوچھا۔۔۔ میں آپ جیسی نہیں ہوں انس، بہت گندی ہوں بہت ناپاک آپ مجھے جانے دیں۔۔۔ کیا اس لئے رو رہی ہو؟ اہل نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ بس؟ یہ بات تھی۔۔۔؟ اہل نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ میری وجہ سے آپکو ہنی بھائی نے مارا۔۔۔ وہ کوئی بات نہیں وہ اکثر مارتے تھے جب ہم چھوٹے تھے۔۔۔ اہل نے آنکھیں اٹھائی تو وہ سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ بس یا کچھ اور؟ بس اہل نے کہا۔۔۔ تمہیں زرا انیال نہیں ہے اہل۔۔۔ انس نے گرفت اور سخت کرتے کہا۔۔۔ انس "اہل کی جان جل گئی۔۔۔ انس نے اسکی سلطقی پیشانی پر لب رکھے۔ اوہ" تمہیں تو سچ میں بخار ہے۔۔۔ انس نے تجزیہ پیش کیا۔۔۔ میں تھک گئی ہوں۔۔۔ مجھے سونا ہے۔ اہل نے کہا۔۔۔ ہاں ٹھیک ہے انس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ تم چیخ کر لو باتیں تو ہوتی رہیں گئی۔۔۔ انس نے اسے الماری سے ایک پیکٹ نکال کر دیا۔ جاو چیخ کر لو اس میں تمہارا نمائٹ سوٹ ہے۔۔۔ میرا سوٹ کیس تو۔۔۔" اہل نے کہہ کر یہاں وہاں دیکھا پھر میز پر پڑے سوٹ کیس کی طرف لپکی، تم میرے دیئے کپڑے بھی نہیں پہن سکتی؟ انس نے جس طرح کہا۔ ایک پل کے لئے وہ شرمندہ ہو گئی۔ پھر اسے لے کر چیمنجنگ روم میں چلی گئی۔۔۔ انس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔۔ پانچ منٹ بعد اہل نے دروازہ نوک کیا۔۔۔ جو انس نے ان سنا کر دیا۔۔۔ انس یہ پورا نہیں ہے۔۔۔ یہ اتنا ہی ہے آ جاو۔ کمال اطمینان سے انس نے اطلاع دی۔۔۔ اور چیمنجنگ روم کے باہر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ دو منٹ کی خاموشی کے بعد اہل کی آواز آئی۔۔۔ آپ مجھے میرا سوٹ کیس دے دیں۔۔۔ مجھے کچھ لینا ہے۔۔۔ انس ڈھٹائی سے کھڑا رہا۔۔۔ انس آپ باہر جائیں۔۔۔ تم باہر آتی ہو کے میں اندر آؤں انس کی دھمکی پر "انس کو اب دروازہ لاک کرنے کی آواز آئی۔۔۔۔۔ اوشت تب سے لاک اوپن تھا۔۔۔ انس اپنا سر دیوار پر پیٹا۔۔۔ اہل آ جاو یار۔ انس نے گڑگڑا کر کہا۔۔۔ پہلے آپ باہر جائیں۔۔۔ تم پاگل ہو سب لوگ کیا سوچیں گیں۔۔۔ وہ کیوں سوچیں گے؟ اہل نے سوال کیا۔۔۔ بہت خوب یعنی کے آپکے خیال میں آپکی طرح کسی کے پاس دماغ نہیں۔۔۔ انس آپ میری انسٹ کر رہے ہیں۔۔۔ اوے اہل ڈنگر باہر آؤ تمہیں بتاؤں۔۔۔ اتنا سب ہو گیا تمہیں عقل چھو کر نہیں گزری۔۔۔ وہ رو دینے کو تھا "اندر رہی تو پریوں سے ہی بے بی لینا۔۔۔ ہاں تو پری ہی دیتی ہے۔۔۔ اہل کی سنجیدہ آواز پر انس کے طوطے اڑ گئے۔۔۔ یعنی وہ سچ میں بیوقوف تھی۔۔۔ میں باہر جا رہا ہوں آ جاو۔۔۔ انس نے کمرے کا دروازہ کھول کر قدرے زور سے بند کیا۔۔۔ اور خود چیمنجنگ کے دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔۔۔ اہل نے ہلکا سا دروازہ کھول کر سر باہر نکالا کمرہ خالی تھا۔۔۔ اور جیسے ہی وہ باہر آئی انس نے اسے گرفت میں لیتے پہلے اس کے منہ ہاتھ رکھا۔۔۔ انس کی مسکراتی آنکھوں میں وہ وحشت سے آنکھیں گاڑے دیکھ رہی تھی۔۔۔ کتنا برا لگ رہا ہے تم پر میک اپ منہ بھی دھو لیتی۔۔۔ انس نے اسکی حالت جانتے بوجھتے اسے یہ بتانا فرض سمجھا۔۔۔ وہ کسمائی۔۔۔ اگر تم چینی تو گلا دبا دوں گا۔۔۔ انس کی

140 Tery Naam Ki Dharkan

ہے۔۔ انس اپنی طرف سے اہل نے آنکھیں دیکھا کر اسے ڈرایا۔۔۔ "بہت خوب" انس نے خشمگین نظروں سے اسے دیکھتے ایک دم جکڑ لیا۔۔ اب کی بار اہل کی صرف ہی حرکت کر سکی۔۔

"انس بے حد تھکا آفس سے آیا جب بسل کی آواز سے اسکے کان فیض یاب ہوئے۔۔ ایک طرف میرے بچوں نے میرا سر کھایا۔۔ دوسری طرف اس طوطا مینہ کی جوڑی نے۔۔ گھر ہو تو کھلے عالم پورے گھر کو "لو سپاٹ" بنایا ہوتا ہے۔۔ چلتا پھرتا عمران ہاشمی" یا سارا دن اپنی مینہ کے بجائے مجھے فون کر کے آڈر لگاتا ہے۔۔ اسے یہ کھالا دو وہ کھالا دو۔۔ میں تو جیسے ٹھیکے پر اسکی ملازم لگی ہوں۔۔ وہ اپیل کاٹ کر باہر لائی۔۔ لو پکڑو اور اپنی مینہ کو پیش کر آؤ" اذان رو رہا ہو گا۔۔ ایک تو ہنی بھائی اسکا نام اذان رکھ کر میری جان کو عذاب ڈال دیا ہے ہر وقت اپنی اذان ہی دیتا ہے۔۔ بسل نے انس کے ماتھے پر ہل دیکھے بنا کہا۔۔ کیا بکواس کر رہی ہو نا شکری "بانہی برہان اور عباس صاحب کے ساتھ اندر آتے ہارون نے کہا۔۔ ساتھ ہی اپنے ساتھ لگائی انیہ کو ٹوکا جو اسکے پین اتار کر منہ میں ڈال رہی تھی۔۔ وہ اسے بھی آفس لے کر جاتا تھا۔۔ پورا دن اسکی ماں بنا رہتا تھا۔ جبکہ بانہی کو آفس کی سرکھپائی برہان کے ساتھ خود کرنی پڑتی تھی۔۔ عباس صاحب پہلے کی طرح کبھی کبھی ویزٹ ہی کرتے تھے۔۔ اسی سلسلے میں آج وہ گئے تھے۔۔ میں نے ایک گھنٹہ پہلے آپکو اسے دودھ دینے کو کہا تھا۔۔ انس نے سیب کی پلیٹ ٹھاتے کہا۔۔ معاف کرو بھائی، بسل نے ہاتھ جوڑے میں باز آئی تمہاری دوستی سے۔۔ تم دوستی کی اڑ میں مجھ غریب کو دبلا کر رہے ہو۔۔ ایک تمہارا جنگلی بھائی دوستی کر کے محبت کروا دی پھر شادی کر کے اپنی شیطان بچوں کی ماں بنا دیا۔۔ میں باز آئی تم دونوں کی دوستی سے۔۔ اب کیا ہو سکتا ہے بیٹا عباس صاحب نے مصنوعی ہمدردی دیکھائی۔۔ جس کا رتی بھی بسل کی فراٹے بھرتی زبان نے نہ لیا۔۔ وہ تمہاری مینہ دودھ دیکھتے دومت کرنے لگتی ہے۔۔ دو بار اس نے میرا نیا سوٹ خراب کیا ہے۔۔ آ، چھی۔۔۔ مجھے تو غصہ آ رہا ہے خود پر میں خود اس کے کمرے میں گئی کیوں۔۔ تمہیں ہی سمجھتی۔۔ تم نا اسے کل سے جیب میں ڈال کر دفتر لے جانا میری جان کا عذاب۔۔ سارے خود اٹھ کر جھگ مارنے دفتر چلے جاتے ہیں۔۔ میں یہاں آفت جیسے بچے پال کر کھانے پکاتی روں۔۔ جان جاتی ہے میری۔۔۔۔۔ "کام سے" انس لقمہ دیتے اٹھا اور ٹائی ڈھیلی کی اور کمرے میں گیا۔۔۔ تم کبھی غلطی سے بھی گھر آکر مجھ سے سلام نہ لینا۔۔ میرا حال نہ پوچھنا اب کے مسز عباس کے ہاتھ سے پانی لیتے برہان پر گولہ باری شروع ہوئی۔۔ کیا ہو گیا بسل پانی تو پیئے دو اسے۔۔ برہان نے پانی پیا اور ایک دم بسل کو گلے لگا لیا۔۔ کیسی ہو جانو؟؟ تم جنگلی وحشی سب کے سامنے مجھ پر لائن مار رہے ہو۔۔ کبھی کہتی ہو حال نہیں پوچھتا کبھی کہتی ہو لائن نہ ماروں مجھے تو پاگل کر دو تم وہ کان کھجا کر اندر چلا گیا۔۔ باقی سب کی مسکراہٹ دیکھ کر وہ بھی جلتی بھتی کچن میں چلی گئی۔۔ اہل میسر میں بیٹھی اپنی کورس بکس پکڑ کر رٹے لگانے میں مصروف تھی۔۔ پڑھنے کے علاوہ کسی چیز کا خیال رہتا ہے؟ انس کی غصیلی آواز پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی، اور انگلی سے ایک منٹ کا اشارہ کر کے پھر کتاب پر جھک گئی۔۔ اور مسلسل ایک ہی لائن پڑھنے میں مصروف تھی۔۔ انس نے کتاب اچکی۔۔ میں نے تمہیں پڑھنے کی اجازت ہرگز اس لئے نہیں دی کہ تم ہمارے بے بی کا خیال ہی نہ کرو۔۔ انس نے سیب کی کاش اسکے منہ میں ڈالی۔۔ اہل کے سیب جیسے گلابی پھولے گال اور سرخ ہو گئے وہ بلش چہرے کے ساتھ اسکی بازو پکڑ کر سیب منہ میں ڈال رہی تھی۔۔ ویسے اب مجھے اندازہ ہو گیا ہے۔۔ تم پریوں سے بچے کیوں مانگتی تھی۔۔ خود جو اپنا خیال نہیں رکھ سکتی۔۔ "انسس" وہ صدے سے چپنی اب آپ پوری لائف میرا مزاق بناتے رہے گئے۔۔؟؟ انس کا قہقہہ نکل گیا۔۔ جب جب تم مجھے تنگ کر دو گئی میں تمہیں یاد دلاؤں گا کہ کسی زمانے میں تم پریوں سے بچے مانگتی رہی ہو۔۔ میں نہیں کھا رہی یہ وہ ناراض ہو کر اٹھ گئی۔۔ اور جانے لگی۔۔ اوئے اہل ڈنگر انس نے فوراً اسے

وہ ناراض ہو کر اٹھ گئی۔۔ اور جانے لگی۔۔ اوئے اٹل ڈنگر انس نے فوراً اسے پکڑا۔۔ اسے کھا لو میری باریبی“ اب کے وہ اتنے پیار سے بولا اٹل فوراً مان گئی۔۔ انس فریش ہو کر آیا تو وہ سیب کھا چکی تھی اب پھر کتاب پر جھکی پڑھ رہی تھی۔۔ شوہر جب گھر آتا ہے اسکی خدمت کرتے ہیں پھر اسے پیار کرتے ہیں کیا یہ ابھی تک سیکھی نہیں تم۔۔ انس نے کتاب دور اچھال کر اسکی گود میں سر رکھ لیا۔۔۔ زمین پر یہ میٹرس انس نے ہی اس کے لئے لگایا تھا۔۔ اٹل کو میٹرس پر پڑنے کا شوق تھا اور انس کو اسکے آرام کی پروا، آپ خود تو مجھے پڑھاتے نہیں؛ بس صرف ہنی بھائی ہی کو میرا خیال ہے۔۔۔ مائی گاڈ اٹل ”اتنا تو پڑھایا ہے تمہیں، تم اب بھی نہ سمجھ رہو، تو میرا کیا قصور ہے۔؟“ انس نے اسکے نرم ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھے۔۔ جبکہ انس کا دوسرا ہاتھ پکڑ اٹل اپنی انگلیاں اس میں پھنساتے اس کو چوما۔۔۔

”ظالم ہے محبوب میرا“

”قاتل ہے اسکی ہر ادا چاہنے کی“

انس نے شعر پڑھا۔۔ جبکہ اٹل شرمائی۔۔ انس اور اٹل کی زندگی میں خوشیاں آنے میں دیر لگی تھی مگر اللہ کے راستے پر ثابت قدم رہنے والوں کو انکی منزل ضرور مل جاتی ہے۔۔ جیسے اٹل کو انس۔۔ اور معافی کا در ہمیشہ اللہ کے ہاں کھلا رہتا ہے۔۔ جیسے انس نے اللہ سے معافی مانگ کر اپنی نئی زندگی شروع کی۔۔ انس کے وجود سے اللہ نے اٹل کو معترف کر دیا یہی اسکا راستہ تھا۔۔ اور اس بات میں کوئی شک نہیں اٹل کی معصومیت انس کے لئے کسی انعام سے کم نہیں تھی۔۔

~~~~~  
♥The End..♥

کیسا لگا آپکو یہ ناول سائلنٹ ریڈرز  
سے گزارش ہے وہ بھی اپنی رائے ضرور  
دیں۔۔ تاکہ اگلی بار اپنی تحریر کو مزید نکھار  
کر پیش کر سکوں۔۔۔